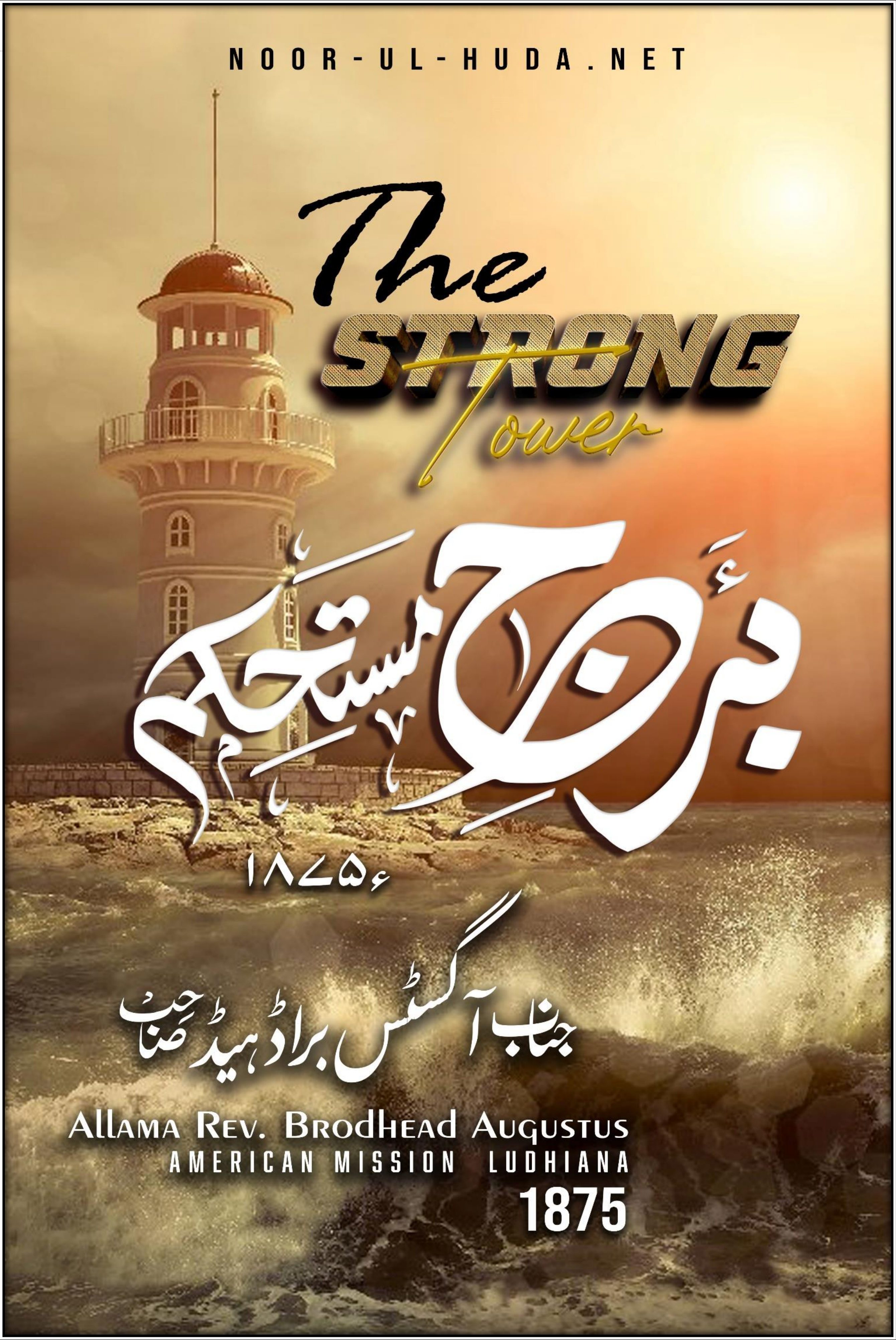
NOOR-UL-HUDA.NET
The STRONG Tower
برجِ مستحکم
۱۸۷۵ء
جناب آگسٹس براڈ ہیڈ صاحب
Allama Rev. Brodhead Augustus
AMERICAN MISSION LUDHIANA
1875

کتابِ مسمّٰی بہ

بُرج مستحکم

مترجم پادری اگستن براڈہیڈ صاحب

واسطے فرخ آباد مشن کے شائع ہوا

مطبع امریکن مشن لودیانہ

۱۸۷۵ء

بُرج مستحکم

خُدا ہمارا باپ ہے

"میں تمہارا باپ ہوں گا۔اور تُم میرے بیٹے بیٹیوں ہو گے یہ خُداوند قادر مطلق فرماتا ہے"(۲۔کرنتھیوں۶:۱۸)۔

اے آزمودہ بھائی تو یتیم نہیں ہے خُدا اپنی ذات وصفات کے کمالات میں تیرا باپ ہے اُس نے تجھے لے پالک کیا ہے اپنی رُوح کے وسیلے سے اُس نے تجھے سرنو پیدا کیا ہے۔اُس نے تجھے اہلِ دُنیا میں سے بلایا اور وعدہ کیا میں تمہارا باپ ہوں گا اگر تو صلاح (مشورہ) لینے کا مشتاق ہے تو اپنے باپ سے نصیحت لے اگر تو کسی چیز کا حاجت مند ہے۔تو اپنے باپ سے مانگ اور وہ تیری ساری احتیاجیں رفع (ضرورت کا پورا ہونا) کرے گا اگر تو فکر میں ہے تو اپنی ساری فکریں اپنے باپ پر چھوڑ دے اگر تو دشمنوں سے ڈرتا ہے تو اپنے باپ کے پاس جا اور وہ تیری جائے پناہ (پناہ کا مقام) ہو گا اگر تیری مشکلات اور تکلیفات برداشت سے باہر ہیں تو اپنے باپ کی طرف رجوع کر خدا نہ صرف نام سے باپ ہے بلکہ وہ باپ کا مزاج بھی رکھتا ہے وہ نہ صرف نام کو بیٹے اور بیٹیاں کہتا ہے بلکہ یہ بھی چاہتا ہے کہ ہم اُس کو باپ سمجھیں چاہیے کہ ہم اُس کی محبت پر بھروسا رکھیں اور اس کے کلام پر اعتبار کریں اور اپنی حاجتوں کے رفع کرنے کے لئے اُسی پر تکیہ (بھروسہ) کریں بلکہ ہر ایک بات میں اپنی عرض، دُعا اور منت کے ساتھ خدا سے کریں وہ نہایت آرزومند ہے ہم اُس کے پیار پر بھروسا رکھیں اور اُس کے کلام پر یقین کریں اور اُس کی راہ تاکتے رہیں اور اس کی مرضی پر خوش ہوں اے ایماندار تیری تکلیفیں کتنی ہی بڑی اور تیرے دشمن کتنے ہی زورآور اور تیری مصیبتیں کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوں تو بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ تو یتیم ہو جائے بلکہ ہمیشہ تیرا ایک باپ ہے جو خدا ہے۔تیری راہ کیسی ہی مشکل کیوں نہ ہو لیکن تو بھی تو خُدا کا ہے کیا ہی بے پایاں برکت یہ ہے۔

"ہم خدا کے فرزند ہیں اور جب فرزند ہوئے تو وارث بھی یعنی خدا کے وارث اور میراث میں مسیح کے شریک"(رومیوں۸:۱۶۔ ۱۷)۔

عیسیٰ ہمارا بڑا بھائی ہے

''جو کوئی میرے باپ کی جو آسمان پر ہے مرضی پر چلتا ہے میرا بھائی وہی ہے''(متی ۱۲: ۵۰)۔

جتنے تعلق عیسیٰ اپنے لوگوں کے ساتھ رکھتا ہے سب دِل پذیر و نفیس ہیں مگر ان میں کچھ ہیں جو خاص کر ایسے ہیں مثلاً وہ نہ صرف ہمارا بچانے والا بلکہ ہمارا بھائی بھی ہے وہ ہماری ہڈی میں سے ہڈی اور ہمارے گوشت میں سے گوشت ہے۔ ہماری ذات کا شریک اور ہمارے ساتھ ایک ہی خاندان میں سے ہو کے وہ بھائی کے مانند ہماری خبر لیتا اور بھائی کی سی ہم محبت رکھتا ہے یقیناً وہ ایک بھائی ہے جو مصیبت کے دن کے لئے پیدا ہوا ہے۔ جب ہم خوش ہوتے ہیں تو وہ بھی خوشی کرتا ہے۔ اور جب ہم غم آلودہ رہتے ہیں تو وہ ہمارے ساتھ کرتا ہے چاہیے کہ ہم اپنی ساری تکلیف و مصیبت میں اس کے پاس جائیں اور اپنے دِل کا مطلب صاف صاف کہیں۔

جتنا وہ ہم کو پیار کرتا ہے اس کے مقابلہ میں کون کر سکتا ہے اور مدد دینے کے لئے اس کے برابر کون لایق اور رضا مند ہے۔ وہ آسمان پر اس لئے گیا تا کہ ہمیشہ خُدا کے حضور ہمارے لئے حاضر رہے۔ اے آزمودہ ایماندار تیری آزمائش میں عیسیٰ تجھی پر نظر کرتا ہے۔ کان لگا کے وہ تیری فریاد سُنتا ہے تیرا رنج و غم اُس کے دِل پر اثر کرتا ہے اور تیری سفارش کے لئے وہ ہمیشہ جیتا ہی۔ کیا ہے مبارک خیال یہ ہے کہ آسمان پر ہمارا بھائی ہے لیکن ایک ایسا بھائی جو ہمارے سب دُکھوں سے واقف ہے۔ یقیناً وہ ہمارے دشمنوں کو اُن کے منصوبے بر آنے سے محروم رکھے گا۔ اور اس کے وسیلہ سے ہماری مصیبتیں خوشی کا باعث ٹھہرے گی کیونکہ سب چیزیں اُن کی بہتری کے لئے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں مل کے فائدہ بخشتی ہیں۔ اپنے قوی بازو سے وہ تیری دست گیری کرے گا اپنی برکتوں کے خزانہ سے وہ تیری سب حاجتیں رفع کرے گا۔ اور دل سوز ہو کے تیرے دردوں میں ہمدرد رہے گا۔ اپنی مصلحت سے وہ تیری ہدایت کرے گا اور اس کے بعد تجھے جلال میں لے گا۔ پس مصیبت کے وقت ہم اس کے پاس جائیں اور اُسے بھائی جان کر اُسی پر تکیہ کریں اور اُسی کی مہربانی کے منتظر رہیں۔

''جو پاک کرتا وہ جو پاک کئے جاتے سب ایک ہی کے ہیں اس لئے وہ ان کو بھائی کہنے سے نہیں شرماتا''(عبرانیوں ۲: ۱۱)۔

رُوح القدس تسلّی دینے والا ہے

"اور میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تم کو دوسرا تسلّی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے" (یوحنا۱۴: ۱۶)۔

اکثر ایمانداروں کی مصیبتیں ایسی بھاری ہیں کہ کسی انسان سے رفع نہیں ہو سکتیں انسان رفع کرنے کے خلاف ہمارے رنج کو بڑھاتے ہیں۔ عیسیٰ نے یہ بات سمجھی اور اسی سبب سے وہ تین برس تک اپنے شاگردوں کو تسلی دیتا رہا اور آسمان پر جاتے وقت رُوح القدس کا جو تسلّی دینے والا ہے وعدہ کیا۔ رُوح القدس رُوح الٰہی ہے وہ دل کو پہچانتا اور ہمارے رنج کا حقیقی سبب دریافت کر سکتا ہے اُس کا رحم اور اُس کی محبت بے حد ہے اور وہ لائق اور موثر طور سے تسلی دے سکتا ہے۔ عیسیٰ کی کل فضائل (فضیلت کی جمع، خوبیاں) اس کے پاس ہیں اور جس بات میں اور جس قدر ہم کو تسلی ضرور ہے اس بات کے لئے اور اُس قدر وہ ہماری حاجت رفع کرے گا وہ باپ کے چہرہ پر سے گویا پردہ اُٹھاتا ہے۔ وہ عیسیٰ کی لیاقت و قابلیت ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ وہ ہمارے لے پالک ہونے پر گواہی دیتا ہے یہاں تک کہ ہم ابا یعنی اے باپ کہا سکتے۔ اُسی سے ہر ایک تسلّی دینے کی اُمید شعلہ کی مانند دل میں آتی ہے تسلّی دینا اُس کا کام اور اُسی کی خوشی بھی ہے۔ پس چاہیے کہ اپنی آزمائشوں اور امتحانوں بلکہ اپنی کل تکلیفات اور مشکلات میں ہم اسی پر نگاہ رکھیں شاید ایسا ہو کہ اِس دُنیا کے دوست ہماری مدد نہ کر سکیں لیکن رُوح القدس ہماری مدد کر سکتا ہے اور وہ مدد بھی کرے گا۔ اے عیسیٰ اس تسلّی دینے والے کو میرے دل میں بھیج کہ وہ تیری محبت اور تیری نجات کی خوشی کا مجھے یقین دلائے کاش کہ میں اس تسلی بخش رُوح کا ظہور اپنے دل میں دیکھوں اور یہ کہ وہ مجھ کو راہِ حق بتائے اور عیسیٰ کا جلال مجھ پر ظاہر کرے اور مجھ پر خلاصی کے دن تک اپنی مہر کرے۔

"وہ میری بزرگی کرے گی اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گی اور تم کو دکھائے گی" (یوحنا۱۶: ۱۴)۔

ایمانداروں کے لئے مصیبت کا مقرر ہونا

"تم ان مصیبتوں سے لغزش نہ کھاؤ کیونکہ تم آپ جانتے ہو کہ ہم اُنہیں کے لئے مقرر ہوئے ہیں"(۱۔ تھسلنکیوں ۳:۳)۔

اگرچہ تصدیع (دردِ سر، دُکھ) مٹی سے نہیں اُگتی اور تکلیف زمین سے نہیں پیدا ہوتی لیکن آدمی تکلیف کے لئے پیدا ہوتا ہے جس طرح سے چنگاری کی خاصیت ہے کہ اُڑے تکلیف گناہ کا ایک پھل ہے بلکہ ساری مصیبتیں اِس کڑوی جڑ سے نکلتی ہیں پر تو بھی خدا ہماری مصیبتوں سے ہم کو فائدہ پہنچاتا ہے اور انہیں ہمارے حال واستقبال کی بہتری کے لئے ہم پر بھیجتا ہے ہم کہ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہماری تکلیفیں خدا کے قہر سے پیدا ہوتی ہیں۔ بلکہ وہ پدرانہ تنبیہ (باپ کی ڈانٹ) نہیں ہیں۔ خُدا آگے سے جانتا ہے کہ ہم کیسے ہوں گے اور ہمارے لئے کیسا سلوک درکار ہوگا چنانچہ اُس نے ہماری مصیبتوں کا شمار اور قسم اور انتہا ٹھہرائی کبھی کبھی بے وسیلہ ہم پر تکلیفیں آتی ہیں۔ تب خدا کی قدرت دیکھ کر ہم فوراً اُس کے منکر ہوتے ہیں۔ لیکن کبھی اُس کی اجازت سے ہم خود آپ کو مصیبتوں میں ڈالتے ہیں ایسی حالت میں اُس کا دستِ قدرت نہیں دیکھ سکتے اور اِس سبب سے غم اور رنج میں ڈوب جاتے ہیں جاننا چاہیے کہ ہر ایک ایماندار کے لئے ایک پیالہ ہے جو اُس کے باپ نے اُسے پینے کو دیا ہے چاہیے کہ اُسے لے عیسیٰ کی مانند کہے کہ وہ پیالہ جو میرے باپ نے مجھے دیا کیا میں نہ پیوں۔ ہر ایک مصیبت خُدا کی طرف سے ہے اور ہماری بہتری کے لئے مقرر کی گئی ہر مصیبت پر محبت کا سرنامہ لکھا جاتا ہے پر مشکل یہ ہے کہ اکثر ہم یہ سرنامہ نہیں پڑھ سکتے ہیں ہر مصیبت ورنج کے وسیلہ سے خدا ہم کو یہ کہہ کے بلاتا ہے کہ اے میرے بیٹے میرے پاس آ کہ میں تجھے برکت بخشوں پس چاہیے کہ ہم خدا کے پاس جائیں اور اپنا کل رنج و مصیبت اُس چھوڑیں ہم اُس سے یہ برکت مانگیں کہ ہماری تکلیفیں ہم کو دُنیا سے اُسی طرف کھینچ لیں جو کچھ مہربان خُدا سے آتا ہے سو ہی محبت ہے۔

"وہ خود سر ہے اور کون اُسے پھرا سکتا ہے جو اُس کا جی چاہتا ہے سو ھی کرتا ہے وہ اُس بات کو جو اُس نے میرے لئے مقرر کی پورا کرتا ہے اور ایسی بہت سی باتیں اُس کے پاس ہیں"(ایوب ۲۳: ۱۳۔ ۱۴)۔

آزمائشوں کی حد

"بالفعل چندروز بضرورت طرح طرح کی آزئشوں سے غم میں پڑھے ہو"(۱۔پطرس ۱:۶)۔

ایماندار کی آزمائشیں طرح طرح کی ہیں اور اُن کا یہ منشا ہے کہ اُن کے وسیلہ سے اُس کا ایمان اور محبت جانچی جائے اکثر اس کے امتحان نہایت سخت ہیں تاہم ایک تسلّی کا باعث یہ ہے کہ وہ محدود ہیں چنانچہ لکھا ہے کہ مصیبت کے دن میں سوچ پھر امتحان کی گھڑی کا ذکر ہے۔ پھر ہماری پل بھر کی ہلکی مصیبت اور پھر یہ کہ میں نے ایک دن کے لئے تجھے طلاق دیا اس طرح ہماری آزمائشوں کے ہونے کی بابت ایک دن ایک گھڑی ایک دم وغیرہ کا ذکر ہے اور اُس سے جانا جاتا ہے کہ خدا ہر ایک امتحان کی کچھ حد ٹھہراتا ہے اور کہ یہ حد اِس زندگی میں ہوگی۔ عاقبت میں نہیں پولُس حواری کہتا ہے کہ میری سمجھ میں زمانہ حال کے دُکھ درد اس لایق نہیں کہ اُس جلال کے جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے مقابل ہوں۔ اے عزیزو! ہماری رنج ومصیبت کتنا ہی سخت کیوں نہ ہو لیکن تو بھی دیر تک نہ رہے گی بوجھ بھاری ہو تو ہو اُسے دُور تک لے جانا پڑے گا۔ ہم جلد اپنی صلیب اُتاریں گے۔ اور آسمان پر چڑھ کر اپنا تاج پائیں گے۔ شاید ایسا ہو کہ ہمارے باپ کا چہرہ تھوڑی دیر تک ہم سے چھپا رہے لیکن وہ پھر ہم پر جلوہ گر ہوگا اُس کا غضب پل بھر کا ہے اُس کی رضامندی میں زندگی ہے۔ اگر رونا شام کو تو صبح کو گانے کی نوبت ہوتی، تیرے حال کی تکلیف چندروز ہے۔ پس اُس کی برداشت کر صبر اور دُعا اور بچنے کی اُمید کے ساتھ نااُمیدی میں ڈوب نہ جا شیطان کو جگہ نہ دے خُدا کا انتظار کر کیونکہ تُو پھر اُس کی شُکر گذاری کرے گا جو تیرے چہرہ کی نجات اور تیرا خُدا ہی رات کے اندھیرے کے عوض میں صبح کی جلالی روشنی ہوگی تیرے دُکھ اور مصیبتیں انجام تک پہنچیں گی، تب ابدی سرور تیرے سر پر ہوگا تو خوشی اور شادمانی حاصل کرے گا اور غم وآہ سر دبھاگے گی۔

"اب خُدا جو کمال فضل کرتا ہے جس نے ہم کو اپنے جلال ابدی کے لئے مسیح عیسیٰ سے بلایا ہے آپ ہی تم کو تھوڑا سا دُکھ سہنے کے بعد تیار مضبوط استوار پائیدار کرے"(۱۔پطرس ۵:۱۰)۔

مسیح کا وصیت نامہ

"سلامتی تم لوگوں کے لئے چھوڑ کے جاتا ہوں اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں نہ جس طرح سے کہ دُنیا دیتی ہے میں تمہیں دیتا ہوں"(یوحنا۱۴:۲۷)۔

عیسیٰ تجربہ کاری سے جانتا تھا کہ میرے لوگ کن کن چیزوں کے محتاج ہیں۔اُس کی یہاں کی زندگی دُکھ اور تکلیف ورنج سے بھری تھی حقیقتاً وہ مردِ غمناک تھا لیکن تو بھی وہ سلامتی رکھتا تھا۔اُس کی رُوح چین میں رہی اُس کا ایمان سر گرم تھا اور وہ کامل طور سے اپنے باپ کی محبت پر تکیہ کرتا تھا۔جب اُس کے چاروں طرف دشمن شور وغل مچاتے اور فساد اُٹھاتے تھے۔وہ خوش وقت وبرقرار رہا اور جب وہ اپنے باپ کے پاس گیا تو ہمارے اُس نے یہ وصیت کی کہ سلامتی تم لوگوں کے لئے چھوڑ کے جاتا ہوں۔اپنی سلامتی میں تمہیں دیتا ہوں ہماری ظاہری حالت میں ہر چند گھبراہٹ ہو تو بھی ہم چین اور صلح سے رہ سکتے ہیں۔عیسیٰ پر ایمان لانے اور اپنے دل اُس پر چھوڑنے اور اُس کی مرضی پر خوش ہونے سے ہمیں سلامتی ملتی ہے۔چنانچہ لکھا ہے کہ جس کا دل تجھ پر اعتماد رکھتا ہے۔تو خوب سلامتی سے اس کی نگہبانی کرے گا۔کیونکہ اس کا توکل تجھ پر ہے اے میری جان میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ عیسیٰ پر اپنا بوجھ ڈال دے اس کی مرضی کا تابع رہ بلکہ اپنی مرضی سے اس کی مرضی کو زیادہ پسند کر،عیسیٰ کا کلام اپنا قانون اور اپنی تسکین جان،عیسیٰ کا جلال تیری غرض ہو اس وصیت نامہ کو جو تو نے اُس سے پایا فضل کے تخت کے پاس لے جا کہ وہاں تجھے اُس کے باپ کی طرف سے میراث ملے گی۔اپنی ساری تکلیفوں اور مشکلوں میں دل وجان کے پاک آرام کے لئے دُعا مانگ اور زندگی میں اور موت کے وقت مسیح پر نگاہ کرکے تسکین خاطر رکھ ایمان لا اور تجھے اس وصیت نامہ کے مطابق ملے گا تیرا شفیع جس نے دُنیا میں آکے مجھ سے اس برکت کا وعدہ کیا اُسے دینے کے لئے آسمان پر زندہ ہے۔لہذا اُس سے مانگ سلامتی کا منتظر رہ اور وہ تجھے ضرور ملے گی۔ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔

"کسی بات کا اندیشہ نہ کرو بلکہ ہر ایک بات میں تمہاری عرض دعا اور منت سے شکر گزاری کے ساتھ خدا سے کی جائے اور خدا کا اطمینان جو ساری سمجھ سے باہر ہے تمہارے دلوں اور خیالوں کی مسیح عیسیٰ میں نگہبانی کرے گا"(فلپیوں۴:۶۔۷)۔

اطمینان

”خدا ہمارے لئے جائے پناہ اور قوت ہے وہ تنگیوں میں نہایت مدد گار پایا گیا“(زبور ۴۶: ۱)۔

خدا اپنے لوگوں کی ساری احتیاجوں کو رفع کرے گا کیونکہ اُس کی ساری صفات اور کمالات اُنہی کے لئے ہیں۔ جب وہ خطرے میں پڑیں گے تب خُدا ان کی جائے پناہ (امن کی جگہ) ہے اُس کے پاس جا کر اُن کو خدا کی عدل اور عدول (انکار، منہ پھیر لینا) کی ہوئی شرع کی تہدید (سرزنش، ڈرانا) سے ڈرنا نہ چاہیے جو وہ ناتواں (کمزور) ہیں تو خدا اُن کی توانائی ہے وہ انہیں بدی سے جنگ کرنے کی طاقت دے گا۔ اور جنگ میں بھی اُن کو سنبھالے گا اور آخر کو اُنہیں فتح بخشے گا جو وہ رنج و مصیبت میں پڑے ہوں تو وہ تنگیوں میں اُن کا مدد گار ہو گا۔ وہ اپنے لوگوں کو غم و تکلیف کی برداشت کرنے کی طاقت دے گا۔ اور ایسی مدد کرے گا کہ اُن کی تکلیفیں فائدہ کا باعث ٹھہریں وہ چھ (۶) مصیبتوں سے تجھے چھوڑا گا بلکہ سات (۷) میں سے ایک بھی تجھ کو ضرر (نقصان) نہ کرے گی۔ اے عیسائی ہر خطرہ میں خدا کے پاس دوڑا جا وہ تجھے قبول کرنے کو اپنی گود پھیلاتا ہے اُس کا دل تیری جائے پناہ ہو گا وہ تجھے چھپائے گا اور اپنا دامن تیرے اوپر پھیلا کے تیری حمایت و ہدایت کرے گا۔ خوش وقتی اور کم بختی میں ہاں زندگی و موت میں وہ تیری حفاظت کرتا رہے گا۔ اپنی کل کمزوریوں میں اُس سے زور مانگا کر کیونکہ وہ کہتا ہے کہ میرا زور کمزوری میں پورا ہوتا ہے۔ وہ مسکین کا زور ہے اور محتاج کی پریشانی کے وقت اُس کی قوت اکثر اوقات اُس نے ضعیفوں اور تنگ حالوں کی مدد کی ہے اور تیری بھی کرے گا۔ اپنی کل مُشکلوں میں تقویت اور تسلی کے لئے اُس کے پاس جایا کر اور وہ تیرا انکار نہ کرے گا اُس کے کیا ہے گرانقدر (قیمتی) الفاظ جو وہ اپنے پریشان لوگوں سے بولتا ہے کہ تو نہ ڈر کیونکہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ پیچھے پھر کے نہ دیکھ کیونکہ میں تیرا خُدا ہوں میں نے تجھے مضبوط کیا ہاں تیری مدد کی ہاں تجھے اپنی صداقت کے دہنے ہاتھ سے سمجھا لا ہے وہ خطرہ میں تیری سپر اور تنگی میں تیرا مدد گار ہو گا وہ ہر وقت اور ہر حال میں موجود ہے اور مدد کرنے اور برکت دینے کو تیار۔

”اس لئے آؤ ہم فضل کے تخت کے پاس بے پروا جائیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور فضل جو وقت پر مدد گار ہو حاصل کریں“

(عبرانیوں ۴: ۱۶)۔

مصیبتیں ایمانداروں کا حصہ عام

"صادق پر بہت سی مصیبتیں پڑتی ہیں پر یہوواہ اُن سبھوں سے اُسے رہائی بخشے گا" (زبور ۳۴: ۱۱)۔

خُدا کے لوگ راستباز ہیں عیسیٰ کی کامل راستبازی اُن کے حق میں گنی جاتی ہے اُن میں رُوحِ پاک کا راست کام کیا جاتا ہے وہ خدا کے کلام کی راست تعلیم عمل میں لاتے ہیں اُس فرمانبرداری سے جو مسیح نے کی اُن کو جنت ملتی ہے۔ سارے صادقوں پر کم و بیش مصیبتیں پڑتی ہیں اُن میں کوئی نہیں جو تکلیف سے بچا ہو ہر ایک بیٹا تنبیہ پاتا ہے۔ لیکن اُن کی مصیبتیں کتنی ہی بڑی اور کتنی ہی سخت کیوں نہ ہوں تو بھی صادق اُن پر غالب ہوتے ہیں۔ اُن کی مصیبتوں کے زمانہ کے مطابق اُن کی قوت ہوتی ہے اور اُن پر یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ عیسیٰ کا فضل اُن کے لئے کافی ہے۔ وہ ساری مصیبتوں سے انہیں رہائی بخشے گا جو رہائیاں خدا دیتا ہے سو ہمیشہ کامل ہیں وہ اپنے ہر ایک بیٹے کو بچاتا ہے بلکہ ہر طرح سے اور ہمیشہ کے لئے بچاتا ہے اسرائیل خُداوند پر بھروسا رکھ کے ابدی نجات کے ساتھ رہائی پائے گا تم ابدالاباد کبھی پشیمان اور سراسیمہ (حیران پریشان) نہ ہوگے۔ کبھی کسی ایماندار کی مصیبتیں اُس کی ہلاکت کا باعث نہ ٹھہری ہیں اور ٹھہریں گی۔ کسی عیسائی کا بوجھ اُس کی برداشت کرنے سے باہر نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا۔ وعدہ الہٰی یہ ہے اور یہ ہمارے ترساں دِلوں کو سمجھالے کہ جیسے تیرے دن ہوں ویسی تیری قوت ہو جب خدائے رحیم ایسا وعدہ کرتا ہے کیا اپنے کلام پر وفادار نہ ہوگا۔ اکثر ہم شک لائے ہیں اور خوف بھی کیا تا نہ ہو کہ ہم آخر کو ہلاک ہوں، لیکن تو بھی اپنے خوف سے رہائی پا کے ہم اُس پر اپنی مہر کر سکتے ہیں کہ خدا وفادار ہے۔ اگر اُس کا وعدہ حق ہی نہیں تو ہم ابھی تک راہ راست پر چلنے میں ثابت قدم نہ رہتے۔

"تو جس نے بہت تنگیاں اور مصیبتیں دکھلائی ہیں۔ پھر آ کے ہمیں جلائے گا اور زمین کی گھرانوں سے پھر آ کے ہمیں اُٹھالے گا" (زبور ۷۱: ۲۰)۔

مسیح کے نقش قدم پر چلنا چاہیے

"یہ وہی ہیں جو بڑی مصیبت میں سے آئے اور اِنہوں نے اپنے جاموں کو برّہ کے لہو سے دھویا اور اُنہیں سفید کیا" (مکاشفہ ۷: ۱۴)۔

خُدا کے لوگوں میں اکثر ایسے لوگ ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اگر اوروں کی تکلیفیں اور مصیبتیں بھاری ہوں تو ہوں لیکن تاہم ہماری مانند نہیں ہیں۔ ہماری مصیبت کے برابر کسی کی نہیں ہیں۔ یہ غلطی ہے خُدا کے خاندان کے سارے لوگ جو اپنے آسمانی گھر کو گئے ہیں۔ ایک ہی راہ ہو کے گئے ہیں اور بحساب اوسط اُن کی مصیبتیں یکساں ہوئی ہیں۔ سبھوں کے لئے باطنی لڑائی اور ظاہراً ایک ہی ناہموار راہ ہے۔ مثلاً نبیوں کی بڑی مشکل راہ تھی۔ چنانچہ حواری کہتاہے کہ جو نبی خُداوند کا نام لے کے کلام فرماتے تھے۔ اُن کے دُکھ اُٹھانے اور صبر کرنے کو نمونہ سمجھو جو عیسائی شہر کرنتھس میں تھے وہ سمجھتے تھے کہ ہماری ایسی آزمائشیں اور تکلیفیں ہیں کہ ویسی اوروں کی نہیں پر تو بھی پولُس رسول اُن سے کہتاہے کہ تم کسی امتحان میں سوا اُس کے جو اور انسان سے کیا جاتاہے نہیں پڑے اور خدا وفادار ہے کہ وہ تم کو تمہاری طاقت سے زیادہ امتحان میں پڑنے نہ دے گا۔ بلکہ وہ امتحان کے ساتھ نکل جانے کی راہ بھی ٹھہراؤں گا تاکہ تم برداشت کرسکو اور جیسا خادم ویسا ہی خاوند کا حال یعنی گناہ کے سوا وہ سب باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا اور آپ ہی امتحان میں پڑ کے وہ اُن کی جو امتحان میں پڑتے ہیں مدد کرسکتا ہے۔ اے مصیبت زدہ عیسائی تو اُسی راہ پر چلتا ہے ۔ جس میں عیسیٰ کے کل گلے کو چلنا پڑتاہے اپنی راہ پر نگاہ کر اور تجھے بڑے کرڑے کے نقش پا دکھلائی پڑیں گے۔ خاطر جمع رکھ کیونکہ تیری بالفعل کی مصیبتیں جلال آئندہ کی علامت ہیں جنگل کی ہیبت ناک چیزیں دیکھ کر آسمانی کی خوشی وسعادت زیادہ خوب وپسندیدہ ہوگی۔

"جان رکھو کہ ایسے ہی دُکھ تمہارے بھائی جو دُنیا میں ہیں اُٹھاتے ہیں" (۱۔ پطرس ۵: ۹)۔

لے پالک ہونے کی دلیل

"اگر تم تنبیہ میں صبر کرتے ہو تو خُدا تُم سے فرزندوں کی مانند سلوک کرتا ہے"(عبرانیوں ۱۲:۷)۔

اکثر جو مصیبتیں ہم پر پڑتی ہیں وہ تنبیہ (نصیحت) کے طور پر پڑتی ہیں۔ وہ ہمارے باپ کے پیار کے سبب سے ہوتی ہیں اور تنبیہ کے لئے دے جاتی ہیں ہلاکت کے لئے نہیں۔ لٰہذا جب مصیبت اور دُکھ آجاتا ہے تب چاہیے کہ ہم دریافت کریں کہ اس کا کیا سبب ہے۔ اور نبی کی مانند کہیں کہ ہم کھوجیں اور اپنی راہوں کو جانچیں اور خُداوند کی طرف پھریں خُدا کے سارے فرزندوں کے لئے تادیب درکار ہے اور وہ اُن سبھوں کو تادیب دیتا ہے جو گناہ کرکے تنبیہ نہیں پاتا وہ اپنے کو خدا کا پیارا کیونکر سمجھے کیونکہ خُدا جسے پیار کرتا ہے اُسے تنبیہ دیتا ہے۔ اور ہر ایک بیٹے کو جسے وہ قبول کرتا ہے بیٹا ہے لیکن جب ہمارے دل نرم ہوتے جاتے ہیں اور ہماری تقصیروں (گناہ، غلطی) کے لئے ہم کو تنبیہ ملتی ہے، تب ہمارا بیٹا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ خدا کی یہ مرضی نہیں ہے کہ میرے فرزند مجھ سے دُور رہیں چھڑی اور تنبیہ دانش بخشنے والی ہیں اور اگر ہم خدا کے سیدھے راہوں سے پھریں تو وہ ہم کو طمانچے مارے گا اور تنبیہ دے گا، اگر میں گناہ کرکے اُس گناہ سے پچھتاؤں اور جب تک اپنے قصور کا اقرار نہ کروں تسلی نہ پاؤں اور جب تک خدا اپنا چہرہ مجھ پر جلوہ گر نہ کرے۔ تب تک میں اپنے کو اندھیرے میں سمجھوں تو مجھے فرزندِ خدا ہونے پر شک لانا نہ چاہیے خُدا میرا باپ ہے اور میں کتنا ہی کمزور و بے قرار و خود پسند و نالایق ہوں تو بھی اُس کا فرزند ہوں وہ باپ کی طرح چھڑی سے ہم کو تادیب دیتا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو حاکم کی مانند تلوار سے ہم کو مار ڈالتا۔ پس میں اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور یہ جان کر کہ وہ جو کرتا ہے سو راستی سے کرتا ہے اُس کی چھڑی کو چوموں گا اور اُس کی ہر ایک مار کو برکت جانوں گا۔ اے میرے باپ اپنے فرزند کا سر اپنی گود میں لے اپنے پیار کی نسبت مجھے یقین کرا اور میری مدد کر کہ میں واجب طور پر تادیب پاؤں اے خُداوند تنبیہ دے پر اندازہ سے اپنے قہر سے نہیں نہ ہو کہ تو مجھے نیست کردے۔

"میں جتنوں کو پیار کرتا ہوں اُنہیں ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ اس واسطہ سر گرم ہو اور توبہ کرو"(مکاشفہ ۳:۱۹)۔

رحم کی تربیت

"یہواہ پر اپنا بوجھ ڈال دے اور وہ تیری پرورش کرے گا وہ صادق کو ابد تک ٹلنے نہ دے گا"(زبور ۵۵: ۲۲)۔

جسمانی مصیبتیں اکثر رُوح کو تکلیف دیتی ہیں۔ یہ تکلیف ہر طرف سے ہوتی ہے وہ ہم پر پڑتی ہے اور ہم اُس کو روک نہیں سکتے پر ایک کام کر سکتے ہیں۔ یعنی کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا ایک بار بردار (بوجھ اُٹھانے والا) ہے جو اُنہیں اُٹھاتا ہے کیونکہ اُس نے ہماری مشقتیں لے لیں۔ اور ہمارے غموں کا بوجھ اُٹھا لیا بلکہ ہمارے گناہوں کو اپنے بدن پر اُٹھا کے صلیب پر چڑھ گیا اُس نے اس لئے ہمارے گناہ کا اِلزام اور سزا اُٹھا لیا کہ ہم کو اُنہیں اُٹھانا نہ پڑے وہ غمگیں ہوا تا کہ ہم خوش رہیں وہ رنج کے تلے دب گیا تا کہ ہم اُٹھ کر کامل خوشی کا مزہ چکھیں اور ابھی جب وہ دیکھتا ہے کہ ہمارے فکر و رنج و مصیبت کا کیسا بھاری بوجھ ہے تو بڑے پیار سے کہتا ہے کہ اپنا بوجھ مجھ پر ڈال دے میں اُس کو اُٹھا لوں گا۔ میری طاقت تیری طاقت سے زیادہ ہے۔ اے بھائی تیرا کیسا اچھا شفیع ہے جو تجھ کو بوجھ اُٹھانا نہیں پڑتا تو جان نہیں سکتا کہ میں کیسا کمزور ہوں اور وہ کیا ہے زور آور میں کچھ نہیں ہوں اور وہ سب کچھ ہے وہ تیرا سب بوجھ لیا چاہتا ہے اور اس کا آرزو مند ہے کہ تو خوش ہو وہ نہ فقط تیرے بوجھ کو بلکہ تجھ کو بھی اُٹھا لے گا۔ اور اپنے ابدی بازو تیرے نیچے رکھ کر تجھے سنبھالے گا۔ اور آخر کار اپنے حضور میں پہنچا دے گا اپنا حال کا بوجھ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو عیسیٰ کے پاس لے جا مبادا وہ تیرے لئے بھاری ہو جائے اور تو یہ سوچنے لگے کہ میرا بھروسا باطل ہے، اگر تو اپنا سارا بوجھ عیسیٰ پر ڈال دے گا۔ تو وہ صرف اُٹھالے گا بلکہ تو مسیح کو عزیز اور پیارا سمجھنے لگے گا۔

"تنگی کے دن مجھے پکار میں تجھے چھڑاؤں گا اور تو میرا جلال ظاہر کرے گا"(زبور ۵۰: ۱۵)۔

آہ زاری

''کیونکہ ہم توجب تک اس خیمہ میں ہیں بوجھ سے دب کرآہیں کھینچتے ہیں''(۲۔کرنتھیوں ۵: ۴)۔

رُوح کی بود و باش کے لئے بدن ایک پریشان مکان ہے پیشتر وہ عمارت شریف تھا۔اب ناپائدار خیمہ جس کی فضیلت تھوڑی اور جس میں ہر طرح کی تکلیف و ایذا داخل ہو گئی ہیں بدن دُکھ کی جگہ اور آزمائش کا وسیلہ ہے اور ہماری رُوحانی دوڑ میں اکثر ہم کو رُوکتا ہے اس جسمانی خیمہ میں رہ کے ہم دو اسباب (سب کی جمع) سے یعنی اپنے دُکھ اور اپنی حاجت کے سبب سے بھی آہیں کھینچتے ہیں اور تادمِ مرگ (مرتے دم تک) ہمیں آہ زاری کرنی پڑے گی۔اپنی نفسانیت اور دُنیا پرستی اور شہوت اور غفلت اور اندھیراپن اور بے ایمان کے سبب سے ہم کو آہیں کرنا ہو گا۔ہم آزادگی اور پاکیزگی اور کامل اور بلا فاصلہ سلامتی کے حاصل کرنے کے لئے آہیں کھینچتے ہیں ہم تو ابھی آہ زاری کرتے ہیں اور جب تک زندگی موت کو نگل نہ جائے یہی کرتے رہیں گے۔ہم آہیں کھینچتے موت تک پہنچیں گے۔ لیکن اُس وقت سے آہ و نالہ کا انجام ہو گا۔ کیونکہ جو مسیح کے ہیں اُس کے حضور میں گاتے ہوئے آئیں گے اور ابدی سرور اُن کے سروں پر ہو گا۔ وہ خوشی اور شادمانی حاصل کریں گے۔اور غم اور آہ سرد بھاگے گی ۔میرے بھائی کیا تیرا بدن دُکھتا رہتا ہے اور تجھ کو آرام نہیں کیا تو بدن میں گرفتار ہو کے آزاد ہوا چاہتا ہے کھڑے ہو کے اپنا سر اُٹھا اس لئے کہ تیرا چھٹکارا نزدیک ہے جلدی روز حشر کے پو پھٹے گی اور اُسی وقت خدا کی کلیسیاء کی آخری آہ و زاری (افسوس و غم) خوشی و شادمانی کا سرود (گیت) ہو جائے گی۔ عیسیٰ آتا ہے اور جب وہ نظر آئے گا۔تب دُنیا کا چھٹکارا ہو گا۔تب ساری زنجیریں اعضاء پر سے گر جائیں گی۔قید خانہ کے دروازے کھل جائیں گے۔دُکھی اپنے دُکھ سے فرصت پائیں گے۔ہر طرح کی تکلیف و بیماری جاتی رہے گی۔اور ہمارا یہ خیمہ سا گھر بدل کے خدا کی قدرت و فضل سے ایک عالی شان عمارت ہو جائے گی۔ جس میں تا ابد گناہ کا نام و نشان پایا نہ جائے گا۔

''ہم بھی جنہیں رُوح کے پہلے پھل ملے اپنے میں کراتے ہیں اور لے پالک ہونے کی یعنی اپنے جسموں کی رہائی کی راہ تکتے رہتے ہیں''
(رومیوں ۸: ۲۳)۔

ایماندار کی فریاد

''آہ میں تو سخت مصیبت میں ہوں۔اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا''(رومیوں ۷: ۲۴)۔

عیسائی نہ صرف ظاہری بلکہ اندرونی مصیبتوں میں مبتلا ہیں اور دِلی مصیبتیں سب سے بھاری اور سخت ہیں ہر ایک ایماندار کا یہ تجربہ ہے کہ جب میں نیکی کیا چاہتا ہوں تو بدی میرے پاس موجود ہوتی ہے اور یہ کہ میرے اعضاء میں شریعت ہے جو میری عقل کی شریعت سے لڑتی ہے اور پولُس کی مانند ہر ایک عیسائی کو یہ کہنا پڑتا ہے کہ ''آہ! میں تو سخت مصیبت میں ہوں اس موت کے بدن سے مجھے کون چھڑائے گا''۔ایک ہی دِل میں گناہ کی پُرانی اور فضل کی نئی انسانیت ہستی ہے۔اور اُن کے درمیان برابر لڑائی رہتی پرانی انسانیت سے شہوتیں اور مستیاں اور ہر طرح کی بُری خصلتیں نکلتی ہیں اور نئی انسانیت سے پاک آرزوئیں اور رُوحانی خواہشیں اور آسمانی محبتیں اور پاک ہونے کے اشتیاق پیدا ہوتے ہیں۔ جسم چالاک ہے اور ہمارے سارے اعمالوں کو بگاڑا چاہتا ہے۔رُوحِ پاک بھی مستعد ہو کے ہم کو جسم کے زور روز بردستی سے بچاتا ہے نیکی کرنے کی خواہش ہے۔تاہم بدی و بُرائی موجود ہے۔چنانچہ گناہ جو موت کا بدن کہلاتا ہے ہم کو روک دینا اور ہماری خوشی کو خراب کرتا ہے۔دل میں گویا دو فوجیں ہیں جو آپس میں لڑا کرتی ہیں۔اور بڑا تعجب یہ ہے کہ ایماندار جب اپنے کو فتح یاب سمجھ کر لڑائی سے باز رہتا ہے۔تب وہ زیادہ خطرہ میں پڑ جاتا ہے۔کاش کہ ہم سبھوں کو فضل عنایت ہوتا کہ ہم اُس پُرانی انسانیت کو اُتاریں اور نئی انسانیت کو جو خدا کے موافق راستبازی اور حقیقی پاکیزگی میں پیدا ہوئی پہنیں شکر خدا کا کہ جلدی یہ لڑائی ختم ہو گی۔ جلدی ہماری پاکیزگی کامل ہو گی۔تب ہماری سعادت بھی کامل ہو گی چاہیے کہ پُرانی انسانیت مر جائے بلکہ وہ ابھی موت کے فتویٰ کے تلے ہے اور یہ کہ نئی انسانیت سلطنت کرے وہ کیا خوب کہ ایماندار کو گناہ سے ابدی آزادگی کا انتظار ہے۔

''جسم کی خواہش رُوح کے مخالف ہے اور رُوح کی خواہش جسم کے مخالف ہے اور یہ آپس میں برخلاف ہیں یہاں تک کہ جو کچھ تم چاہتے ہو سو کر نہیں سکتے ہو''(گلتیوں ۵: ۱۷)۔

دُعا

"اے یہوواہ مجھ پر رحم کر کیونکہ مجھ پر تنگی ہے"(زبور ۳۱: ۹)۔

خُدا سے دُعا کرنے کی اجازت ایک بڑی نعمت ہے، خصوصاً مصیبت کے دن وہ نہایت دلچسپ و مفید ہے۔ جو ہم کو یہ اجازت نہ ملتی تو ہم کچھ نہ کر سکتے جب ہم لوگوں کے دل رنج سے بھر جاتے یا ہمارے بدن بیماری سے ضعیف (کمزور) ہو جاتے یا ہم مفلسی (غربت) میں پڑ جاتے یا ہمارے عزیز گذر جاتے ہیں۔ تب اگر دُعا نہ کر سکتے تو کیا ہی حیران و پریشان ہوتے، لیکن بڑی تسکین اس سے ہوئی کہ جس وقت خدا کے حضور میں ہم نے اپنی عرض کی تب اُس نے ہماری فریاد سُن لی اور ہم کو بڑی تسلّی اور خوش وقتی حاصل ہوئی۔ اے عیسائی بھائی اپنے سب دُکھ اور رنج میں خدا کے رحم پر تکیہ کر اُس کی رحمت ابدی ہے بلکہ ماں کی محبت ہر چند کہ لاثانی (جس جیسا کو دوسرا نہ ہو) ہے۔ تاہم خدا کی محبت کی مانند نہیں ہو سکتی۔ وہ تیری سنے گا اور تیرے ساتھ ہمدرد ہو گا۔ اور اُس کی مہربانی و فضل سے جو مصیبتیں اور بوجھ ہیں وہی بڑے فائدے کے باعث ہوں گے۔ کتنوں کے تجربہ میں یہ بات سچ ٹھہری ہے کہ وہ اپنی تنگی میں یہوواہ کو پکارے اُس نے ان کی سخت مصیبتوں سے انہیں رہائی بخشی غرض اے بھائیو دُعا کرتے رہو اور اگرچہ جس قدر تمہاری دُعائیں بڑھتی اُسی قدر تمہاری مصیبتیں بھی بڑھتی جاتی ہیں۔ لیکن تو بھی ثابت قدم رہو اور آخر کو تم غالب ہو گے۔ اپنے لوگوں کی دعائیں قبول کرنے میں خُدا انکار نہ کرے گا۔ بلکہ اُنہیں قبول کر کے چین اور تسلی بخشے گا۔ وہ اپنا وعدہ کر چکا ہے۔ اور اُسے فراموش نہ کرے گا ۔اُس کے دل میں محبت ہے اور اس محبت کی تاثیر بڑھتی رہے گی۔ اُس کا خزانہ معمور و نا محصور ہی گھبراؤمت وہ تمہاری دُعا کی آواز سن کے یقیناً تم پر رحم فرمائے گا۔ بلکہ سنتے ہی تم کو جواب دے گا۔

"اے یہوواہ تو اپنے نام کے واسطہ مجھے جلائے گا۔ تو اپنی صداقت کے ساتھ میری جان کو تنگی سے نکالے گا"(زبور ۱۴۳ باب)۔

مصیبت کا علاج

"کوئی ہم میں سے اپنے واسطہ نہیں جیتا"(رومیوں ۱۴: ۷)۔

آزمودہ عیسائی کے لئے یہ بہتر ہے کہ وہ اپنی مصیبتوں اور تکلیفوں پر نگاہ نہ کرے۔ مصیبتیں اس لئے خُدا کی طرف سے بھیجی گئیں کہ وہ ایماندار کو راہ راست پر چلائیں۔ چنانچہ اکثر مصیبت زدوں کو خدا کی خدمت میں مستعد ہونے سے بڑی تسکین اور خاطر جمعی (تسلّی) ہوئی ہے۔ پس اے عزیزو! جو تم پر دُکھ اور مصیبت آگئی ہو تو بیماروں کے پاس جاکے انہیں عیسیٰ کی مہربانی کا بیان کرو بیوؤں سے ملاقات کرو اور ان کی فریادسُن کے ان کو تسلّی دو۔ یتیموں کو ان کے آسمانی باپ کی طرف رہنمائی کرو۔ کنگالوں کی حاجت رفع کرو بلکہ اپنے پر نہیں بلکہ برعکس اس کے اوروں کی مصیبتوں اور احتیاجوں پر نگاہ کرو اور اُن کے رنج وتکلیف کے رفع کرنے میں مشغول ہو جو اوروں کو برکتیں دیتا ہے۔ وہ برکتیں پاتا ہے۔ اپنے شفیع کے لئے مستعد رہو اور اُس سے تم تسلی پاؤ گے۔ جو اپنی مصیبت پر نظر کرتا اُس کی مصیبت زیادہ ہو جائے گی اور جو یہ چاہتا ہے کہ اپنے دُکھ سے آرام پائے اُسے چاہیے کہ مسیح کی خدمت میں مشغول رہے۔ جیسا کہ گھر میں پڑے رہنے سے کوئی سُست و ناتواں ہو جاتا ہے لیکن باہر جاکر تازی ہوا اُسے بحال کرتی ہے۔ ویسا ہی جو اپنے دُکھ اور مصیبت پر سوچتا رہتا وہ غمگیں ودل گیر ہو جاتا ہے لیکن جو اوروں کی بھلائی کے لئے مستعد ہے وہ اپنے کو بھول جاتا ہے اور قوت الٰہی پاکے سنبھالا جاتا ہے۔ غرض چاہیے کہ جس وقت تُم خُدا کے وعدے پر تکیہ کرتے ہو اُسی وقت اُس کی خدمت میں بھی چست وچالاک ہو، کیونکہ نہ صرف جسمانی بلکہ رُوحانی طور سے بھی یہ بات سچ ٹھہرتی ہے وہ جو سُستی سے کام کرتا ہے کنگال ہو جائے گا مگر چالاکوں کے ہاتھ دولت پیدا کرتے ہیں۔

"اور وہ سب کے واسطے موا کہ جو جیتے ہیں سو آگے کو اپنے لئے نہ جیئیں بلکہ اس کے لئے جو اُس کے واسطہ موا اور پھر جی اُٹھا" (۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۵)۔

خُدا کا ہمارے لئے ہمدرد ہونا

"اُن کی کل مخالفت میں وہ مخالف نہ تھا۔ اور اُس کی حضور کے فرشتے نے اُنھیں بچایا اپنی محبت میں اور اپنے حلم میں اُسی نے اُنھیں خلاصی بخشی اور اُس نے اُنھیں اُٹھایا اور سارے قدیم ایام میں اُنھیں لے گیا" (یسعیاہ ۶۳: ۹)۔

کیا خوب یہ ہے کہ ہماری تکلیفوں میں کوئی دوسرا بھی ہمدرد ہو مگر جو ہمدردی انسان کرتا ہے وہ اکثر لاحاصل ہے کبھی کبھی جب کوئی شخص رنج میں پڑتا ہو تو اگرچہ دوستوں کی ملاقات اور گفتگو بہت تسکین دیتی ہے۔ لیکن آرام پائیدار نہیں دیتی۔ کوئی کتنا ہی عزیز کیوں نہ ہو لیکن جب وہ دُکھ میں پڑے تو اکثر اُس کی مدد کرنے کے لئے ہماری محبت بیکار ہے، مگر جس دُکھی اور مصیبت زدہ کو خُدا پیار کرتا ہے اُس کی وہ مدد کر سکتا ہے کیونکہ اُس کا بازو قادر اور اُس کی حکمتیں بے شمار ہیں پر عجب بات یہ ہے کہ کیڑی کی دردوں میں بار تعالیٰ ہمدرد ہے۔ یہ کلام مقدس کی گوائی ہے اس میں نہایت دلسوزی و محبت ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل نے اجنبی معبودوں کو اپنے درمیان سے دُور کیا اور خُداوند کی بندگی کرنے لگے۔ تب اُس کا جی اسرائیل کی پریشانی سے ملول ہوا اور کیا ہی لطف نفیس اس بات میں دکھلائی دیتا ہے کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ "جو کوئی تم کو چھوتا ہے سو میری آنکھ کی پتلی کو چھوتا ہے"۔ اے آزمودہ ہمراہی جب تیری رُوح اونچی نیچی اور تیری طاقت کم اور تیرا دل غمگیں اور تیری آہیں بھاری ہوں تب یاد کر کہ خدا تیرے سب دردوں میں ہمدرد ہوتا ہے۔ اُس کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اور اُس کے کان سنتے ہیں۔ اور اُس کا دل دردمندی سے بھرا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ "جیسا باپ بیٹوں پر رحم کرتا ہے۔ ویسا ہی یہوواہ اپنے ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے"۔ کیونکہ وہی ہماری ساخت کو جانتا ہے یاد رکھتا ہے کہ ہم مٹی ہیں اگر تو اُس پر بھروسا رکھے تو غمگیں نہ ہو گا۔ اگر اُس کو یقین جانتا ہے تو نہ کڑکڑائے گا۔ خدا کے کلام پر اعتبار رکھ کر خوشی سے اپنی راہ پر چلا کر اس کے سوا تجھے اور کیا درکار ہے ۔ خدا تیرا باپ ہے بلکہ ایسا باپ کہ تجھے عزیز فرزند جان کر تیرے سارے دُکھ اور درد میں ہمدردی کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ یقیناً اس سے تجھ کو تسکین اور خوشی پیدا ہو گی۔

"کیونکہ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری سُستیوں میں ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ گناہ کے سوا ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا" (عبرانیوں ۴: ۱۵)۔

توکل

"اگر میں تنگی کے درمیان چلوں توتُو مجھے زندہ رکھے گا"(زبور۱۳۸: ۷)۔

بعض عیسائی خاص طور سے آزمائے جاتے ہیں۔ مصیبتیں اُنہیں گھیرتی ہیں اور کہیں اُن کو فرصت نہیں ملتی دُنیا کی طرف سے اُن کا کام اور خاندان میں اُن کے فرزند اور کلیسیاء میں اُن کے شریک اُن کو آزماتے ہیں۔ اس کے سوا وہ دلی آرام نہیں پاتے بلکہ برعکس اس کے شیطان اُن کے دل میں دخل پاتا ہے اور وہ ڈورتے اور پس وپیش کرتے ہیں۔ اُنہیں آگے چلنا پڑتا لیکن وہ کس طرح آگے جا سکتے غیر لوگ یعنی وہ جو ایمانداروں کی اُمید سے ناواقف ہیں تعجب کرتے ہیں کہ یہ کیسی برداشت اور کیسی پائیداری ہے، لیکن ایماندار کے پاس ایک بھید ہے جو اُن کی سمجھ سے باہر ہے۔ یعنی یہ کہ خدا آزمائے ہوؤں کو بحال کرتا ہے۔ اُس کا کلام اُس کی مانند جو گھاس پر گر کے اُس کو تروتازہ کرتی اُن کے دلوں کو زندہ کرتی ہے پھر رُوحِ پاک اُن کے دلوں پر اثر کرتا ہے اور اُنہیں زندگی بخشتا ہے۔ پھر عیسیٰ جو صداقت کا آفتاب ہے اُن پر ظاہر ہوتا ہے اور تاریکی کی جگہ میں روشنی چمکتی ہے پھر دُعا کرنے میں اُن کو بڑی تسلّی پیدا ہوتی ہے اور خدا کی صحبت میں وہ اپنی مصیبتوں کو بھول جاتے ہیں پر خدا کے گھر جا کے اور اُس کا کلام سُن کے اور اُس کی حمد و تعریف کر کے وہ اپنے رُوحانی سفر کے لئے طاقت حاصل کرتے ہیں۔ یہ اوقات جب خدا خشک رُوح کو تروتازہ کرتا ہے کیا خوش و خُرم ہیں تب ایمان نئی طاقت سے خدا کے وعدوں کو پکڑتا ہے۔ اور اُمید آنے والے آرام کو تاکتی ہے اور محبت حق تعالیٰ کی صفت میں خوش ہوتی ہے۔ کاش کہ اکثر میری رُوح کو ایسا وقت مبارک ملا کرے تو نے اے میرے خدا وعدہ کیا ہے کیا ہے کہ میں اسرائیل کے لئے اُس کی مانند ہوں گا۔ وہ سوسن کی طرح پُھولے گا۔ روز بروز اے میرے خدا میرے دل میں یہ وعدہ پورا کر۔

"جب ہم جائیں گے ہاں خُداوند کے پہچاننے کے لئے ہم پیروی کریں گے۔ صبح کی مانند اُس کا خروج مقرر ہے۔ اور برسات کی مانند ہمارے لئے اُس کی آمد ہو گی پچھلے مینہ کی مانند جو زمین کو تر کرتا ہے"(ہوسیع ۶: ۳)۔

غرضِ الٰہی

''جب وہ جو ہمارے جسمانی باپ تھے تنبیہ کرتے تھے۔اور ہم نے اُن کی تعظیم کی تو کیا ہم اُس سے زیادہ رُوحوں کے باپ کے حکم میں نہ رہیں اور جئیں کہ وہ تھوڑے دنوں کے واسطہ اپنی سمجھ کے موافق تنبیہ کرتے تھے۔پر وہ ہماری بہتری کے لئے تاکہ ہم اُس کی پاکیزگی میں شریک ہوں''(عبرانیوں ۱۲: ۹۔۱۰)۔

اے ایماندار اگر تُو مصیبت زدہ ہے اور دُکھ اور رنج کی ساری موجیں تجھ پر سے گذر گئی ہیں تو ضرور اس میں کچھ غرض ہے کیا تو نے اُس کو دریافت کیا اور نہیں تو دریافت کرنا چاہیے۔مجھے خُدا کیوں آزماتا ہے؟ کیا وہ مجھ سے نفرت رکھتا ہے؟ نہیں کیا وہ قہرناک ہے نہیں کیونکہ اُس نے قسم کھائی کہ اپنے لوگوں پر قہر نہ کروں گا۔تو پھر کیا سبب ہے؟ سبب یہ ہے کہ خدا کا یہ ارادہ ہے کہ تو پاک ہو۔جیسا وہ پاک ہے وہ تجھے گویا جسمانی خواہشوں اور خوشیوں سے کھینچیں گے تیری سوچ اور خصلتیں اور ساری اُمیدیں اپنی طرف لے جانا چاہتا ہے وہ تجھی میں اُن چیزوں سے جو تجھ کو آلودہ کرتی ہیں۔الگ کر کے تجھے صاف اور آراستہ کیا چاہتا ہے تاکہ تو اُس کے جلال کو ظاہر کرتا رہے تو نے دُعا مانگی کہ اے خدا مجھے پاک کر خُدا نے تیری سُنی اور تیری دُعا قبول بھی کی اپنے سلوک کے وسیلہ سے جو ابھی تیرے ساتھ کرتا ہے ۔وہ تجھے سدھار کے تیار کرے گا۔تاکہ تو زمین پر اُس کا جلال ظاہر کرے اور آخر کار مقدسوں کے ساتھ آسمان پر میراث پائے۔وہ رحم سے معمور ہے اور جب اُس کا اِرادہ انجام تک پہنچے گا۔تو تجھے اِقرار کرنا پڑے گا کہ میری ساری مصیبتیں اور تکلیفیں حکمت ومحبتِ الٰہی سے مقرر ہوئیں۔پس خُدا کا تابع رہ اُس کی تنبیہ بے عذر (بہانے کے بغیر) قبول کر اور اُس کے سلوک سے جو وہ تیرے ساتھ کرتا ہے انکار کر وہ تجھے فرزند جان کر تیری بھلائی کے لئے تنبیہ دیتا ہے اور کیا مہربانی کی بات یہ ہے کہ جس قدر وہ تجھ پر بوجھ ڈالتا ہے۔اُسی قدر تجھے طاقت بخشتا ہے کہ تُو اپنا بوجھ اُٹھا سکے۔وہ تجھے رحم کا برتن جو اُسی حشمت کے لئے اسی سے مقرر کیا ہے بنائے گا اور عاقبت میں تو اُس کا اس لئے شکر کرے گا کہ زندگی میں تو نے میری تربیت کی اور مجھے چنگا کیا۔

''وہ مشرقی ہوا کے دن اپنی سخت آندھی سے اُسے دُور کر دیتا ہے اُس لئے اس تنبیہ کے وسیلہ سے یعقوب کی بدی کا کفارہ دیا جائے گا''(یسعیاہ ۲۷: ۸۔۹)۔

محاسبہ

"میری سمجھ میں زمانہ حال کے دُکھ درد اِس لائق نہیں کہ اُس جلال کے جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے مقابل ہوں"(رومیوں ۸: ۱۸)۔

عیسائیوں کے دُکھ اور مصیبتیں اکثر سخت اور دراز ہیں۔ لیکن وہ کتنا ہی دشوار ہوں تاہم اس لائق نہیں کہ آنے والے جلال کے مقابل ہوں اس زندگی میں ہر ایک عیسائی قابل تربیت ہے۔ وہ اُس لڑکے کی مانند ہے جو میراث کا اُمیدوار ہو کے اِس اُمید کے مطابق کوشش میں رہتا ہے جو تربیت وہ پاتا ہے۔ وہ اگرچہ دردانگیز ہو مگر اُس کا نتیجہ برکت آمیز ہوگا۔ تربیت جو دی جاتی سو عاقبت (آخرت) میں پھل لاتی ہے۔ بلکہ ابدی اور بھارے جلال خُدا نے اپنے پیار کرنے والوں کے لئے وہ چیزیں تیار کیں۔ جو نہ آنکھوں نے دیکھیں نہ کانوں نے سُنیں اور نہ دل میں آئیں۔ بدن کے لئے ایسا جلال ہوگا۔ جیسا اُس وقت عیسیٰ کے چہرہ سے ظاہر ہوا جب پہاڑ پر اُس کی صورت بدل گئی۔ عیسیٰ کے لئے بھی آئندہ کو ایک جلال ہوگا اور یہ علم و پاکیزگی کے کام حاصل کرنے اور مسیح سے مشابہ ہونے خدا پر لو لگائے رہنے سے علاقہ رکھتا ہے۔ تب راستباز اپنے باپ کی بادشاہت میں آفتاب کی مانند نورانی ہوں گے۔ لیکن وہ جلال جو ہم پر ظاہر ہونے والا ہے بیان سے اور سمجھ سے باہر ہے۔ چنانچہ یوحنا کہتا ہے کہ "پیارو اب ہم خدا کے فرزند ہیں اور یہ تو ابد تک ظاہر نہیں ہوا کہ ہم کیا کچھ ہوں گے۔ پر ہم جانتے ہیں کہ جب وہ ظاہر ہوگا۔ ہم اُس کی مانند ہوں گے"۔ کیونکہ ہم اُس جیسا وہ ہے ویسا ہی دیکھیں گے تجھے تسلّی اور خوش وقتی پیدا ہو تیرے لئے جلال تیار ہے اور تجھ پر ظاہر ہوگا۔ اور تیری اب کی مصیبتیں اس لائق نہیں کہ اُس جلال کے جو تجھ پر ظاہر ہونے والا ہے مقابل ہوں۔

"جب مسیح جو تمہاری زندگی ہے ظاہر ہوگا۔ اُس کے ساتھ تم بھی جلال میں ظاہر ہو جاؤ گے"(کلسیوں ۳: ۴)۔

خُدا کا اِرادہ

"میری مصلحت قائم رہے گی اور میں اپنی ساری مرضی پوری کروں گا" (یسعیاہ ۴۶: ۱۰)۔

خُدا بے اِرادہ کبھی کچھ نہیں کرتا اُس کے اِرادے مستقیم ہیں۔ اور سب انجام تک پہنچتے ہیں اُن کے روکنے کی خواہش کرنا بے فائدہ بلکہ گناہ ہے جو گنہگار اُن کو روکے اُس کو سزا ملے گی۔ اور اگر کوئی ایماندار روکنے چاہیے تو تنبیہ پائے گا چاہیے کہ ہم ہمیشہ خدا پر بھروسا رکھیں۔ لکھا ہے کہ آدمی کے دل میں بہتیرے منصوبے ہیں پر فقط خُداوند کا منصوبہ قائم رہے گا۔ اُس نے قسم کھائی ہے کہ میرے سارے اِرادے پورے ہوں گے۔ وہ جیسا چاہتا ہے ویسا آسمان کے لشکروں اور زمین کے درمیان کام کرتا ہے اور کوئی نہیں جو اُس کے ہاتھ کو پکڑ سکے اور اُسے کہے کہ تو کیا کرتا ہے۔ اے ایماندار خُداوند تجھ میں اور تیری رُوحانی خوش وقتی میں مسرور ہے۔ جو چیز تیری دینداری اور تیری حقیقی خوشی وتسلّی کو بڑھاتی ہے۔ وہی اُس کو پسند ہے چنانچہ حواری کہتا ہے۔ کہ ہماری پل بھر کی ہلکی مصیبت کیا ہے بے نہایت اور ابدی بھاری جلال ہمارے لئے پیدا کرتی رہتی ہے تو نے خدا کے لوگوں کی مصیبتوں پر تعجب کیا ہو گا۔ کیا تو ابھی تک اُن پر تعجب کرتا رہتا ہے وہ حقیقتاً اُس لئے بھیجے جاتے ہیں کہ ان کے سبب سے مقدسوں کا تاج زیادہ رونق دار اور ذوالجلال ہو لازم ہے کہ ہم اپنی مصیبتوں کو خاص برکتیں جانیں چاہیے کہ ہم دُعا مانگیں کہ ہماری ساری مصیبتیں ہم پر یہ تاثیر کریں کہ ہم اپنے خالق سے نہ لڑیں اور اُس کی دانائی پر الزام نہ رکھیں اور اُس کی محبت کو رسوا نہ کریں۔ یہ شکر کا باعث ہے غم کا نہیں کہ خُدا کی مصلحت قائم رہے گی۔ اور اُس کی ساری صفات غیر متبدل (لا تبدیل) ہیں۔ محبت کے خدا کی طرف سے اُس کے فرزندوں کی نسبت صرف محبت آمیز مصلحت نکل سکتی ہے۔ اے خدا ہمارے دِلوں میں نیکی کی سب خوشی اور ایمان کے کام کو قدرت سے پورا کر۔

"یہوواہ کی مصلحت ابد تک قائم رہے گی اس کے دِل کے منصوبے پشت در پشت" (زبور ۳۳: ۱۱)۔

خُداکی مرضی

"تیری مرضی جیسی آسمان پر ہے زمین پر بھی برآئے"(متی ۶: ۱۰)۔

بلاشک وشبہ خداکی مرضی دانائی وپاکی سے بھری ہے وہ ہم سے صرف وہی باتیں چاہتاہے جواُس کی محبت اور دانائی سے ہیں جو سلوک وہ ہمارے ساتھ کرتا ہے اُس کا یہ نتیجہ ہے کہ ہم پاک بنیں۔پہلے وہ اپنا جلال ظاہر کرتاتب ہماری اب کی اور عاقبت کی بھلائی کرانا چاہتاہے اوراِن دونوں اِرادوں میں کچھ اختلاف نہیں ۔الٰہذا حکمت کی یہ رائے ہے کہ ہم خدا کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش رکھیں جو ہماری مرضی اور ہو خدا کی اور تو ہم کیونکر خوش ہوں، چاہیے کہ ہم چھوٹے بچے ہوں یعنی پہلے دریافت کریں کہ ہمارے باپ کی کیا مرضی ہے تب اُس مرضی سے خوش رہیں۔چاہیے اُس کی یہ مرضی ہو کہ ہم کو تنگ حالی ہو یا خوشحالی چاہیے بیماری یا تندرستی چاہیے دُکھ یا چین چاہیے موت چاہیے زندگی ہر حال میں ہم رضامند رہیں۔بلکہ خوشی کریں اے خُداوندرُوحِ پاک کو بھیج کہ وہ میری مرضی تیری مرضی کے موافق کرے اور میری ایسی ہدایت کرے کہ آئندہ کو خدا کی مرضی سے بخوبی واقف ہو کے اُس کو بجالایا کروں اوراُسی کے موافق اپنی ساری زندگی کو گذرانوں تو میری خوش وقتی کو چاہتاہے لیکن جب تک میری مرضی تیری مرضی کے خلاف ہو میں خوش وقت ہو نہیں سکتا تو میری مدد کر کہ میں اپنی مرضی کو چھوڑدوں اور صرف یہ چاہوں کہ خدا جو چاہے سو کرے کاش کہ میں پاکیزگی کے اُس مرتبہ تک پہنچوں کہ تیری مانند کہتار ہوں کہ میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی ہو۔

"اے میرے باپ اگر ہو سکے تو یہ پیالہ مجھ سے گذر جائے تو بھی میری خواہش نہیں بلکہ تیری خواہش کے موافق ہو"

(متی ۲۶: ۳۹)۔

مسیح ہمارا پیشوا

''وہ اندیکھے کو گویا دیکھ کے مضبوط بنا رہا'' (عبرانیوں ۱۱: ۲۷)۔

موسیٰ کو اکثر دُکھ اور مصیبت سہنا پڑا لیکن اِس میں کچھ تعجب نہیں کیونکہ خدا کے سب لوگوں کا یہی حال ہے۔ اُن کے مخالف یعنی دُنیا اور شیطان بندش کر رہے ہیں۔ بعض وقت اُن کے پڑوسی اُن کو ستاتے ہیں، جیسا کہ اسرائیل کا حال مصر میں ہوا کبھی کبھی دُنیا کے بیابان میں ہوکے وہ طرح طرح کے امتحانوں میں پھنس جاتے ہیں۔ اور کلیسیاء بھی وہ دُکھ اور تکلیف سے آزاد نہیں ہیں پر موسیٰ مضبوط بنا رہا باوجود یہ کہ تکلیفیں اور مشکلات تھیں تو بھی وہ ثابت قدم رہا اور مغرور اور ظالم بادشاہ سے بھی نہ ڈرا اِس کا سبب یہ تھا کہ وہ اندیکھے خدا کے ظہور سے آگاہ تھا۔ وہ اپنی نظر خُدا تعالیٰ پر رکھتا تھا۔ بادشاہ کے غصہ سے نہیں بلکہ وہ خُدا سے ڈرتا تھا اور اُس کی مہربانی کا طالب تھا اور اُس سے برکت پاکے خوش رہا۔ جو خُدا ہمارے ساتھ ہو تو خیر اور نہیں تو ہماری مصیبتیں بڑھتی جائیں گی۔ خدا ہمارے ساتھ ہے اگرچہ وہ غیر مرئی (وہ جو نظر نہ آئے) ہے۔ لیکن موجود ہے ہم دُکھ کی حالت میں ایمان کی نظر سے اپنے آسمانی باپ کو دیکھ سکتے ہیں وہ ہمیں سنبھالتا ہے اور ہم اپنے پیشوا عیسیٰ پر نگاہ رکھ کے مصیبتوں کو سہ سکتے ہیں۔ اُس نے اُس خوشی کے لئے جو اُس کے سامنے تھی۔ شرمندگی کو ناچیز جان کے ہمارا عوضی ہو کر صلیب کو سہا اور رُوح القدس پر تکیہ کرکے تکلیف اُٹھائی وہ قادر ہوکے حال و استقبال میں ہم کو تسلی بخشے گا۔ اے مصیبت زدہ عیسائی اگرچہ تو جسمانی آنکھ سے خُدا کو دیکھ نہیں سکتا تاہم وہ تیرے ساتھ ہے ابھی اور ہر آن (ہر لمحہ) وہ تجھے سنبھالتا ہے اور اُس نے وعدہ کیا کہ میں تجھے ترک نہ کروں گا۔ وہ وفادار ہے اور اپنے کلام کے موافق کرتا رہے گا۔ پس صبر کئے رہ کہ وہ تیری مدد کرے گا۔ کچھ دیر نہ ہوگی کہ وہ نظر آئے گا اور تجھے ساری مصیبتوں سے رہائی دے گا۔ اپنے چہرہ سے تجھے مسرور کرے گا۔ حال میں دُکھ اور تکلیف ہو تو ہو پر دریائے موت کے پار ہوکے تجھے سلامتی اور خوش وقتی اور سعادت ابدی ہوگی۔

''مبارک وہ آدمی جو آزمائش کی برداشت کرتا ہے اس واسطہ کہ جب اُس کی آزمائش ہو چکی تو زندگی کا تاج جس کا خُدا نے اپنی محبت رکھنے والوں سے وعدوں کیا ہی پائے گا'' (یعقوب ۱: ۱۲)۔

مصلحت

"ہم ہر ایک بوجھ اور الجھانے والے گناہ کو اُتار کر برداشت کے ساتھ اُس دوڑ میں جو ہمارے سامنے آپڑی ہے ڈوریں اور عیسیٰ کو جو ایمان کا شروع اور کامل کرنے والا ہے تاکتے رہیں"(عبرانیوں ۱۲: ۱۔ ۲)۔

دُنیا ایک میدان ہی زندگی دوڑ اور ہر ایک عیسائی دوڑنے والا۔ دوڑ کی حد پر نشان کھڑا ہے اور غالبوں کو انعام ملے گا۔ اس دوڑ میں طرح طرح کی روک ٹوک ہیں اور دوڑنے والوں پر بوجھ لدا ہے، چاہیے کہ ہر طرح کی روک راہ سے الگ کی جائے اور بوجھ اُتارا جائے۔ ہم لوگوں کا اُلجھانے والا گناہ جو کچھ ہو وہی روک ہے اور اُس کو الگ کرنا اور مسیح پر نگاہ کرکے اُس دوڑ میں جو ہمارے سامنے آپڑی ہی دوڑنا چاہیے۔ عیسیٰ ہمارے لئے نمونہ ہے ہم کو اُس کی پیروی کرنی چاہیے وہ ہمارا پیشوا ہے۔ چاہیے کہ ہم قدم بقدم اُس کے پیچھے چلیں۔ وہ ہمارا بادشاہ ہے اور ہمیں اُس کا تابع ہونا چاہیے۔ وہ ہمارا بار بردار اور فدیہ کار ہے۔ چاہیے کہ اُسی پر ایمان لائیں، معافی کے لئے اُس کا لہو اور راستبازی کی واسطہ اُس کی صداقت اور طاقت دینے کے لئے اُس کا زور اور ہماری ساری حاجتیں رفع کرنے کی واسطہ اُس کی بھرپوری کافی ہے۔ چاہیے کہ انہیں پر تکیہ کریں ہر دم ہر گھڑی ہر روز ہم عیسیٰ پر نگاہ رکھیں نااُمیدی کے وقت وہ ہم کو دل جمعی بخشے گا۔ وسواس (ایمان، توکل) کے وقت وہ ہم کو دلیر کرے گا اور جب ناتوان ہیں وہ زور بخشے گا اور ہمارے مرتے وقت ہم کو غلبہ دے گا۔ چاہیے کہ تیری نظر آخر عیسیٰ پر ہو وہ کہتا ہے کہ میری طرف رجوع لاؤ اور نجات لواے زمین کے کناروں کے سارے رہنے والو کہ میں خُدا ہوں اور میرے سوا کوئی نہیں کوئی اُس کی طرف رجوع لا کے محروم نہ رہا جیسا ہر ایک جو بیابان میں پیتل کے سانپ پر نگاہ کرتا رہا بچ گیا۔ ویسا ہی سب جو مسیح کی طرف نظر ایمان سے دیکھیں گے۔ اُسی سے بچ جائیں گے اپنی ساری احتیاجوں کے رفع کرنے اور اپنے سارے خوفوں سے حفاظت پانے کے لئے عیسیٰ کو تاکتا رہ اپنی آنکھ اُسی پر لگائی رہ ایسا کرکے تو دُنیا اور شیطان پر غالب ہو گا رُوحانی دوڑ کے نشان تک پہنچیں گے اور حیات ابدی کا ایمان حاصل کرے گا۔

"اُنہوں نے اُس کی طرف دیکھا اور روشن ہوگئے اور اُن کے چہرے شرمندہ ہوئے"(زبور ۳۴: ۵)۔

جائے پناہ

''وہ مصیبت کے روز مجھے اپنے سائبان میں چھپائے گا اپنے خیمہ کی پوشیدگی میں مجھے پوشیدہ کرے گا۔ مجھے چٹانوں کی بلند پر رکھے گا''

(زبور ۲۷: ۵)۔

ہر وقت عموماً اور خطرہ کے وقت خصوصاً ماں باپ اپنے بچے کی حفاظت کی فکر کرتے ہیں۔ اسی طرح اے ایماندار تیرا باپ جو آسمان پر ہے۔ تیری مصیبت اور خطرہ کے وقت تیرے بچانے کے لئے اندیشہ کرتا ہے۔ وہ تجھ پر نگاہ کرکے یہاں تک تیری حفاظت کرے گا کہ تجھے اپنے سائبان میں چھپائے گا سائبان سے خیمہ شاہانہ مراد ہے جو فوج کے درمیان مشہور بہادر سپاہیوں سے گھیرا رہتا ہے۔ اُس میں خود بادشاہ رہتا ہے اور وہ جگہ بہت محفوظ ہوتی ہے۔ اے آزمودہ یہ تیرے لئے تسلّی کی بات ہے کہ خدا اپنے سائبان میں تجھے چھپائے گا۔ وہاں تیری ساری احتیاجیں رفع ہوں گی۔ اور تیرے زخموں کے واسطے بلسان اور تیری مصیبتوں کے لئے کامل تسکین ملے گی۔ بہتیرے عیسائیوں کو برسوں کی دُنیوی خوش وقتی کی بہ نسبت ایک ہفتہ کی مصیبتوں میں زیادہ تسلّی اور خُدا کے ظہور کی روشنی ملی ہے اپنے سائبان میں خُدا اپنے آزمائے ہوؤں کے ساتھ صحبت رکھتا ہے اور اُس کا چہرہ اُن پر جلوہ گر ہے۔ اور وہ سلامتی پاتے ہیں۔ اے مبارک خدا میری مصیبت کے روز مجھے اپنے سائبان میں چھپا اپنے خیمہ کی پوشیدگی میں مجھے پوشیدہ رکھ اور مجھے یہ انعام دے کہ میں اُن کی سعادت جن کی زندگی مسیح کے ساتھ خدا میں چھپی ہوئی ہے۔ پہچانوں اے میری جان ہر رنج وتکلیف میں اپنے خدا کی طرف رجوع کر اُس کے ساتھ حجت کرکے منت کر کہ میری حفاظت کیا کر اپنے پیروں کے سایہ تلے مجھے چھپا تب تجھ کو کہنا پڑے گا کہ اے خدا تیری مہربانی کیا ہی بیش قیمت ہی ہے۔ اور بنی آدم تیرے پیروں کے سایہ تلے پناہ لے سکتے ہیں۔

''اے خُداوند پشت در پشت ہماری جائے پناہ تو ہی رہا ہے'' (زبور ۹۰: ۱)۔

رفیقِ عظیم

"وہ مجھے پکارے گا۔اور میں اُس کی سنوں گا۔ تنگی میں میں اُس کے ساتھ رہوں گا۔ میں اُسے چھڑاؤں گا اور اُسے عزت بخشوں گا"(زبور ۹۱: ۱۵)۔

کبھی کبھی ایمانداروں کو یہ خیال ہوتا ہے کہ کوئی ہمارے ساتھ ہمدردی نہیں کرتا ہمیں اکیلا اپنا بوجھ اُٹھانا پڑتا ہے۔کوئی ہماری فکر نہیں کرتا شاید اِس فریاد کی وجہ عیسائی بھائیوں کی غفلت ہو جو لوگ اپنے کو اکیلا جانتے ہیں اُن کو یہ صلاح دے جاتی ہے کہ اے بھائیو! گھبراؤ مت عیسائیوں کی صحبت اور دل سوزی بہت ہی دِل پسند ہے۔اس میں کچھ شک نہیں لیکن تو بھی تمہارے لئے یہ صحبت ضرور نہیں ہے یاد کرو کہ خادم کی ملاقات کرنے سے خُاوند کی صحبت کہیں بہتر ہے اور ہر ایک آزمائے ہوئے ایماندار کی نسبت اُس نے کہا ہے کہ تنگی میں اُس کے ساتھ ہوں لیکن اس کو مت بھولیو کہ صرف ایمان سے خُداوند کا ظہور پہچانا جائے گا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ایمان کی کمزوری کے سبب سے اُس کی حضوری سے خوشی حاصل نہیں ہوتی ہے، لیکن تو بھی اُس سے طرح طرح کے فائدے ہوتے ہیں اگر ہم کو خوشی نہ ملے تو بھی اپنے وعدہ کے مطابق وہ اپنے لوگوں کے ساتھ ہے۔اگرچہ ہماری بے اعتقادی کے باعث اُس کی حضوری تسلّی نہ دے تو بھی وہ طاقت دیتی ہے اور ہمیں بُرائی سے بچاتی ہے۔اے خُداوند تو ہمیشہ اپنے لوگوں کے ساتھ اُن کی مصیبتوں میں رہا ہے اب بھی اُن کے ساتھ رہتا ہے۔تو چھ (۶) مصیبتوں سے انہیں چھڑائے گا، بلکہ سات (۷) میں سے ایک بھی ان کو ضرر نہ پہنچائے گی۔ تیرے کلام کے مطابق ہم جانتے ہیں کہ تیرا افضل کافی ہے اور ہمارے زمانہ کے موافق ہماری قوت ہے۔حال کی مصیبتوں میں ہمارے ساتھ ہو اور ہمارا ایمان اس لئے زیادہ کر کہ ہم تیری حضوری سے واقف ہو کر تجھ میں مسرور ہوں ہم چاہتے ہیں کہ تیری محبت دریافت کریں اور تیرے چہرہ کی روشنی سے روشن ہو جائیں، یہاں تک کہ مصیبتوں کی آگ میں بھی ہم تیرا اجلال ظاہر کر سکیں۔اے عیسیٰ جیسا تو جلتی بھٹی میں تین عبرانیوں کے ساتھ رہا ویسا ہی ہر ایک تاپنے والی آگ میں جو آزمانے کے لئے ہم پر پڑی ہمارے ساتھ رہ۔

"نہ ڈر کیونکہ میں نے تجھے خلاصی بخشی ہے۔ میں نے تیرا نام لے کے تجھے بلایا ہے۔تو ہی میرا ہے جب تو پانیوں میں گُذر کرے گا تب میں تیرے ساتھ ہوں گا۔اور گھروں میں تب وہ تجھے نہ دبائے گی۔جب تو آگ میں چلے گا تب تجھے آنچ نہ لگے گی اور شعلہ تجھے نہ جلائے گی"(یسعیاہ ۴۳: ۱۔۲)۔

حال کاآرام

''جس دِل کا تکیہ تجھ پر ہے تواُسے صحیح سلامت رکھے گا۔ کیونکہ وہ تیرا معتقد ہے''(یسعیاہ۲۶:۳)۔

جو شخص مصیبت کے دِن میں خُداہی پر تکیہ کرتا ہے۔ وہ خوش وقت اور ثابت قدم رہتا ہے۔ خُدا کا عہد ایمانداروں کی جائے پناہ ہے اُس کی طرف ہم دوڑ سکتے اور اُسی سے سلامتی پا سکتے ہیں جو باور کرتا ہے کہ خُدا مہربان اور رحیم ہے اور وہ نیکی اور سچائی سے معمور اور یہ بھی جانتا ہے کہ قادر مطلق کا یہ ارادہ ہے کہ اُس کی صفات مذکورہ میرے تجربہ میں ظاہر ہوں وہی تسلّی پائے گا۔ اور سارے حادثوں میں قائم رہے گا۔ اگر کوئی دِلی آرام وسلامتی چاہے توچاہیے کہ ساری مخلوقات اور واقعات سے نظر پھیر کے برابر خداہی پر جیساوہ مسیح میں ظاہر ہے نگاہ رکھے۔ چاہیے کہ اس کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ یقیناً خُدا محبت ہے اور یہ بھی ضرور ہے کہ اُس کی سچائی اور وفاداری اور بے تبدیلی پر کامل بھروسا رکھے اور تب ہر طرح سے سلامتی ہو گی، لیکن جس وقت خدا کو چھوڑ کے ایماندار اور کسی کی طرف دیکھے گا اُسی وقت گھبراہٹ اور اندیشہ دل میں پیدا ہو گا۔ پطرس جب سمندر پر چلتا تھا، توجب تک اُس کی نظر عیسیٰ پر لگی رہی وہ ثابت قدم رہاپر جب وہ ہوا کا شور سننے اور لہریں دیکھنے لگا تب ڈوبنے لگا۔ ہمارا بھی وہی حال ہے۔ پس چاہیئے کہ ہم طاقت مانگیں تاکہ ہر وقت خُدا پر بھروسا رکھیں اور اُسی پر تکیہ کیا کریں اے مہربان عیسیٰ تونے اپنا ہاتھ بڑھاکے ڈوبتے ہوئے پطرس کو بچایا ہر وقت توہمیں بچا اور اپنے دست ابدی ہمیشہ ہمارے نیچے رکھ۔

''میری اُمت سلامتی کے مکان میں اور امتحان کی سکونت گاہوں اور چین کی آرام گاہوں میں رہے گی''(یسعیاہ۳۲:۱۸)۔

نظرِ محبّت

"خُداوند نے میرا دُکھ دیکھ لیا" (پیدائش ۲۹: ۳۲)۔

جب خُدا نے لیاہ کو بیٹا دیا تب عورت مذکورہ نے یہ کہا کہ خُداوند نے میرا دُکھ دیکھ لیا لاولدی (جس کی کوئی اولاد نہ ہو، بے اولاد) اُس کی مصیبت کا باعث تھی۔ پر اب خدا نے اُس پر نگاہ کی اور اُسے برکت دی خُداوند کی قدرت کی نظر سے بڑے بڑے ماجرے ہوتے ہیں۔ اُسی کے سبب سے مصر کے لوگ گھبراہٹ اور تکلیف سے بھر گئے۔ اور اُسی سے بنی اسرائیل نے آرام اور تسلّی پائی۔ یہوواہ کی آنکھیں صادقوں کی طرف ہیں اور اُس کے کان اُن کی فریاد کی طرف اے دردرسیدہ عیسائی تیری طرف خدا کی آنکھیں لگی ہیں وہ تیرا سارا حال پہچانتا ہے۔ وہ راستبازوں کی طرف سے چشم پوشی نہیں کرتا تو اُس سے چھپ نہیں سکتا اُس کی رحمت کی آنکھ تجھ کو دیکھتی ہے اور اُس کی قدرت کا ہاتھ تیری طرف پھیلا ہے وہ اس وقت بھی تیرے دُکھ کے حال سے بخوبی واقف ہے اور صرف تیری بہتری کے لئے تیری مدد کرنے میں دیر کرتا ہے چونکہ اُس کی آنکھیں تیری طرف ہیں۔ چاہیے کہ تیری آنکھیں بھی اُس کی طرف لگی رہیں اور تیری نظر ایمان اُس کی نظر رحمت سے مل جائے ہاں آنسوؤں کے ساتھ بھی اُس کی طرف نگاہ کر اور داؤد کی مانند کہتا رہ کہ اپنے نام کے عاشقوں کے حق کے مطابق میری طرف متوجہ ہو اور مجھ پر رحم کر یاد کر کہ جب عیسیٰ نے اپنے شاگرد پطرس پر نگاہ کی تب وہ شاگرد پشیمان اور تایب ہوا اور جب استیفان (استفنس) پر عیسیٰ متوجہ ہوا تو کامل دلیری اُس مظلوم میں پیدا ہوئی۔ عیسیٰ کا نظر کرنا تیرے ایمان کو مضبوط کرے گا۔ اور تیری اُمید کو تروتازہ بنائے گا۔ اور تیری ہمت کو بڑھائے گا۔ اے عیسیٰ میں ضرور یاد رکھوں کہ تیری آنکھ مجھ پر لگی ہے اور تو میری بھلائی چاہتا ہے اور تیری نظر محبت سے میں خطروں اور دشمنوں سے بچ جاؤں گا۔

"اور خدا نے بنی اسرائیل پر نظر کی اُن کے حال کو معلوم کیا" (خروج ۲: ۲۵)۔

بے تبدیل دوستی

''وہ چھ مصیبتوں سے مجھے چھڑائے گا۔ بلکہ سات میں سے ایک بھی تجھ کو ضرر نہ پہنچائے گی''(ایوب ۵:۱۹)۔

اے عزیزو! کیا خُداوند نے اکثراوقات تجھ کو رہائی نہیں دی کیا تو گواہی نہیں دے سکتا کہ صادق چلائے اور یہوواہ نے سُنا اور اُن کی ساری تنگیوں سے ان کو رہائی بخشی اگلی رہائی آئندہ کی رہائیوں کا ضامن ہے اگرچہ مصیبتیں بار بار ہوں گی۔ لیکن رہائیاں بھی مسلسل آئیں گی۔ سات (۷) مرتبہ تک پہنچنا کمالیت کا نشان ہے اور اس شمار کی استعمال سے معلوم ہوتا ہے کہ خُدا ہمیں کامل مخلصی دے گا اور جہاں تک مدد ہمارے لئے درکار ہو مدد کرتا رہے گا۔ اور یہ سوچو کہ جب اُس نے ہم کو ہماری مردہ سی حالت سے رہائی دی اور ہمیں زندہ کیا اور اپنے آپ کو ہم پر ایسا ظاہر کیا کہ ہم اُس کے مقبول ہوئے اور اپنے جلال بڑھانے کے لئے ہمیں مخصوص کر لیا تو کیا یہ ناشکری کی بات نہیں کہ ہم اُس کی وفاداری پر شک لائیں اور یقین نہ کریں کہ وہ آخر تک ہم کو بچائے گا۔ گناہ گاروں کا بچانا اُس کے نزدیک کچھ مشکل نہیں ہے۔ کیونکہ اُس کی دانش بے حد اور اس کی قدرت بے پایاں ہے۔ خُدا میں محبت کا کچھ خلل نہیں ہے کیونکہ اُس کا پیار ازل سے لے کے ابد تک غیر متبدل ہے پر خدا کے نزدیک ہمارے بچانے میں کوئی منع کرنے والا نہیں ہے۔ کیونکہ اُس نے ہمیں فرزند ٹھہرایا اور اُس کا جلال ہمارے حال اور آئندہ کی بہتری کے ساتھ تعلق رکھتا ہے خدا کی دستگیری کی نسبت داؤد نے ہمارے لئے ایک نمونہ رکھا ہے یہ کہہ کے کہ یہ مصیبت زدہ چلایا اور یہوواہ نے سُنا اور اُسے اس کی ساری تنگیوں سے بچایا ہر ایک کے ساتھ جو خدا کی طرف دیکھتا ویسا ہی ہو گا۔ آخر کار وہ گناہ اور شیطان اور دنیا سے رہائی پائے گا اور روز قیامت میں اُس کا بدن سڑنے سے بچ کر اور رُوح سے مل کر جلال میں داخل ہو گا۔ اسی طرح ہم خداوند کے ساتھ ہمیشہ رہیں گے۔

''اُس نے ہم کو ایسی بڑی ہلاکت سے چھڑایا اور چھڑاتا بھی ہے ہم کو اُس سے یہ اُمید ہے کہ وہ آگے کو بھی چھڑائے گا''(۲۔ کرنتھیوں ۱: ۱۰)۔

نتیجہ متیقن

''ہم جانتے ہیں کہ ساری چیزیں ان کی بحالی کے لئے جو خدا سے محبت رکھتی ہیں۔ مل کہ فائدہ بخشتی ہیں یہ وہ ہیں جو خدا کے ارادہ کے موافق بلائے گئے''(رومیوں ۸: ۲۸)۔

واہ کیا ہی مبارک یہ بات ہے کہ ساری چیزیں خواہ اچھی خواہ بُری خواہ رُوحانی خواہ جسمانی ہوں ساری چیزیں ہماری بھلائی میں کام آتی ہیں۔ وہ سب مل کے فائدہ بخشتی ہیں جیسا کہ زنجیر میں ایک کڑی دوسری کے ساتھ میل رکھتی ہے اور سب مل کہ زنجیر ہو جاتیں ہیں ویسا ہی یہ ساری چیزیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں۔ اور سب مل کے ہمارے حال اور آئندہ کی بھلائی کے لئے فائدہ بخشتی ہیں۔ وہ یہ فائدہ بخشتی ہیں کہ گناہ کو روکتی ہیں اور ہماری پاکیزگی کو بڑھاتی ہیں۔ وہ ہم کو دُنیا سے کھینچ کے آسمان کی طرف رجوع کرتی ہیں۔ وہ ہماری بڑی خواہشوں کو مٹا دیتی ہیں اور اُن کے عوض رُوحانی خواہشیں اُبھارتی ہیں۔ خدا نے وعدہ کیا ہے کہ میں اپنے فضل سے اُن کو بلاؤں گا۔ اور اُس نے اپنے قول کے مطابق کیا بھی ہے رُوحِ پاک کی معرفت ہمارے دِلوں میں اُس کی محبت موجود ہے اور اِس محبت سے محبت خدا اور اِنسان کی طرف محبت پیدا ہوتی ہے۔ وہ عزیز فرزند جان کر ہماری بھلائی چاہتا ہے اور اپنے انتظام وکلام ورُوح کے وسیلہ سے ایسا کرتا ہے کہ جو واقعات پیش آتے ہیں۔ وہ ہمارا نقصان نہیں کرتے بلکہ برعکس اس کے ہم کو فائدہ بخشتے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک آزمائش اور امتحان اور دُکھ اور لذت اور نقصان اور محاصل کے حق میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ ہماری بھلائی کے لئے ہیں۔ اے میری جان جب تجھے رنج وغم اور دُکھ اور تکلیف کے اندھیرے پیش آئے تو اس بات کو نہ بھول کہ جس وقت تیری تکلیفیں زیادہ ہیں۔ اس وقت بھی ساری چیزیں مل کر تیری بھلائی کے لئے فائدہ بخشتی ہیں حال کی چیزیں استقبال کی چیزوں سے علاقہ رکھتی ہیں اور تیری ہلکی مصیبتیں تیرے لئے ایک بے نہایت اور ابدی اور بڑا جلال پیدا کرتی رہتی ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ راستبازوں سے کہو کو تمہارا بھلا ہوگا۔

''میں یقیناً جانتا ہوں کہ اُنھیں کا بھلا ہوگا۔ جو خُدا سے ڈرتے ہیں اور اُس کے حضور کانپتے ہیں''(واعظ ۸: ۱۲)۔

آرام ابدی

”حاصلِ کلام خدا کے لوگوں کی واسطے سبت کا آرام باقی ہے“(عبرانیوں ۴: ۹)۔

تھکے ماندہ کو آرام پانا کیا خوش معلوم ہوتا ہے پر تو بھی خُداوند کے لوگوں کو یہاں بہت تھوڑا سا آرام ملتا ہے لیکن غم آلودہ وشکستہ رُوح کو خُدا کے حضور میں چین ملے گا اور جو بدن اکثر دُکھ میں رہتا ہے وہ گور (قبر) میں سارے دُکھ اور درد سے رہائی پائے گا۔ ماندگی زمانہِ حال سے علاقہ رکھتی ہے لیکن آرام ابد تک رہے گا۔ دریائے موت کے اُس پار دُکھی سر اور تھکے بازو یا آزردہ دل (ناخوش، رنجیدہ) نہیں پھر آسمان کا آرام اس لئے زیادہ دل پسند ہوگا کہ یہاں محنتیں سخت تھیں۔ ابھی اپنے وعدوں کے وسیلے گویا اپنی گود میں عیسیٰ ہمیں فراغت دیتا ہے۔ پر وہ جلد ہمیں اپنے باپ کے گھر میں پہنچائے گا۔ اور کامل آرام بخشے گا۔ وہاں کیا ہی خوب آرام ہوگا۔ گناہ سے، دُکھ سے، لڑائی سے، محنت سے، رنج سے رہائی ملے گی بلکہ ایسا آرام ہوگا کہ جس میں عیسیٰ آپ مسرور رہتا ہے۔ ہم نہ صرف اس کے ساتھ بلکہ اُسی کی مانند آرام پائیں گے۔ اُس کے جلالی حضور میں کتنے جو یہاں تھکے ماندے تھے۔ آرام لیتے ہیں اُن کا آرام برقرار ہوگا۔ جو یہاں کس کو آرام ملے تو اکثر اوقات گھبراہٹ اور خطرے پیش آتے ہیں لیکن وہاں کمال چین اور آرام ملے گا۔ بلکہ بڑھتا چلا جائے گا۔ خُدا کا شکر ہو اُس فراغت کے لئے جو ہم مسیح کے وسیلہ پاتے ہیں۔ ہزاروں شکر اُس ابدی آرام کے لئے جو مسیح کے ساتھ ہم پائیں گے۔ اے تو جو تھکا ہے اپنے دُکھ خیال میں مت لا اور مسیح پر نگاہ کرکے یاد رکھ کہ تیرے لئے آرام باقی ہے تھوڑی دیر بعد تجھ کو آرام ملے گا۔ تھوڑے عرصہ بعد تو عیسیٰ کو دیکھے گا اور اُس کی محبت کے ساتھ مسرور ہوگا۔ اور ابد تک اُس کے حضور میں کامل چین اور فرحت حاصل کرے گا۔ حال میں تجھ کو تھکائی (تھکاوٹ) اور ناتوانی (کمزوری) اور دُکھ ہو تو ہو پر استقبال میں تیرے لئے آرام اور سلامتی اور سعادت کامل ہوگی۔

”تم اُس آرام اور میراث تک جو خُداوند تمہارا خُدا تم کو دیتا ہے ہنوز نہیں پہنچے“(استثنا ۱۲: ۹)۔

تیاری

"تم سب تیار رہو" (یشوع ۸: ۴)۔

لازم ہے کہ عیسیٰ پر واقعہ کے لئے تیار ہو اُس کے لئے تدبیر کی گئی اور وعدہ کئے ہوئے نمونے پیش کئے گئے اور نصیحتیں ملیں۔ خُداوند کا فرمان یہ ہے کہ تیار ہو چاہیے کہ ہم تکلیفات پانے اور انہیں برداشت کرنے اور اُن سے فائدہ حاصل کرنے کو تیار ہونا چاہیے کہ موت کے لئے تیار ہوں۔ موت ضرور آئے گی پر کیا جانیں کہ کب یا کس طرح سے آئے گی۔ پس لازم ہے کہ کمر باندھ کے اور آسمانی باتوں پر دل لگا کر تیار ہوں چاہیے کہ مسیح کی آمد کے لئے طیار ہوں جس طرح وہ آسمان پر گیا اُسی طرح پھر آئے گا اور ہم اُس کو روبرو دیکھیں گے۔ لازم کہ ہماری اُمیدیں اور آرزوئیں اور انتظار اُس کی آمد پر ہونا چاہیے کہ ہم اُس کے پھر آنے کے ایسے منتظر رہیں جیسے راہ گم کردہ راہ کا اور پاسبان صبح کا اور دولہن آنے والے دولہے کی اور قیدی رہائی کا منتظر ہے۔ اے بھائی میں تجھ سے کہتا ہوں کہ تیار رہ عیسیٰ آتا ہے کیا جانیں کہ جلد یہ آواز سُنی جائے کہ دیکھ دولہا آتا ہے اُس کے ملنے کو نکل کاش کہ اُس وقت ہماری کمریں بندھی ہوں اور ہماری مشعلیں روشن ہوں تب خوشی سے پکاریں گے کہ اے خُداوند عیسیٰ جلد آ جو ایسا تیار ہے وہ کام کرنے اور بیکار رہنے اور مرنے اور جینے اور یہاں رہنے اور مسیح کے پاس جانے کو تیار ہے۔ اے روح القدس اپنے لوگوں کے دل پر نازل ہو تاکہ یہ تیری تاثیر سے سرِنو پیدا ہو کر مسیح کے آنے کی بڑی آرزو و کوشش سے منتظر رہیں کیا ہے مبارک یہ بات ہے کہ خُداوند آئے گا اے عیسیٰ خُداوند جلد آ۔

"اس لئے تم بھی تیار رہو کیونکہ جس گھڑی تمہیں گمان نہ ہو ابن آدم آئے گا" (متی ۲۴: ۴۴)۔

شریروں کی حالت کا بیان

''وہ انسان کی مانند دُکھ میں نہیں ہیں۔اور آدم زاد کے ساتھ مار نہیں کھاتے''(زبور ۷۳: ۵)۔

اکثر مصیبت زدہ عیسائی بدکاروں کے احوال پر غور کر کے تعجب کرتے ہیں کہ ان بے دینوں کے ساتھ خدا کا کیسا سلوک ہے۔آصف کی مانند صرف اپنی عقل سے انصاف کر کے وہ ٹھوکر کھاتے ہیں اور جب تک آصف کے مانند وہ مقدس میں نہیں جاتے یہ بھید اُن پر نہیں کھلتا البتہ اس میں شک کی جگہ نہیں کہ اکثر دیندار تنگ حال اور بدکار خوشحال ہیں پہلے بیمار اور دوسرے تندرست وہ بدشکل اور یہ خوبصورت راستباز کمبخت اور دغاباز خوش وقت ہیں یہ کیوں کر ہے کیا انتظام الٰہی نہیں ہے کہ خدا اپنوں کو پیار نہیں کرتا ہاں پیار تو کرتا ہے لیکن یاد رکھنا چاہیے کو جو سلوک خدا یہاں اپنے لوگوں کے ساتھ کرتا ہے سو جلد مبدّل (تبدیل شدہ) ہونے والا ہے گنہگاروں پر حسد نہ کر اور اُن کی راہوں پر چل کیونکہ حال کی خوشی کے سوا اُس کی کوئی دوسری نہیں وہ ابھی اچھی چیزیں اور ایماندار بُری چیزیں پاتا ہے۔بدکار عیش وعشرت میں مشغول ہو تو ہو اور اس دُنیا کی دولت کو حاصل کرے تو کرے مگر اُس کو یاد رکھنا چاہیے کہ بعد اس کے عدالت ہوگی۔چنانچہ لکھا ہے کہ وہ غریب مر گیا اور فرشتوں نے اُسے ابراہیم کی گود میں رکھا اور دولت مند بھی مرا اور گاڑا گیا اُس کے انجام اور ابدی حصہ کا مقابلہ کر،اگر خدا نے تجھے تنگ حال اور مصیبت پذیر لوگوں میں شمار کیا ہو تو تجھے اُس کا شکر کرنا واجب ہی حال کی مصیبت پر لحاظ نہ کر بلکہ یاد رکھ کہ گنہگار پھسلنی جگہوں میں کھڑے ہیں اور جلد تباہی ہی میں گرادیئے جائیں گے۔اے گنہگار تیری کامیابی تیرے لئے ایک جال ہے تو اب اپنی اچھی چیزیں لیتا ہے لیکن اگر تو بغیر مسیح پر ایمان لائے مر جائے تو تیرے لئے فقط رونا اور واویلا اور دانت پیسنا باقی ہے۔عیسیٰ کے پاس زندگی اور سلامتی کے حاصل کرنے کے لئے دوڑ کے جا۔

''کہ ہم نہ اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں آتی ہیں بلکہ اُن چیزوں پر جو دیکھنے میں نہیں آتیں نظر کرتے ہیں کیونکہ جو چیزیں دیکھنے میں آتی ہیں چندروز کی ہیں اور جو دیکھنے میں نہیں آتیں ہمیشہ کی ہیں''(۲۔کرنتھیوں ۴: ۱۸)۔

مسیح کی تعریف

"توبنی آدم سے از حد حسین و جمیل ہے تیرے لبوں میں لطف اُنڈیلا گیا اس لئے خُدا نے تجھے ابد تک برکت دی ہے"(زبور ۴۵: ۲)۔

اے پڑھنے والے میں ایک شخص کی تعریف کرنا چاہتا ہوں جو تیری محبت کے لائق ہے اور تیرے احوال سے مطابقت رکھتا ہے انسان کی غیر فانی رُوح بہتیری احتیاجیں اور آرزوئیں رکھتی ہے اور عیسیٰ کے سوا کوئی مخلوق اُن کو رفع نہیں کر سکتا جو کچھ تجھے درکار ہو اُس کے پاس ہے تیرے سارے اشتیاق (شوق) وہ بر لائے گا فقط مسیح اس کام کے لئے کافی ہے۔ جو میں کہتا ہوں سو تجربہ سے کہتا ہوں۔ میری ایسی حاجتیں اور اشتیاق تھے اُس کے رفع کرنے والے کو میں ڈھونڈھتا پھرا پر صرف نااُمیدی پائی آخر کو میں نے عیسیٰ پر لحاظ کیا۔ میں نے اُس کا کلام پڑھا اور اُس پر بھروسا رکھ کر یقین کیا کہ وہ میرے مطلب کے موافق ہے۔ لٰہذا اُس کی طرف رجوع کیا اُسی پر ایمان لایا اُسی سے آرام پایا مجھے سلامتی و خوشی ملی بس وہ میرا ہے اور میں اُس کا ہوں تا ابد وہ میرا رہے گا۔ اور میں اُس کا رہوں گا۔ اُس وقت اُس سے مدت دراز ہوئی اور اُس تمام عرصہ میں عیسیٰ کی کفایت بڑھتی چلی گئی ہے اور مجھے زیادہ تر یقین ہوا کہ وہ میرے سارے مقصود میں کام آئے گا۔ اُس کو پہچاننا اُس کو پیار کرنا ہے اُس پر ایمان لانا نجات پانا ہے جب تک کوئی اُس کی محبت کی شیرینی نہ پائے گا۔ تب تک اُس کی صحبت کی محض خوشی جان نہیں سکتا۔ اُس کی فضیلت میں تم پر ظاہر کیا چاہتا ہوں اور میری یہ غرض ہے کہ اُس کی چند صفتوں کا اشارہ کروں اور تم پر ثابت کردُوں کہ وہ تمہارے حال کے مطابق ہے اور میری یہ اُمید ہے کہ اُس کی خوبیوں سے واقف ہو کر تم اُس پر ایمان لاؤ اور اُس میں مل کر ہر طرح سے بڑھتے جاؤ۔

"اُس کا نام اکیلا بلند ہے اُس کا جلال زمین و آسمان کے اوپر ہے"(زبور ۱۴۸: ۱۳)۔

عیسیٰ بچانے کے قابل ہے

''وہ اُنہیں جو اُس کے وسیلہ خدا کے حضور جاتے ہیں آخر تک بچا سکتا ہے''(عبرانیوں ۷: ۲۵)۔

بڑے گنہگاروں کے لئے بڑا بچانے والا چاہیے جب کوئی شخص رُوحِ پاک کے وسیلہ سے گناہ کا قابل ہوتا ہے وہ اپنا بھروسا کسی مضبوط بنیاد پر ڈالنا چاہتا ہے جس قدر گناہ کی پہچان بڑھتی ہے اُس قدر عاقبت (آخرت) بنانے کی فکر ہوتی ہے۔ جب ایسی فکر پیدا ہوتی ہے تب طرح طرح کی تدبیریں استعمال کی جاتی ہیں، لیکن کوئی کام نہیں آتی کبھی کبھی بالکل نااُمیدی کا سوچ پیدا ہوتا ہے۔ پر ایسا سوچ شیطان کی طرف سے ہے اور جو اُس کو جگہ دیتا ہے وہ مسیح کو بے حرمت کرتا ہے اور اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے عیسیٰ کے سوا اور کوئی بچا نہیں سکتا صرف اُس کے کامل کفارہ سے نجات ہوتی ہے۔ ہمارے آنسو اور دعائیں اور محنتیں ہمیں بچا نہیں سکتیں عیسیٰ بچا سکتا ہے آسمان کے تلے کوئی ایسا مخلوق نہیں ہے جسے وہ بچا نہیں سکتا چونکہ اُس کی قابلیت اُس کی الوہیت اور اُس کی قربانی کی لیاقت کے ساتھ علاقہ رکھتی ہے۔ لہٰذا وہ بچا سکتا ہے کیونکہ خدا ہو کے وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اُس کی قربانی کی لیاقت بے حد ہے عیسیٰ کا کفارہ اس قابل ہے کہ وہ سارے آدمیوں کے گناہوں کو مٹائے کیونکہ وہ موجود بے پایاں ہے اور ناممکن ہے کہ اُس کا کفارہ محدود ہو۔ پس وہ گنہگاروں کے بچانے کے لئے وہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں اور اُن کے سارے گناہوں کے مٹانے کے لئے کافی ہے۔ اے پڑھنے والے عیسیٰ تجھے بچا سکتا ہے بلکہ اگر تو ایمان لائے تو اُس وقت تجھے بچائے گا اور تیرے بچانے سے اُس کو عزت ملے گی۔ کچھ شک مت لا کیونکہ وہ قادر مطلق ہے مت ڈر کیونکہ اُس کا لہو سارے گناہوں سے پاک کرتا ہے۔

''یہ کون ہے میں صداقت میں کلام کرنے والا بچانے کے لئے قوی ہوں''(یسعیاہ ۶۳ باب ۱)۔

عیسیٰ گنہگاروں کو بچانا چاہتا ہے

''اگر تو چاہے تو مجھ پاک کر سکتا ہی میں چاہتا ہوں تو پاک ہو''(مرقس ۱: ۴۰۔ ۴۱)۔

اکثر لوگ مان لیتے ہیں کہ عیسیٰ اِس قابل ہے کہ ہم کو بچائے لیکن اُس کی رضامندی پر شک رکھتے ہیں یہ غیر مناسب ہے کیونکہ جتنی دلیلیں اُس کے بچانے کی قابلیت پر ہیں اتنی ہے اُس کی رضامندی پر بھی ہیں۔ اُس کے کلام سے میں جانتا ہوں کہ مسیح مجھ کو بچا سکتا ہے اور وہی کلام جس سے اُس کی قابلیت جانی جاتی ہے مجھے صاف صاف بتاتا ہے کہ وہ بچنا بھی چاہتا ہے۔ اُس کوڑھی کو شک آیا کہ وہ مجھے چنگا کرے گا یا نہیں کیونکہ اُس کے چنگا کرنے کا کچھ وعدہ نہ تھا۔ وہ اپنی تنگ حالی میں آیا اور جس دم کو از روئے ایمان کے عیسیٰ کی قابلیت کا قائل ہوا اُسی دُم جان لیا کہ وہ مجھے بچانا چاہتا ہے اور فوراً دونوں باتیں اُس پر ثابت ہوئیں۔ ازل ہی سے مسیح گنہگاروں کے بچانے کا شوق رکھتا ہے اور جب تدبیر الہٰی کامل ہوئی تو وہ دُنیا میں آیا اور شریعت کا فرمانبردار ہو کے اور دُکھ اُٹھا کے نجات کی راہ کھول دی زمین پر اُسے نے مصیبت زدوں کے ساتھ ہمدردی کی اور سبھوں پر ظاہر کیا کہ میں تم کو ہر طرح کی بُرائی سے رہائی دُوں گا۔ اور جو میرے پاس آتے ہیں انہیں نکال نہ دوُں گا اُس کا دِل رحیم اور دردمندی سے بھرا تھا۔ ہر ایک کی مدد کرتا رہا جو کیا ہماری نصیحت کے لئے کیا کہ جیسا اُس وقت لوگوں کو جسمانی نعمتیں دیں ویسا ہی اب بھی رُوحانی برکتیں دینے کو تیار ہے۔ جس نے جسمانی بیماروں اور مصیبت زدوں کو بچایا محال ہے کہ وہ جہنمی موت سے نہ بچائے، پر یہ بات ایسی صاف وروشن ہے کہ اُس کے لئے کچھ دلیل کی ضرورت نہیں، چنانچہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ جو کوئی چاہے آب حیات مفت لے۔ اے پڑھنے والے اگر عیسیٰ کے وسیلہ سے بچنا تجھے منظور ہے تو وہ تجھے بچائے گا۔ اور تیرا منظور ہونا اُس کا ثبوت ہے کیونکہ اگر تجھے بچایا نہ چاہتا تو تیرے دل میں یہ خواہش پیدا نہ کرتا۔

''تم کیوں ایسے خوف ناک ہوئے اور کاھیکو اعتقاد نہیں رکھتے''(مرقس ۴: ۴۰)۔

عیسیٰ گنہگاروں پر مہربانی کرنے کو تیار ہے

''یہوواہ تم پر مہربان ہونے کے واسطہ انتظار کرے گا''(یسعیاہ ۳۰: ۱۸)۔

اگر ہم کو خداوند کے لئے انتظار کرنا پڑتا تو کچھ تعجب نہیں عجیب بات یہ ہے کہ ہمارے لئے وہ انتظار کرتا ہے۔ خُداوند عیسیٰ تخت فضل پر بیٹھ کے گنہگاروں کو بلاتا ہے اور مہربانی کرنے کے لئے وہ گنہگاروں کو معافی اور سلامتی اور حیاتِ ابدی بخشنا چاہتا ہے۔ یہ عجیب طرح کا فضل ہے۔ آج عیسیٰ انتظار کرتا ہے شاید اے پڑھنے والے تو بھی ایسا شخص ہو کہ عیسیٰ تیرے لئے انتظار کرتا ہے۔ اس واسطہ وہ غضب کرنے میں دیر کرتا ہے کہ تو اپنی حماقت سے واقف ہو جائے اور اپنی برائی سے باز آئے اور اپنی راستبازی کا بھروسا چھوڑ کے اور اُس کی راستبازی کی اُمید رکھ کے صرف اُسی پر ایمان لائے اگر اُس کے پسند کے لایق تیرے پاس کچھ ہے تو وہ یہی ہے کہ تو مفلس اور ناچار اور گنہگار ہے۔ وہ تجھ کو مہلت دیتا ہے کہ تو ہر ایک بیکار بھروسے کو چھوڑ کے کامل رہائی کے لئے اُس کے پاس آئے وہ تجھے برکتیں دینے پر تیار ہے ۔تجھے قبول کیا چاہتا ہے۔ بار بار اُس نے تجھے بلایا ہے اب بھی تجھے بلاتا ہے۔ اُس کے انتظام میں جو کچھ واقع ہوتا ہے اور جو کلام تو سنتا ہے اور جو کچھ تیری تمیز کو دہشت ناک معلوم ہوتا ہے اور بائبل کا سارا مضمون یہ سب عیسیٰ کی طرف سے دعوتیں ہیں۔ سبھوں سے تجھے یہ خبر ملتی ہے کہ عیسیٰ تجھے بچانا چاہتا ہے اور اس سبب سے وہ سزا دینے میں صبر کرتا ہے بلکہ تجھے کہتا ہے کہ تیری نادانی اور سرکشی اور بے ایمانی کے سوا تیری اور حیاتِ ابدی کے درمیان اور کچھ روک نہیں ہے مسیح کی محبت کیا ہی عجیب ہے۔ اگرچہ ماں بڑی آرزو رکھتی کہ میرا بھٹکا ہوا بیٹا میری گود میں پھر آئے لیکن اُس کی محبت سے عیسیٰ کی محبت زیادہ اور مضبوط ہے۔ فقط مسیح ایسا لاثانی پیار دکھا سکتا ہے۔ اُس کی مہربانی میں کچھ شک مت لا۔

''وہ ابھی دُور تھا کہ اُس کے دیکھ کے اُس کے باپ کو بڑا رحم آیا اور دوڑ کے اُس کو گلے لگالیا اور چوما''(لوقا ۱۵: ۲۰)۔

خُداکا مسیح میں ظاہر ہونا

''خدانے مسیح میں ہو کے دنیا کواپنے ساتھ یوں ملالیا کہ اُس نے ان کی تقصیروں کواُن پر حساب نہ کیا''(۲۔ کرنتھیوں ۵: ۱۹)۔

اگرہم صاف وصریح اور خوشی سے خدا پر لحاظ کریں تو چاہیے کہ اُس پر ایسالحاظ کریں جیساوہ مسیح میں ظاہر ہے مسیح کی صورت میں خُدا ظہور میں آیا مسیح میں الوہیت کاساراکمال مجسم ہوگیافقط مسیح خدا کوکامل طور سے ظاہر کرتا ہے۔جو عیسیٰ ہے سوہی خدا ہے۔عیسیٰ نے جوکچھ کہاخدا کی طرف سے کہااور جوکچھ اُس نے کیاسو خداہی نے کیا۔مسیح نے خود کہاکہ جس نے مجھے دیکھاہے اُس نے باپ کو دیکھا ہے۔یہ بات تسلّی سے بھری ہے خدا کو دیکھنے کے لئے خلقت کی طرف رجوع ہونانہ چاہیے اگرمیں یہ دریافت کیاچاہوں کہ خدا کیاہے توکوہ سینایاشریعت پر نہیں بلکہ برعکس اس کے عیسیٰ پر نگاہ کرنالازم ہے جب اُس کاکام دیکھتاہوں توخداکاکام اُسی سے میں جانتاہوں دیکھتاہوں جب اس کی سنتاہوں تواس کو خدا کی آواز جانتاہوں کہ خدا کیاہے اور وہ کیا کرے گابیدار ہو کے میں اس کے پاس جاؤں وہ مجھے ہٹانے نہ دے گا۔بلکہ برعکس اِس کے قبول کرے گااپناہاتھ پھیلا کے کہتاہے۔''اے تھکے ماندے میرے پاس آمیں تجھے آرام دُوں گا''۔اے پیاسے آپینے کودُوں گا۔گنہگارآ معافی بخشوں گاگمراہ آقبول کروں گا۔خداپر ایسی نظر رکھنا گنہگار کے لئے کیاہی باعث تسکین ہے۔حقیقتاً خداعیسیٰ میں تھااور ابھی تک عیسیٰ میں ہے۔اے عزیز! خُداوند عیسیٰ تومبارک ہے کہ تونےاِس طرح ہم پر باپ کو ظاہر کیاہے اے میری جان اگرتوغلام کی مانند خداسے ڈرسکتی ہ توعیسیٰ پراپنی نگاہ رکھ اور اُس پرلحاظ کرکے جان لے کہ خُدامحبت ہے۔

''خُداکوکسی نے کبھی نہ دیکھااکلوتابیٹاجو باپ کی گود میں ہے اُسی نے بتلادیا''(یوحنا ۱: ۱۸)۔

مسیح کا فضل سے معمور ہونا

"اور کلام مجسم ہوا اور وہ فضل اور راستی سے بھرپور کے ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال"(یوحنا ۱: ۱۴)۔

خُدا کا فضل یہ ہے کہ نالائق پر وہ رحم کی نظر کرے سارے انعام جو ہم کو ملتے ہیں فضل سے ہیں۔ سارا فضل مسیح کی معرفت ہم کو ملتا ہے آگے ہم گناہوں اور خطاؤں کے سبب سے مردہ تھے۔ پر اب فضل سے ہم زندہ ہو گئے۔ آگے ناراست تھے اور اب فضل سے راستباز ٹھہرے، فضل سے رفتہ رفتہ پاک اور آسمان میں بسنے کے لایق تیار ہو جاتے ہیں۔ فضل کے وسیلے سے خدا کی مرضی بجالانے کی قابلیت ہم میں پائی جاتی ہے فضل سے ہم کو حمایت اور ہدایت ملتی ہے اور آخر کار فضل سے آسمانی آرام حاصل ہو گا۔ ہم فضل کے سبب سے ایمان لا کے بچ گئے ہیں اور یہ ہم سے نہیں خدا کی بخشش ہے۔ مسیح کے وسیلے سے فضل ہم کو ملتا ہے اور صرف وہی فضل کا چشمہ ہے۔ صرف اُسی سے سارا فضل مل سکتا ہے اس لئے فضل کے تخت کے پاس بے پروا جائیں تا کہ ہم پر رحم ہو اور فضل جو وقت پر مددگار ہو حاصل کریں اے پڑھنے والے کیا تو نے مسیح سے فضل پایا ہے، اگر پایا ہو تو اُس کی تاثیر یہ ہوئی ہو گی کہ تو مسیح کے پاس دوڑا گیا ہو گا اور اُسی سے آرام پایا ہو گا اور رفتہ رفتہ اُس کی مانند بنتا جائے گا اگرچہ فضل پایا تو اور زیادہ پانے کی خواہش کرے گا۔ اور مسیح کے پاس جایا کرے گا کہ اُسے پائے اے ایماندار جو شیطان تجھے آزمائے جو دِلی خرابی تجھے تکلیف دے جو دُنیا تجھ کو حقیر جانے جو موت کے خوف سے تو حیران ہو تو یاد کر کہ عیسیٰ میں فضل کی معموری ہے اور یہ فضل تیرے لئے ہے۔

"کیونکہ باپ کو پسند آیا کہ سارا کمال اُس میں بسے"(کُلسیوں ۱: ۱۹)۔

ایماندار کا مسیح میں ہونا

''انگور کا درخت میں ہوں تم ڈالیاں ہو وہ جو مجھ میں قائم ہوتا ہے اور میں اس میں وہی بہت میوے لاتا ہے کیونکہ مُجھ سے جُدا تم کچھ نہیں کر سکتے''(یوحنا۱۵: ۵)۔

ایمانداروں کا مسیح میں پیوستہ ہونا کلام الٰہی کی ایک خاص تعلیم ہے یہ تعلیم صاف و صحیح اور طرح طرح کی مسالوں سے ظاہر ہوتی ہے۔اور وہ ایک حقیقی برکت ہے نوح کشتی میں اور لوط شہر ضغر میں اور خونی شہر پناہ میں تھے۔اور وہاں رہ کے محفوظ رہے اور جس قدر وہ محفوظ تھے اُسی قدر بلکہ اُس سے زیادہ ایماندار مسیح میں محفوظ رہیں گے۔جیسا انگور کے درخت سے ڈالی اور نیو سے عمارت اور سر سے عضو مل کے ایک ہے ہو جاتا ہے۔ویسا ہی مسیح سے ایماندار مل کے وہ دونوں ایک ہی ہو جاتے ہیں۔مسیح سے پیوند ہو طرح طرح کی قیمتی نعمتوں اور برکتوں کا سوتا ہے۔اُن پر جو مسیح عیسیٰ میں ہیں سزا کا حکم نہیں ہے۔حسن و بار آوری مسیح میں پیوند ہونے سے نکلتی ہیں اور اِس میل کے نیچے سلامتی اور پاکیزگی ہیں اگر کوئی مسیح میں ہے۔تو وہ نیا مخلوق ہے ہم مسیح عیسیٰ میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطہ پیدا ہوئے جن کے لئے خُدا نے ہمیں آگے مقرر کیا تھا۔ کہ ہم اُنہیں کیا کریں اُن کو جو مسیح میں ہیں نیا دِل دیا جاتا ہے۔جس سے نئی سوچ، نئی خواہشیں، نئی اُمیدیں، نئے خوف، نئے غم، نئی غرضیں بلکہ زندگی کی نئی روشیں نکلتی ہیں۔اگر ہم مسیح میں ہو کے اُس کے ساتھ ایک ہی ہیں تو شرع اور دُنیا اور زندگی حال گذشتہ کی نسبت مردے ہیں مسیح اور اس کے لوگ ایک ہی ہیں۔شریعت کی نظر میں وہ ایک ہی ہیں عدل کے رو سے ایک ہی ہیں۔باپ کے نزدیک ایک ہی ہے مسیح سر ہے اور وہ عضو مسیح انگور کا درخت ہے اور وہ ڈالیاں مسیح دولہا ہے اور وہ دلہن یہ میل فقط مسیح کے اِرادے سے پیدا ہوا۔انسان نے نہ اس کو ایجاد کیا نہ چاہا ہے یہ تو مسیح کی محبت کی ایک قوی دلیل ہے۔عیسائی کا دل عیسیٰ کا مسکن ہے اس میں وہ سکونت اور حکومت کرتا ہے۔اے عیسیٰ میرے دل میں سکونت کر۔

''میں مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچا گیا لیکن زندہ ہوں۔پر تو بھی میں نہیں بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے اور میں جو اب جسم میں زندہ ہوں سو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے زندہ ہوں۔جس نے مجھ سے محبت کی اور آپ کو میرے بدلے دیا''(گلتیوں۱: ۲۰)۔

کلامِ خدا عیسیٰ کا لقب ہے

"ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا"(یوحنا ۱:۱)۔

جو کلمے انسان بولتے ہیں وہ ان کی دِلی سوچ اور خیال کے نشان ہیں۔ مسیح اُس ارادہِ محبت کو جو خدا کی مرضی میں ازل سے تھا ظاہر کرتا ہے۔ چنانچہ وہ اسی سبب سے خُدا کا کلام کہلاتا ہے اگر ہم خدا کے پیار کو پہچاننا چاہیں تو عیسیٰ پر نگاہ کرنا چاہیے وہ ہم کو بتاتا ہے کہ خدا کا کیا ارادہ تھا۔ یعنی خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشتا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔ خُدا کا ارادہ ہماری نجات کے لئے تھا اور اُس نے عیسیٰ کو اس ارادے کے ظاہر کرنے کے لئے بھیجا۔ عیسیٰ نے اپنی زندگی کاموں، باتوں، دُکھوں سے اور خاص کر اپنی موت سے خدا کی محبت ہم پر ظاہر کی۔ اے میری جان اگر تو جاننا چاہتی ہے کہ خدا کا ازل سے کیا ارادہ تھا اور ہے اور رہے گا تو عیسیٰ پر لحاظ کر کیونکہ وہ کلام ہے جو خدا کے اِرادہ جلال کو ظہور میں لاتا ہے۔ اُس کے وسیلہ سے میں جانتا ہوں کہ خُدا اُن سبھوں کے لئے جو اُس کے بیٹے کے کفارہ سے اُس سے ملائے جاتے ہیں محبت ہے۔ اے عیسیٰ میں تجھ باپ کا زندہ کلام جانوں تیری مرضی کو بجالا کے باپ کی مرضی کو بجا لاؤں اور اپنی ساری زندگی اُس کے جلال کا باعث ٹھہراؤں تجھ پر ایمان لا کے باپ کو دیکھوں اے رُوح القدس عیسیٰ کو مجھ پر صاف و روشن ظاہر کرتا کہ اُس پر لحاظ کر کے میں اپنی کیفیت سے واقف ہوں۔ اور اُس کی کفایت جان کر فقط اُسی پر بھروسا رکھوں تیرا یہ کام ہے کہ عیسیٰ کو ایمانداروں پر ظاہر کرے اُس کو مجھ پر ایسا ظاہر کر کہ اُسے پہچان کر میں باپ کا جلال دیکھوں اور باپ اور عیسیٰ کے اور تیرے ساتھ صحبت رکھوں۔

"خون میں ڈوبا ہوا لباس وہ پہنے تھا اور اُس کا نام کلامِ خُدا ہے"(مکاشفہ ۱۹: ۱۳)۔

عیسیٰ کا ہمارا دُوست ہونا

"کوئی شخص اس سے زیادہ محبت نہیں کرتا کہ اپنی جان اپنے دوستوں کے لئے دے جو کچھ کہ میں نے تمہیں فرمایا اگر تُم کرو تو میرے دوست ہو"(یوحنا۱۵: ۱۳۔ ۱۴)۔

دوستی کرنے سے زندگی کو خوبیان شیریں تر ہوتی جاتی ہیں۔ لیکن ایسا دوست ملنا جو کامل طور سے وفادار ہو اور جس کے سپرد ہم اپنا سب کچھ کر سکیں از بس مشکل ہے۔ عیسیٰ ایسا ہی دوست ہے۔ وہ ہم پر اپنی دوستی کے ثابت کرنے اور ہم سے دوستی حاصل کرنے کے لئے مجسم ہوا اور دُکھ اُٹھا کے مر گیا، مر کے وہ جی اُٹھا اور سبھوں کا جو اُس پر ایمان لاتے ہیں دوست ہے۔ چاہیے کہ اُس کی طرف اپنی ساری احتیاجوں کے رفع کرنے کے لئے دیکھیں کیونکہ وہ اُس کے قابل اور رضا مند بھی ہے۔ اپنی ساری تکلیفوں کے ساتھ اُس کے پاس جائیں کیونکہ وہ سننے اور مدد اور نصیحت کرنے کو تیار ہے۔ اُس سے کچھ نہ چھپائیں وہ کسی بات کو جو اُس کے لوگوں کی سلامتی یا خوش وقتی یا خوشی کے لئے کام آتی ہے۔ حقیر نہ جانے گا۔ وہ ہمارے سارے دردوں میں ہمدردی کرتا ہے۔ ہماری روز مرہ کی دِقت اُس کے پاس پہنچائی جائے اور اُس کے کان میں بولی جائے اکثر اوقات اس کے نہ کرنے سے اور اُس سوچ سے کہ یہ کیا ہی چھوٹی بات ہے کہ میں اُس عیسیٰ کو بتاؤں ایماندار کی تکلیف بڑھ جاتی ہے چاہیے کہ ہم کو دق کرنے سے نہ ڈریں وہ اپنے اوپر ہمارا بوجھ اُٹھانا چاہتا ہے اور اگر کبھی اُس کو تکلیف ملتی ہے تو اس وقت ملتی ہے جب وہ یہ دیکھتا ہے کہ ہم اُس کے پاس نہ جائیں گے۔ بلکہ برعکس اس کے مدد حاصل کرنے کے لئے اور کسی پر تکیہ کرتے ہیں چاہیے کہ فقط مسیح پر تکیہ کریں، کیونکہ جو کسی مخلوق پر بھروسا رکھیں تو وہ ہماری مراد کو انجام نہ پہنچائے گا، لیکن عیسیٰ میں ناپائیداری نہیں۔ مخلوق ٹوٹا ہوا سینٹھا ہے مگر عیسیٰ زمانوں کی چٹان ہے۔ اے میری جان عیسیٰ کو اپنا دوست بنا کر اور اُس کے ساتھ صحبت کر کے اپنی دوستی ظاہر کر۔

"میں نے تمہیں دوست کہا ہے کہ سب باتیں جو میں نے اپنے باپ سے سنی ہیں۔ میں نے تمہیں بتلائیں"(یوحنا۱۵: ۱۵)۔

مسیح کی محبت

"مسیح کی محبت جو دریافت سے باہر ہے دریافت کر سکو۔ تاکہ تم خُدا کی ساری بھرپوری سے بھر جاؤ(افسیوں ۳: ۱۹)۔

عیسیٰ کی محبت کیا ہے عجیب ہےاُس نے گنہگاروں سے جب وہ اپنے گناہوں میں مردہ تھے محبت رکھی، بلکہ یہاں تک اُن کو پیار کیا کہ اُن کے بچانے کے لئے اپنی جان دی وہ ہماری لیاقت کے سبب سے نہیں بلکہ اس لئے ہم سے محبت رکھتا ہے کہ ہمیں پیار کرنا اُس کو پسند ہے۔ اس سے وہ کوئی دُوسرا سبب نہیں بتلاتا ہے اپنوں کو پیار کرکے وہ اُنھیں آخر تک پیار کرے گا۔ کیونکہ وہ اپنی صفات وطبعیت میں غیر متبدل ہے خود وہ کہتاہے اور یہ بالکل شیریں بات ہے کہ میں نے ابدی عشق سے تجھے پیار کیا اس لئے میں نے بڑی چاہ سے تجھے کھینچا ہے ہم اُس کی محبت میں مسرور ہوں پر اُس سے بخوبی واقف نہیں ہو سکتے کیونکہ دریافت سے باہر ہے اُس کی محبت ہماری پہچان اور ہمارے سارے خیالوں سے باہر ہے فرشتے بھی اس محبت کے زور کو جان نہیں سکتے۔ فقط مسیح ہمیں ایسا پیار کر سکتا ہے کیونکہ اُس کی الوہیت کے سبب سے اُس کی محبت بے پایاں ہے اپنی انسانیت کے باعث وہ ہمارے ساتھ بڑی مطابقت رکھتا ہے جو کچھ مسیح نے زمین پر ہو کے کیا محبت کی رو سے کیا اور جو ابھی کرتا ہے بے تبدیل محبت سے کرتا ہے اگر ہمیں تنگ حال کرے تو یہ پیار سے کرتا ہے اگر ہم پر بھاری صلیب لاوئے تو یہ پیار سے کرتا ہے۔ ہم سے اپنا منہ چھپائے تو یہ بھی محبت سے ہے۔ چنانچہ وہ کہتاہے کہ میں جتنوں کو پیار کرتا انہیں ملامت کرتاہوں۔ اس واسطے سرگرم ہو اور توبہ کر اے عزیز عیسیٰ تیری محبت میرے دل میں بڑھتی رہے تاکہ میں تیری راہ راست پر چلوں۔

"مسیح نے ہم سے محبت کی اور خوشبو کے لئے ہمارے عوض میں اپنے کو خدا کے آگے نذر اور قربان کیا"(افسیوں ۵ باب ۲)۔

مسیح کا فضل

''تم ہمارے خُداوند عیسیٰ مسیح کے فضل کو جانتے ہو کہ وہ دولت مند تھا اور تمہارے واسطے مفلس ہو گیا تاکہ تم اس کی مفلسی سے دولت مند ہو جاؤ''(۲۔ کرنتھیوں ۸ب:۹)۔

عیسیٰ میں الوہیت کی ساری دولت وحکمت وجلال شامل ہے۔ لیکن اُس نے ہمیں ایسا پیار کیا کہ مفلس ہو گیا۔ بلکہ ہمارے لئے اپنا سب کچھ دیا، چنانچہ خود اُس نے کہا کہ لومڑیوں کے لئے ماندیں اور ہوا کے پرندوں کے واسطے بسیرے ہیں۔ پر ابن آدم کے لئے جگہ نہیں جہاں سر دھرے۔ حقیقتاً عیسیٰ کا فضل بے نظیر وبے بیان ہے۔ جو شخص اُس پر جس نے ایسا فضل دکھلایا شک لائے۔ وہ کیسا گنہگار ہو گا، کیا مسیح اس سے زیادہ کیا کر سکتا کیا اپنی کو اور پست کر سکتا کیا اور کسی تدبیر سے زیادہ محبت ظاہر کر سکتا ہے۔ یہ محال ہے لیکن اس نے نہ صرف ہم پر اپنا فضل یوں ظاہر کیا پر علاوہ اس کے ہم کو اپنی معموری سے فضل بخشا کرتا ہے۔ فضل جو وقت پر مدد گار ہو وہ دیتا ہے۔ فضل کی کفایت دیتا ہے۔ تاکہ ہم بھاری مصیبتیں سہیں اور زور آور دشمنوں پر غالب ہوں۔ چنانچہ جب پولُس حواری (شاگرد) نے شیطان کی پیک سے گھونسا کھایا اور خُداوند سے التماس کی کہ یہ مجھ میں سے دُور ہو جائے تب اُس کو یہ جواب ملا کہ میرا فضل تجھے کفایت کرتا ہے۔ کیونکہ میرا زور کمزوری میں پورا ہوتا ہے۔ اے پڑھنے والے مسیح کے سوا اور کوئی تجھے ایسا فضل دکھلا نہیں سکتا۔ صرف وہی فضل دے سکتا ہے تاکہ تیری ساری حاجتوں کو رفع کرے وہ فضل سے بھرپور ہے اور اُس کی بھرپوری سے ہم سب نے پایا بلکہ فضل پر فضل پاتے ہیں کہ اپنی بُری خصلتوں کو ماریں اور دُنیا پر فتح کریں۔ اور شیطان کو اپنے پاؤں تلے کچلیں اور اپنی فضیلتوں میں جو فضل سے ہوتیں خوش ہوں اور اپنے فرائض کو بجالائیں اور دلیری سے موت کو حاصل کریں۔ اور مسرور ہو کے دُنیا کو چھوڑیں کہ ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہیں چاہے کہ ہم روز بروز عیسیٰ سے فضل کے طالب ہوں تاکہ ہم اُس کے نام مبارک کا جلال ظاہر کریں۔

''ہم کو یقین ہے کہ ہم خُداوند عیسیٰ مسیح کے فضل سے نجات پائیں گے''(اعمال ۱۵: ۱۱)۔

مسیح کا بیش قیمت لہو

''جسے خدانے آگے سے ایک کفارہ ٹھہرایا جواُس کے لہو پر ایمان لانے سے کام آئے''(رومیوں ۳: ۲۵)۔

چاہیے کہ ہم مسیح کے لہو پر نظرِ ایمان رکھیں قدیم اسرائیلیوں کی دینی رسومات میں لہو بکثرت استعمال ہوتا تھا۔ہر صبح اور شام نذروں کے سواقربانیوں کالہو بھی بہایا گیا۔جب کبھی اسرائیلی خیمہ گاہ یا ہیکل میں داخل ہوتے تھے۔وہ لہو کو دیکھتے تھے اسی طرح چاہیے کہ عیسیٰ کالہو ہمارے سامنے رکھا جائے۔وہ ہی لہو ہمارا کفارہ ہے۔اُسی سے ہم کو سلامتی حاصل ہوئی اور اُسی سے وہ سلامتی قائم ودائم بھی رہے گی۔ہم سے اور خدا سے اُس کے بیٹے کی موت کے وسیلے سے میل ہوا اور صرف عیسیٰ کالہو ہمیں سارے گناہ سے پاک کرسکتا ہے۔جس قدر ہم اپنی نگاہ اُس لہو پر رکھتے ہیں اُسی قدر دلیری سے خُدا کے پاس آسکتے اور شیطان پر فتح کرسکتے۔اور دِلی آرام حاصل کرسکتے ہیں ہم پر آن گناہ کرتے ہیں اور اپنی سزا کی سزاواری بڑھاتے ہیں اور گویا شیطان کے ہاتھ میں ایسا ہتھیار جس سے وہ ہم پر غالب ہودیتے ہیں۔اور صرف آپ اور گناہ اور شیطان سے منحرف ہوکر اور عیسیٰ کے لہو پر لحاظ کرکے ہم معافی اور سلامتی کو حاصل کرسکتے ہیں اور شیطان کو اپنے پاؤں تلے دبا سکتے اگر ہم ایک گھنٹہ بھی اس لہو پر نگاہ نہ رکھیں تو ضرور کسی گناہ یا امتحان میں پھنس جائیں مسیح کے لہو پر نگاہ کرنے سے ہماری حفاظت ہوتی ہے۔اس کے یاد رکھنے سے کہ مسیح ہمارے گناہوں کے سبب سے موااور پھر کے جلایا گیا تاکہ ہم راستباز ٹھہریں اور یہ کہ وہ ہمیشہ جیتا ہے کہ ہماری سفارش کرے۔ہماری سلامتی ہوتی ہے۔چاہیے کہ مسیح کے بیش قیمت لہو پر میری نظر دل رہے اور جب شیطان مجھ پر حملہ کرے یا میں بیماری میں مبتلا ہوں یا موت کی تلاطم میں ڈوب جاؤں تب اے عیسیٰ تیرے لہو کی یاد مجھے تسکین وسلامتی بخشے۔

''ہم اس میں ہوکے اُس کے خون کے بدولت چھٹکارہ یعنی گناہوں کی معافی اُس کے نہایت فضل سے پاتے ہیں''(افسیوں ۱: ۷)۔

عیسیٰ کا ہمارے لئے سردار کاہن ہونا

"اس سبب سے ضرور تھا کہ وہ ہر ایک بات میں اپنے بھائیوں کی مانند بنے تاکہ وہ خدا کی باتوں میں لوگوں کے گناہوں کا کفارہ کرنے کے واسطے ایک رحیم اور امانت دار سردار کاہن ٹھہرے" (عبرانیوں ۲: ۱۷)۔

گنہگاروں کے لئے ایک کاہن چاہیے جو کفارہ ہو کے ہمیں خدا سے ملا سکتا ہے اور ہماری دعائیں اُس کے حضور پہنچا سکتا ہے۔ ایسا کاہن عیسیٰ ہے اُس نے ہمارے گناہوں کے لئے اپنے کو کفارے کے طور پر قربان کر دیا۔ اپنی موت کے وسیلے سے اُس نے ہمارے اور خدا کے بیچ میں میل کرایا اور عدل کے سارے دعوؤں کو ادا کر کے ایسی راہ کھولی ہے کہ جس سے ہم خدا کے پاس جا سکتے ہیں اور وہ ہمیں قبول کر سکتا ہے اس کے کفارے کے سبب سے خُدا جو کامل راست ہے گنہگاروں کو راست ٹھہراتا ہے۔ اپنے لہو کے وسیلے سے عیسیٰ نے ہمارا میل کرایا اور اپنی سفارش سے وہ اُس میل کو سلامت رکھتا ہے۔ وہ رحیم ہے۔ پس ہمارے ساتھ دل سوزی کرتا ہے۔ اور ہماری ساری کمزوریوں اور آزمائشوں اور تکلیفوں میں ہمارے ساتھ ہمدردی کرتا ہے وہ وفادار ہے اور اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے اپنے عہدے پر عزت بخشتا ہے۔ اپنے کلام کے مطابق کرتا رہتا ہے اور سبھوں کے جو اس پر ایمان لاتے ہیں حال کی قبولیت اور آئندہ کی نجات قائم کرتا ہے۔ اب لہو بہانا اور کفارے کے طور پر دُکھ اُٹھانا نہ چاہے۔ اپنے بیٹے کے کام سے باپ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا۔ اور جو کچھ وہ ایمانداروں کے لئے کرتا ہے محبت کی رو سے کرتا ہے۔ اے میری جان میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ اور سارے کاہنوں اور قربانیوں کو چھوڑ کے عیسیٰ اور اُس کے کامل کفارہ پر تکیہ کر کیونکہ اُس نے ایک ہی نذر گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا۔ مسیح کے سوا تیرا دُوسرا کاہن نہیں۔

"ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری سُستیوں میں ہمدرد نہ ہو سکے بلکہ گناہ کے سوا ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا" (عبرانیوں ۴: ۱۵)۔

عیسیٰ ہماری صداقت ہونا

"اُس کا نام یہ رکھا جائے گا خُداوند ہماری صداقت "(یرمیاہ ۲۳: ۶)۔

بذاتہ کوئی راست باز نہیں ہے ایک بھی نہیں۔ ہم اپنے آپ ایسی راستبازی حاصل نہیں کر سکتے جس میں خُدا کے حضور صادق ٹھہریں۔ لیکن اگر ہم کو ایسی راستبازی جو شریعت کے سارے دعوؤں کو ادا کرے گی۔ حاصل نہ ہو تو خُدا ہمیں راستباز ٹھہرائے گا، بلکہ ہمیں راست ٹھہرا نہیں سکتا۔ پس ایسی راستبازی کہاں سے ملے گی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ موت تک فرمانبردار ہو کے اپنے لوگوں کے لئے یہ راستبازی حاصل کر چکا وہ راستبازی انجیل میں ہم پر ظاہر ہوتی ہے۔ ایمان کے ہاتھ سے ہم اُس کے پکڑ سکتے ہیں اور خُدا اُسے ہماری راستبازی جانتا ہے۔ وہ ہمارے حساب میں گنی جاتی ہیں۔ اور اسی طرح ہم راستباز ٹھہرتے ہیں ہماری راستبازی عیسیٰ سے ہے۔ اگر ہم اپنی راستبازی کا سبب دریافت کیا چاہتے ہیں تو اپنے پر نہیں مسیح پر لحاظ کرنا چاہیے۔ جب تمیز الزام دے تو چاہیے کہ اُس کے الزام پر یہ حجت (دلیل) کریں کہ ہمارے لئے عیسیٰ نے دُکھ اُٹھایا اور مر گیا۔ جب شیطان ہمیں آزمائے اور ستائے تب عیسیٰ پر نگاہ کرنا چاہیے، جب موت نظر آئے اور عدالت کا خوف گھبرائے تب بھی چاہیے کہ عیسیٰ کے کامل کفاہ پر تکیہ کریں اور اُس کی خاطر سے بچنے کی اُمید رکھیں آدم کی نافرنبرداری سے ہم گنہگار ٹھہرائے گئے اور مسیح ک فرمانبرداری سے ہم راستباز ٹھہرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ شریعت کی غایت یہ ہے کہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی ہو اُسی سے سب جو اس پر ایمان لاتے ہیں۔ راستبازی پاتے ہیں۔ اُن پر گناہ گنا نہیں جاتا انہیں کو بغیر اعمال کے راستباز ٹھہراتا ہے۔ ہمارے راستباز ہونے کی نسبت فقط مسیح کام آتا ہے۔ ہمارے اعمال نہیں ہمارے دُکھ نہیں فقط مسیح عمل کرنے والا وہ ہے اور اُس کے اعمال کے پھل ہم کو ملتے ہیں۔

"تم عیسیٰ مسیح میں ہو کے اس کے ہو"(۱۔ کرنتھیوں ۱: ۳۰)۔

عیسیٰ کا ہماری پاکیزگی ہونا

''وہ ہمارے لئے خُدا کی پاکیزگی ہے''(ا۔ کرنتھیوں ۱: ۳۰)۔

پاک ہونے سے دُنیا سے الگ ہونا اور خُدا کی خدمت کے لئے مخصوص کیا جانا اور خُدا سے مشابہت رکھنا مراد ہے۔ عیسیٰ ہماری پاکیزگی کی اصل اور جڑ ہے۔ جیسا ہم اُس میں ملائے گئے اور راستباز ٹھہرائے گئے ویسا ہی ہماری پاکیزگی اُس سے نکلتی ہے۔ پاکیزگی سے صاف ہونا مراد ہے اور وہ ہمیں پاک صاف کر سکتا ہے۔ اُس سے مراد دھونا ہے، چنانچہ روح القدس سے غسل دلائے گئے اُس سے مراد الگ کرنا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس واسطے عیسیٰ بھی تاکہ لوگوں کو اپنے لہو سے پاکیزگی بخشے پھاٹک کے باہر مارا گیا جو ہمیں پاک کرتا ہے۔ سو رُوحِ پاک ہی وسیلہ جس سے پاکیزگی ہوتی ہے۔ مسیح کی سچائی ہے نظیر (مثال) جس پر لحاظ کرنے سے پاکیزگی بڑھتی جاتی ہے۔ مسیح ہے ہماری ساری پاکیزگی۔ اُسی سے ہے اور اُس سے پیوستہ ہونے کے بغیر پاکیزگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ پیوستہ معرفت ڈالیاں درخت سے اپنی پرورش پاتی ہیں۔ اور بدن میں سر اور عضووں بیچ ایسا ہی میل ہوا ہے اسی طرح ہم عیسیٰ سے مل کر اُس سے زندگی اور سلامتی اور پاکیزگی بلکہ ہر ایک برکت پاتے ہیں ۔اس کے بموجب خود عیسیٰ نے کہا کہ مجھ سے جُدا تم کچھ نہیں کر سکتے بغیر اُس کے لہو بھی ہمارے لئے کفارہ نہیں ہے۔ بغیر اُس کے پاکیزگی کا لباس پہنے خدا کے حضور مقبولیت نہیں ہو سکتی۔ اُس سے ملنے کے بغیر پاکیزگی کہیں نہیں مل سکتی وہ ہمارا بدلا ہوا ہمارا فدیہ دیا رُوحِ پاک کے وسیلہ سے ہمیں جلا دیا وہی رُوح بھی ہمیں دیا کرتا اور ہمیں اس لایق کرتا ہے کہ ہم نور یعنی پاکیزگی میں مقدس لوگوں کے ساتھ میراث پائیں۔ اگر ہم پاک ہوا چاہتے ہیں تو چاہیے کہ عیسیٰ پر نگاہ کریں اُس سے فضل پائیں اُس کے ساتھ چلے جائیں اُس کے نقش قدم پر ہو لیں۔ اور بہر طرح (اسی طرح) اُس کے جلال کے طالب ہوں۔

''ہم اس کی کاری گری ہیں اور مسیح عیسیٰ میں ہو کے اچھے کاموں کے واسطے پیدا ہوئے جن کے لئے خدا نے ہمیں آگے سے مقرر کیا تھا کہ ہم اُنہیں کیا کریں''(افسیوں ۲: ۱۰)۔

عیسیٰ کا ہماری حکمت ہونا

"وہ ہمارے لئے خدا کی حکمت ہے"(۱۔کرنتھیوں ۱: ۳۰)۔

خُدانے عیسیٰ کواِس قدر تک کفایت بخشی کہ وہ ہماری ساری احتیاجوں کے رفع کرنے کے قابل ہو۔ عیسیٰ ہماری حکمت ہے۔اس میں حکمت اور معرفت کے سارے خزانے چھپے ہیں اور یہ حکمت سب کی سب ہمارے کام آتی ہے اُس کے وسیلہ سے عیسیٰ ہماری محبت کو دُنیا کی طرف سے اپنی طرف کھینچتا ہے اور ہمارے پاؤں کو پھسلنے سے روک کر ہمیں راہِ راست پر ثابت قدم چلاتا ہے۔اپنی حکمت کے وسیلے سے اُس نے ہمارا میل اور قبولیت خُدا کے ساتھ کرائی اُسی حکمت سے وہ ہمارے دشمنوں کو غارت کرتا ہے اور اس کے سبب سے بارگاہ آسمان میں ہمارا مقدمہ درست ہوتا ہے۔اپنی حکمت کی معرفت وہ ہمیں راہ حق بتاتا ہے۔اپنی حکمت سے وہ عالم کے اوپر سلطنت کرتا ہے۔اور ہماری بھلائی کے لئے ساری باتوں کا انتظام کرتا ہے۔ غور کے لائق یہ بھی ہے کہ عیسیٰ نہ فقط اپنی حکمت ہمارے لئے صرف کرتا ہے بلکہ ہمیں بھی اُس کا ایک حصہ دیا کرتا ہے اور اُسے حاصل کرکے ہم آنے والے غضب سے بھاگتے ہیں اور اُس جائے پناہ کو جو انجیل میں ہم پر ظاہر ہے۔ڈھونڈھتے ہیں اور عیسیٰ سے ملا چاہتے ہیں اور اُس کو اپنی راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی جانتے ہیں۔ کلیسیا کی حکمت اُس کے سر میں ہے اور یہ سر مسیح ہے۔ ہماری حکمت مسیح میں ہے اور چاہیے کہ وہ مسیح سے ہم کو ملے وہ انسان اور فرشتوں کی حکمت سے عجیب تر ہے۔اے میری جان تو یاد رکھ کہ فقط مسیح تیری حکمت ہے اُسے حاصل کرنے کے لئے مسیح کے پاس جانا چاہیے۔اُس کو اُسی سے مانگنا چاہیے اور مانگ کے ہم اُس کا یہ وعدہ پیش کریں کہ خدایا تو نے کہا ہے کہ اگر تو معرفت کے لئے پکارے گا۔اور چلا کے فہمیدہ(حکمت،دانش مندی) کا طالب ہوگا اور اگر اُسے یوں ڈھونڈے گا جس طرح روپے کو ڈھونڈھتے ہیں اور یوں اُس کی تلاش کرے گا۔ جس طرح گنج (خزینہ، گودام، خزانہ،اناج) نہاں کی تلاش کرتے ہیں تب تو خُداوند کے خوف کو سمجھے گا اور خُدا کی شناسائی کو پائے گا۔

"اگر کوئی تم میں سے حکمت میں ناقص ہو تو خُدا سے مانگے جو سب کو سخاوت کے ساتھ دیتا اور ملامت نہیں کرتا ہے کہ اُس کو عنایت ہوگی"(یعقوب ۱: ۵)۔

عیسیٰ کا ہماری خلاصی ہونا

"وہ ہمارے لیے خُدا کی خلاصی ہے" (۱۔کرنتھیوں ۱: ۳۰)۔

ہم سب کے سب شیطان کے غُلام اور گناہ کے جالوں میں گرفتار تھے شیطان نے ہمیں جیتا شکار کیا تا کہ اُس کی مرضی پر چلیں گناہ متفرق صورتوں سے ہمیں زنجیروں سے باندھتا تھا۔ شیطان کے تابع ہو کر ہم خُدا کے باغی اور اُس کے تخت و سلطنت کے نمک حرام ہوئے۔ عدل نے ہماری رہائی کے لئے فدیہ کا دعویٰ کیا۔ تب عیسیٰ ہمارا فدا کار بنا وہ مجسم ہو کے دُنیا میں آیا اور دُکھ اُٹھا کے اور اپنا لہو بہا کے اُس نے ہمارے کفارے کے لئے اپنی جان دی۔ تب وہ آسمان میں پھر گیا تا کہ روح القدس ہم پر نازل کر کے ہمیں نہ صرف گناہ کے الزام بلکہ اُس کی زبردستی سے بھی رہائی بخشے۔ اپنے جانے کے وقت اُس نے حکم فرمایا کہ انجیل ابدی جو اُس کی محبت کی بہتایت اور ہمارے کفارے کا دام اور اُس جلال کی عجائبات جو ایماندار کی میراث ہی اشارہ کرتی ہے ہر کہیں سنائی جائے۔ لیکن اگرچہ ہم نے گناہ سے رہائی پائی اور شیطان کی حکومت کے تلے نہیں ہیں تو بھی گناہ کے سبب سے ہمیں مرنا ہے، لیکن مسیح کے وسیلے سے بدن پھر جئے گا۔ فدیہ کا دام جو دیا گیا سو نہ صرف روح کے بلکہ بدن کے لئے بھی دیا گیا۔ پس اس کا جی اُٹھنا یقینی بات ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جو مسیح میں ہو کے موئے ہیں وہ پہلے اُٹھیں گے۔ ہاں قیامت کے دن راستباز اپنے دشمنوں پر سلطنت کریں گے۔ فقط مسیح ہماری خلاصی ہے۔ اُس نے عہد باندھ کے اپنے عہد کو پورا کیا اور ہمارے کفارے کا دام خوشی سے دیا رُوحِ پاک کی معرفت اُس نے ہمیں تاریکی کی حکومت سے بلایا آخر کو ہمیں قبر سے اُٹھا کے اور اپنی بادشاہت جلالی میں دخل دے کے اور ہمیں بے داغ اور بے عیب کر کے وہ ہم کو خدا کے حضور میں حاضر کرے گا۔

"میں اُنہیں پاتال کے قابو سے فدیہ میں لوں گا۔ میں انہیں موت سے چھڑاؤں گا۔ اے موت تیری مری کہاں ہے اے پاتال تیری ہلاکت کہاں پچھتانا میری آنکھوں کے سامنے سے چھپا ہے" (ہوسیع ۱۳: ۱۴)۔

عیسیٰ کا ہمارا ثالث ہونا

"ہمارے درمیان کوئی ثالث نہیں جو اپنے ہاتھ دونوں پر دھرے"(ایوب ۹: ۳۳)۔

مصیبت زدہ ایوب ایک صلح کار کا محتاج تھا۔یعنی ایسے شخص کا محتاج جو اُس کے اور خُدا کے درمیان ہو کے صلح کرائے ہر ایک قید کی گئی جان کو یہ حاجت ہے ،لیکن ہم نہیں کہہ سکتے کہ کوئی صلح کار نہیں کیونکہ ایسا ہے۔جو ہماری حاجت رفع کرنے کے لائق ہے وہ الٰہی ہو کے جیسا ہمسر ہمسر کے ساتھ خدا سے معاملہ کر سکتا ہے اور انسان ہو کے ہمارے ساتھ ہمدردی کر سکتا ہے اور ہماری احتیاجیں خُدا کے حضور میں ظاہر کر سکتا ہے۔وہ ہمارے اور خُدا کے درمیان آتا ہے ایک ہاتھ سے ہمارے لئے خُدا کو نذرین گُذران کر اُس کو مناتا ہے اور دوسرے ہاتھ سے ہمیں ہمارے گناہوں کی معافی کی سند بخشتا ہے۔وہ صلح کرتا ہے سارے اعتراضوں کو لے جاتا ہے اُس کے ہم پر ہاتھ رکھنے سے کچھ ڈر نہیں۔اے پڑھنے والے اگر تُو خُدا کے پاس جانے سے ڈرتا ہے اگر اُس کی بزرگی تجھے دہشت دیتی ہے۔یا اُس کا قہر تجھے ڈراتا تو تو ڈرنا نہ چاہیے۔ایک جو الٰہی ہے پر تو بھی تیری ذات میں ہے۔خُدا کے تخت کے سامنے نظر آتا ہے۔عیسیٰ تیرا صلح کار وہاں حاضر ہے اپنا معاملہ اُس کے سپرد کر تو تُو غالب ہوگا۔اُس کے ساتھ حجت کر اور تیرے لئے وہ باپ کے ساتھ حجت کرے گا۔وہ عدل کے دعوؤں کو گھٹانا نہ چاہیے گا۔پر تیرے سارے گناہوں کے لئے پورا بدلا دے گا۔وہ اپنے باپ کے چہرے پر سے پردہ اُٹھائے گا۔اور تجھ پر ظاہر کرے گا کہ خُدا محبت ہے۔فقط مسیح کو اپنا صلح کار اور مانجھی اور شفیع ہونے دے وہ اس قابل ہے اور کسی دوسرے میں قابلیت نہیں۔اے آزمودہ(آزمایا ہوا) اپنا سر اُٹھا عیسیٰ تخت کے آگے موجود ہے وہ تیرے اور پاک خدا کے درمیان کھڑا رہتا ہے کچھ ڈر نہیں جو تجھ سے طلب کیا گیا۔سو اُس نے بھر دیا ہے اُس نے تیرا جرمانہ ادا کیا اور ہمیشہ جیتا ہے کہ تیری سفارش کرے۔

"کہ خدا ایک ہے اور خدا اور آدمیوں کے بیچ ایک آدمی درمیانی ہے وہ مسیح عیسیٰ ہے"(۱۔ تیمتھیس ۲: ۵)۔

عیسیٰ کا ہمارا وکیل ہونا

"اگر کوئی گناہ کرے تو عیسیٰ مسیح جو صادق ہے باپ کے پاس ہمارا وکیل ہے"(۱۔یوحنا۲: ۱)۔

گنہگاروں کے لئے سفارش کرنا ہمیشہ درکار ہے۔ چنانچہ عیسیٰ اُن کا سفارشی ہمیشہ جیتا ہے کہ اُن کی سفارش کرے۔ لیکن جب کسی خاص وقت میں ہم تختِ عدالت کے آگے لائے جاتے ہیں اور کوئی ہمارا مدعی ہو کے ہم پر الزام دیتا ہے۔ تب ہمارے لئے وکیل نہایت ضرور ہے۔ عیسیٰ ایسا وکیل ہے وہ شیطان کو جو ایمانداروں کا مدعی ہے جواب دیتا ہے اور اُس کو مغلوب کرتا ہے۔ وہ اپنا تابع ہونا اور لہو بہانا ہمارے لئے حجت کرتا ہے اور اسی باعث سے ہمارے لئے رہائی حاصل کرتا ہے۔ فرض کرو کہ ایماندار شیطان کے امتحان میں پھنس جائے تو بارگاہ آسمان میں عیسیٰ اُس کا وکیل ہے۔ اُس کے لوگوں کے لئے یہ بڑی خاطر جمع کا اور شیطان کے لئے محض حیرانی کا باعث ہے۔ اے میری جان خوشی کر کہ تیرے خدا نے تیری ساری احتیاجوں کے لئے تدبیر کی ہے۔ یہاں تجھے بحالی اور خوشحالی ملتی ہے اور آخر کار نجات ابدی ملے گی۔ عیسیٰ تیرا سب کچھ ہے تیرا مقدمہ اُس کے ہاتھ میں ہے اور اُس کے وسیلے سے تو غلبہ کرے گا۔ وہ تیرے مدعی کو لاجواب کرے گا۔ وہ تیرے سارے گناہوں کے لئے کلی معافی پائے گا۔ وہ تجھے خدا کے حضور راست ٹھہرائے گا۔ اس لئے فقط مسیح کی طرف دیکھتا رہ، تاریکی میں، آزمائش میں، بلکہ اس وقت جب تو گناہ میں پھنس گیا ہو تو عیسیٰ کی طرف دیکھ اور اُس کو وکیل جان کر اُس پر تکیہ کر وہ تیری سنے گا۔ تیرا اقرار کرے گا۔ تیرا مقدمہ پیش کرے گا۔ اور تجھے رہائی دے کے تیرا چہرہ اپنے چہرے کے جلوے سے جلوہ گر کرے گا۔ اے عزیز خُداوند تو جو اپنے لوگوں کا وکیل ہے جیسا تو نے ہمیشہ اپنے بھٹکے ہوؤں کے مقدمے کو پیش کیا ہے ویسا ہی میرا مقدمہ اپنے ذمے لے اور مجھے میری مشکلات سے رہائی دے تاکہ میں ہمیشہ تک اپنے اور تیرے باپ کی حضوری میں رہوں۔ اے رُوحِ پاک عیسیٰ کے اس عہدہ جلیل کو مجھ پر ظاہر کر۔

"کیونکہ مسیح اُس پاک مکان میں جو ہاتھوں سے بنایا گیا اور حقیقی مکان کا نمونہ ہی داخل نہیں ہوا بلکہ آسمان ہی میں تاکہ اب سے خدا کے حضور ہمارے لئے حاضر رہے"(عبرانیوں ۹: ۲۴)۔

عیسیٰ کا ہمارا طبیب ہونا

''عیسیٰ نے اُنہیں کہا کہ بھلے چنگوں کو حکیم درکار نہیں بلکہ بیماروں کو'' (متی ۹: ۱۲)۔

عیسیٰ کے سوا کوئی دوسرا طبیب گناہ آلودہ جان کو چنگا نہیں کر سکتا۔اِس کا بلسان صرف اُس کا لہو ہے اور فقط اُسی سے اُس کو صحت ملتی ہے تمام جہان کے باشندوں کو خبر ہوتی جاتی ہے کہ ہر اقلیم (ملک، ولایت) اور قوم اور زبان کے گنہگار مسیح کے پاس آئیں اور چنگے ہو جائیں۔وہ گویا ہمارے گھر کا طبیب ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ وعدہ تم سے اور تمہارے لڑکوں سے ہے کچھ ضرور نہیں کہ جب تک کوئی مہلک مرض ہم کو نہ پکڑے اُس کے پاس نہ جائیں۔ہم تو اپنی ساری مصیبت میں خواہ سر کی خواہ دل کی ہو اُس کے پاس جائیں اور وہ ایسی دوا دے گا۔ جس سے ہم کو آرام ملے گا۔ یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اپنے آپ کو چنگا کر سکتے ہیں بلکہ فوراً عیسیٰ کے پاس جائیں بیمار جو اُس کے پاس گئے وہ سب کے سب چنگے ہوئے۔کسی آرزو مند کو اُس نے کبھی نہیں کہا کہ میں تیری مدد نہیں کر سکتا۔پر حکمت وشعور لاثانی سے وہ ہر ایک کو جو رُوحانی صحت کا طلب گار ہو روحانی صحت دیتا ہے، بلکہ مفت دیتا ہے۔فقط مسیح اس قابل ہے کہ ہمارا طبیب ہو۔فقط مسیح اس عہدے پر مقرر کیا گیا۔اُن مقدسوں کو جو ابھی جلال میں پہنچیں گئے فقط مسیح کے وسیلے گناہ سے رہائی ملی۔ ہم بھی اُس کے پاس جائیں ہر وقت اور ہر حال میں ہماری مصیبت بڑی یا چھوٹی کتنی ہی کیوں نہ ہو ہم عیسیٰ مسیح کے پاس جائیں۔ ہم اپنے بیمار دل کو اُس کے پاس لے جائیں اور وہ انہیں چنگا کرے گا۔وہ ہمارے دِلوں کی سُستی اور کم نگاہی اور گمراہی اور ڈھلائی کو مٹا سکتا ہے اور انہیں مٹائے گا۔یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے لئے صحت نہیں ہے۔

''دیکھ میں اُسے صحت اور شفاء بخشوں گا۔ میں اِنہیں چنگا کروں گا اور امان اور سچائی کی کثرت اُن پر ظاہر کروں گا''

(یرمیاہ ۳۳: ۶)۔

عیسیٰ کا ہمارا چوپان ہونا

''میں اُن کے لئے ایک چوپان مقرر کروں گا۔اور وہ انہیں چرائے گا''(حزقی ایل ۳۴: ۲۳)۔

جیسا گلے کی سدا خبر لینا اور اس کی حمایت کرنا چاہیے ویسا ہی ایماندار کی حمایت اور ہدایت کرنا ضرور ہے۔ بذاتہ وہ گمراہ ہونے پر مائل رہتا ہے۔وہ مرض کے ہاتھ میں ہے اور ہوشیار اور ظالم دشمنوں کے خطرے میں بے شک اس کے لئے چوپان اور نگہبان ضرور ہے۔اس عہدے پر عیسیٰ اپنے باپ کی طرف سے مخصوص کیا گیا اُس نے اُس عہدے کو لے لیا اور اپنی بھیڑوں کا چوپان بنا اپنے اس عہدے کو وہ عزت بخشتا ہے۔وہ اپنے گلے کا شمار اور اس میں ہر ایک کا نام اور احوال جانتا ہے۔اس نے عہد باندھا ہے کہ میں ان کی خبر لوں گا،اُن کو چراؤں گا،ان کی حمایت کروں گا اور اپنے باپ کے حضور انہیں کامل کر کے پہنچاؤں گا۔وہ اپنے کام کو کبھی نہ چھوڑے گا۔وہ اپنے کام میں خوش ہوتا ہے۔اپنے گلے کو پیار کرتا ہے اس کو چراتا ہے برّوں کو اپنے ہاتھ سے فراہم کرتا اور اپنی گود میں اُٹھا کے لے چلتا اور اُن کو جو بچے والیاں ہیں ملائمیت سے لے جاتا ہے۔اس کی ایسی ہوشیاری اور خبرداری ہے کہ اگرچہ ہزاروں بھٹک گئے تو بھی اس کے گلے میں سے ایک بھی کھویا نہ گیا اور کبھی ایک کھویا نہ جائے گا۔وہ اپنوں کو ہری چراگاہوں میں بٹھاتا ہے اور راحت کے چشموں کے پاس انہیں لے جاتا ہے۔وہ اُن پر خوش ہوتا ہے کہ ان کی بھلائی کرے۔اے میرے دوست کیا تو عیسیٰ کے گلے کا ہے کیا تو گڈرے کی آواز جانتا ہے۔جب وہ بلاتا ہے کیا تو جلد آتا ہے اور اُس کے پیچھے چلا جاتا ہے۔کیا تو فقط مسیح کو اپنا نگہبان جان کر پرورش اور رہنمائی اور حمایت اور ہدایت اور نجات ابدی کے لئے اُسی پر بھروسا رکھتا ہے؟جو ایسا ہو تو تو خوشحال ہے اور تیرا استقبال جلال سے بھرا ہے اپنے چوپان نزدیک ہو ہمیشہ اُس کی آواز سنتا رہ۔

''اچھا گڈریا میں ہوں اچھا گڈریا بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہے''(یوحنا ۱۰: ۱۱)۔

عیسیٰ کا ہمارا نمونہ ہونا

''مسیح بھی ہمارے واسطے دُکھ پاکے ایک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گیا ہے تاکہ تم اس کے نقش قدم پر چلے جاؤ''(۱۔پطرس ۲: ۲۱)۔

اکثر اوقات عیسائی دین کو اُس کے مقرون (قریب) کی بد روش (برے ڈھنگ) سے نقصان پہنچا وہ پُرانی انسانیت کو اس کے فعلوں سمیت اُتار نہیں پھینکتے اور نئی انسانیت کو جو معرفت میں اپنے پیدا کرنے والے کی صورت کے موافق نئی بن رہی ہے نہیں پہنتے، اقرار تو کرتے ہیں کہ مسیح ہمارا نجات دہندہ ہے پر تو بھی اُس کے پیچھے نہیں ہو لیتے، لیکن یہ دو باتیں آپس میں بڑی نسبت رکھتی ہیں، جس نے ہمارے لئے اپنی جان دے خود اپنے کو ایک نمونہ ہمارے لئے چھوڑ گیا ہے تاکہ ہم اس کے نقش قدم پر چلے جائیں چاہیے کہ فقط مسیح ہمارا نظیر (مثال) ہو اور ہماری یہ غرض ہو کہ اس کی صورت میں بنیں جو سچے عیسائی ہیں۔ سو مسیح کی مانند ہوتے جاتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتا ہے کہ مجھ ہی سے سیکھو نہ صرف اس کی تعلیم سے بلکہ اس کی ساری روشوں سے سیکھنا چاہیے جیسا وہ کرتا ہے ویسا ہی ہم کو بھی کرنا چاہیے۔ رُوح القدس کا ایک کام یہ ہے کہ وہ ہم پر عیسیٰ کو ظاہر کرتا ہے اور اپنی ہدایت سے ہمیں عیسیٰ کی مانند بناتا ہے۔ اس کی مدد مانگ کے چاہیے کہ روز بروز مزاج اور چال چلن میں مسیح کی پیروی کرتے رہیں۔ جو مجھے دُکھ اُٹھانا پڑتا ہے تو پوچھنا چاہیے کہ مسیح کے دُکھ اُٹھانے میں کیسی چال تھی تاکہ فضل مانگ کے اس کی مانند دُکھ سہوں جو خدا کے لئے کام کرنا پڑتا ہے تو دریافت کرنا چاہیے کہ مسیح نے کیوں کر کام کیا تاکہ اس کی مانند کروں۔ اسی طرح میری زندگی کا گویا ایک عکس ہو اور میری چال اس کی سی ہو چاہیے کہ ہمارا یہ منشا و مطلب ہو یہ خدا کے فضل سے ہو سکتا ہے اور وہ فضل پر فضل دے گا۔ ہم ترقی کرتے چلے آئے ہیں اور آئندہ کو بھی ہوتے ہوتے مسیح کی صورت میں بن جائیں گے۔ اے رُوح القدس ہمیں ہمارے عزیز خداوند کی مانند ٹھیک بنا۔

''اس لئے میں نے تمہیں ایک نمونہ دیا ہے تاکہ جیسا میں نے تم سے کیا تم بھی کرو''(یوحنا ۱۳: ۱۵)۔

عیسیٰ کا ہماری نجات کا پیشوا ہونا

"اُس کو جس کے لئے سب کچھ ہے اور جس کے وسیلے ساری چیزیں موجود ہیں یہ مناسب تھا کہ جب بہت سے فرزندوں کو جلال میں لائے اُن کی نجات کے پیشوا کو اذیتوں سے کامل کرے" (عبرانیوں ۲: ۱۰)۔

ایماندار رُوح القدس کے وسیلہ سے سرِ نو پیدا ہو کے جلال کو پہنچیں گے۔ اب رُوحانی لڑائی لڑتے ہیں۔ ہمارا پیشوا زندگی کا مالک ہے اپنے دُکھوں کے وسیلے سے عیسیٰ نے اس کام کے لئے تیاری حاصل کی۔ اور وہ ہمیں ہمارے گھر پہنچانے کے قابل ہے۔ وہ ہماری طبیعت اور احوال اور دشمنوں اور مشکلوں سے واقف ہے۔ ایک دفعہ اُس نے ہمارے لئے فتح پائی پر ہم میں ہو کے فتح پائے گا۔ کبھی اُس کا کوئی سپاہی ہلاک نہ ہوا جنگ ہونے کے بعد جب سب حاضر کئے جائیں گے۔ تب معلوم ہو گا کہ ان میں سے جو اس کے جھنڈے تلے لڑتے تھے ایک بھی غیر حاضر نہیں سب کے سب اس کے گرداگرد ہو کے اپنا غالب ہونا اُس کی معرفت سمجھیں گے۔ اے پڑھنے والے اگر عیسیٰ تیرا پیشوا ہے تو وہ تجھے شیطان کے مقابلہ کرنے کی طاقت دے گا چاہیے کہ تو اُس پر غالب ہو گناہ کے مقابلہ کرنے کی طاقت دے گا۔ تجھے اس کو مغلوب کرنا چاہیے۔ تیرے لئے ہتھیار بنا کے وہ تجھے جنگ کرنے کو بلاتا ہے۔ اُس نے وعدہ کیا ہے کہ جو غالب ہوتا ہے میں اُسے اپنے تخت پر اپنے ساتھ بیٹھنے دُوں گا۔ چنانچہ میں بھی غالب ہوا اور اپنے باپ کے ساتھ اُس کے تخت پر بیٹھا۔ یشوع کی رہنمائی سے ملک کنعان بنی اسرائیل کو ملا اور جو عیسیٰ ہمارا رہنما ہو تو آسمان پر اس کا سارا جلال ہم کو ملے گا۔ شروع میں وہ اس جنگ میں پیشوا تھا اور وہ اسے انجام تک پہنچائے گا۔ چاہیے کہ ہم اس کی پیروی کر کے بہ ہمت لڑتے رہیں، چاہیے کہ خدا کے سارے ہتھیار باندھیں تاکہ شیطان کے منصوبوں کے مقابل قائم رہ سکیں۔ ہم اپنے پیشوا پر نگاہ کرتے رہیں اور اس کے اور اپنے دشمنوں کو اپنے دلوں میں جگہ نہ دیں رات بہت گذر گئی ہے اور صبح نزدیک ہوئی۔ پس ہم اندھیرے کے کاموں کو ترک کریں اور روشنی کے ہتھیار باندھیں۔

"اب اس کے لئے جو تم کو گرنے سے بچا سکتا اور اپنے جلال کے حضور کامل خوشی سے تمہیں بے عیب کھڑا کر سکتا ہے جو خدائے واحد حکیم اور ہمارا بچانے والا ہے جلال اور قدرت اور اختیار اب سے ابد تک ہو آمین" (یوحنا ۲۴: ۲۵)۔

عیسیٰ کا اپنے لوگوں کے لئے عہد کا پورا کرنے والا ہونا

"میں تجھے اُمت کا عہد اور قوموں کا نور ٹھہراؤں گا" (یسعیاہ ۴۲: ۶)۔

اکثر لوگوں کو طرح طرح کے عہدوں کی تعلیم کی نسبت جو بائبل میں ملتی ہے فکر اور اندیشہ ہے جو میں عیسیٰ کو خدا کا عہد جانتا تو مجھے فکر نہیں ہوتی۔ وہ کہتا ہے کہ میں نے اپنے برگزیدہ سے عہد باندھا۔ پھر کہتا ہے کہ اس کی سنو، اگر کوئی خدا کا عہد بخوبی سمجھے تو چاہیے کہ عیسیٰ کی سنے اور اُس پر غور کرے۔ وہ کہتا ہے کہ جس نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کی مرضی یہ ہے کہ ہر ایک جو بیٹے کو دیکھے اور اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے اور میں اُسے آخری دن اُٹھاؤں گا۔ اس عہد کا جو باپ اور بیٹے کے بیچ باندھا گیا یہ بیان ہو سکتا ہے کہ گنہگار کی فرمانبرداری اور دُکھ اُٹھانے اور مرجانے کے عوض میں خدا عیسیٰ کی فرماں برداری اور دُکھ اُٹھانے اور مرجانے کو قبول کرتا ہے اور یہ وعدہ کرتا ہے کہ میں سبھوں کو جو مسیح پر ایمان لائیں گے۔ حیات ابدی دُوں گا۔ جتنا عدل گنہگار سے دعویٰ کرتا ہے اتنا ہی عیسیٰ ادا کرتا ہے اور جو کچھ گنہگار سے درکار ہو وہ عیسیٰ کی خاطر سے دیا جاتا ہے۔ جو میں یہ قبول کروں کہ عیسیٰ کو اپنا شفیع جانوں گا۔ اور اپنے معاف ہونے اور راستباز ٹھہرانے اور پاک ہو جانے کے لئے اُس کے لہو بہانے اور تابع ہونے پر بھروسا کروں گا۔ تب خُدا عیسیٰ کی خاطر مجھے قبول کرے گا۔ اور میرے گناہوں کو معاف کر کے مجھے راست ٹھہرائے گا۔ اس طرح خدا مسیح میں ہو کے گنہگاروں کو اپنے ساتھ ملا لیتا ہے کہ وہ ان کی تقصیروں (گناہ، غلطی) کو اُن پر حساب نہیں کرتا اور وہ جو گناہ سے واقف نہیں تھا۔ ہمارے بدلے گناہ ٹھہرتا کہ ہم اس کے سبب الٰہی راستبازی ٹھہریں۔ اِسی طرح خدا مسیح میں ہو کے راست رہے اور اُسے جو عیسیٰ پر ایمان لائے راستباز ٹھہرائے فقط مسیح میں عہد کی ساری شرطیں پوری ہوئیں۔ اور اُسی کے وسیلے سے عہد کی ساری برکتیں ایمانداروں کو پہنچتی ہیں۔

"اپنا کان جھکاؤ اور میرے پاس آؤ سنو اور تمہاری جان جیتی رہے گی اور میں تمہارے ساتھ ابدی عہد باندھوں گا۔ یعنی داؤد کی سچی مہربانیاں" (یسعیاہ ۵۵: ۳)۔

عیسیٰ کا ہمارا پیشوا ہونا

"جہاں پیشتر وعیسیٰ جو ملک صدق کی طرح ہمیشہ کے لئے سر دار کاہن ہے ہمارے واسطے داخل ہوا" (عبرانیوں ۶: ۲۰)۔

عیسیٰ محض محبت سے ہمارے لئے نجات حاصل کرنے کو زمین پر آیا اور پھر آسمان پر ہمارا پیشر وہو کے چلا گیا۔ وہ نہ صرف راہ دکھلاتا ہے بلکہ خُود اُسی راہ پر چلا جاتا ہے۔ ہر ایک روک ٹوک جس پر ہم غالب نہ ہو سکتے تھے وہ اُٹھالے گیا اور اُس کے نقشِ قدم پر نگاہ کر کے ہم کو اُس کی پیروی کرنا چاہیے۔ ہمیں کُڑ کُڑانا نہ چاہیے کہ اُسی راہ پر جس پر عیسیٰ چلا گیا۔ ہم کو بھی چلنا پڑتا ہے۔ اُس نے ہمارے لئے آسمان میں داخل ہو کے ہمارے لئے آسمان کا دروازہ بھی کھولا تاکہ ہم اُس کی پیروی کر کے دخل پائیں وہ راہ کو آشکارا (ظاہر) کرتا ہے اور کہتا ہے کہ اِسی پر چلتے رہو۔ وہ اُس مکان کا جہاں وہ سکونت کرتا ہے۔ بیان کر کے کہتا ہے کہ جہاں میں ہوں تم بھی گے۔ اے عزیز شفیع اے پیشر وجلیل ہم کو فضل عنایت کرتا کہ تیری پیروی کریں اور جب ہم پر آزمائش پڑتی ہے تو تُو ہمیں یاد دلا کہ میں ہی اُسی راہ پر تمہارے آگے چلا اور اب تمہارے لئے جگہ تیار کر کے اپنے باپ کے گھر میں حاضر ہوں تاکہ تمہیں اپنی حضوری اور جلال میں داخل کروں۔ عیسیٰ آگے گیا کہ ہمارے آنے کی خبر دے وہ سارے راہ کی حاجت کو رفع کرتا ہے۔ فقط مسیح ایسی محبت اور فکر مندی دکھلا سکا اے میری جان اپنے پیشر وجلیل پر نگاہ رکھ اور اُس پر تاکنے والے ہو کر اُس دوڑ میں جو تیرے سامنے آپڑی ہے۔ دوڑتی جا اپنی ساری محنتوں میں آنے والے آرام پر سوچتی رہ اپنی لڑائیوں میں آنے والی فتح پر دھیان کر اور جب تجھے پھرنے کا امتحان ہو تو عیسیٰ کے نقشِ قدم کو ڈھونڈ کر اُس کے پیچھے چلتی رہ۔ وہ تو تمام راہ میں دکھلائی دے گا۔ اے رُوح القدس ہماری مدد کر کہ ہم عیسیٰ پر سوچیں اور اُس پر تکیہ کر کے اُس کے اُمیدوار ہوں۔

"پس جس حالت میں ہمارا ایک ایسا بزرگ سر دار کاہن جو افلاک سے گُذر گیا خُدا کا بیٹا عیسیٰ ہے تو چاہیے کہ ہم اپنے اقرار پر ثابت قدم رہیں" (عبرانیوں ۴: ۱۴)۔

عیسیٰ کا قیامت ہونا

"قیامت اور زندگی میں ہی ہوں جو مجھ پر ایمان لائے اگرچہ وہ مر جائے جئے گا"(یوحنا۱۱: ۲۵)۔

اِنسان نے گناہ کیا اور اس لئے مرتے جاتے ہیں عیسیٰ موا اور اس سبب سے انسان جی اُٹھیں گے۔ قیامت کی تعلیم تعلیم عزیز ہی مارتھا نے اس تعلیم کو قبل کیا پر سوچتے تھے کہ ایک وقت سب جی اُٹھیں گے اور اس وقت تج مرُدے رہیں گے، چنانچہ اپنے بھائی لعزر کے حق میں اُس نے کہا کہ میں جانتی ہوں کہ قیامت میں پچھلے دن پھر اُٹھے گا۔تب عیسیٰ نے کہا کہ قیامت میں ہی ہوں۔ وہ موت پر اختیار رکھتا ہے۔ وہ قبر کی کُنجی رکھتا ہے۔ مردوں کو پھر زندہ کرنا اس کے قابو میں ہے۔ وہ ہم کو اُٹھائے گا۔ اُس میل کی تاثیر سے جو ہمارے اور اس کے درمیان ہوتا ہے۔ وہ ہمیں ٹھیک اپنی ہی مانند اُٹھائے گا۔ ہمارے بدن رُوحانی ہوں گے۔ اُن میں نہ دُکھ نہ درد نہ کسی طرح کی بدصورتی ہوگی۔ وہ خوبصورت اور کامل اور جلیل ہوں گے۔ عیسیٰ کے جی اُٹھنے کے سبب سے ہم بھی جی اُٹھیں گے۔ کیونکہ وہ اُن کا جو سوگئے ہیں پہلا پھل ہے اور جیسا فصل کے پہلے پھل خدا کو گذرانیں جاتے ہیں اور اُس کو مقبول ہیں۔ ویسا ہی تمام فصل کے پھل اُس کو گذرانے جائیں گے۔ اے والدین تمہارا لڑکا یا لڑکی جو مسیح پر ایمان لا کے مر جائے۔ پھر اُٹھیں گے اے لڑکے تیرے ماں باپ جو مسیح پر ایمان لا کے گذر گیا ہے جی اُٹھے گا۔ اگر وہ خداوند میں مر گئے تو جی اُٹھیں گے تاکہ اُن سے خُداوند کو جلال ملے چنانچہ لکھا ہے۔ کہ عیسیٰ آئے گا تاکہ اپنے مقدسوں سے جلال پائے اور اپنے سب ایمانداروں میں تعجب کا باعث ہو یہ فانی بقا کو پہنے گا۔ اور یہ مرنے والا ہمیشہ کی زندگی کو اور جب یہ فانی غیر فانی کو اور یہ مرنے والا ہمیشہ کی زندگی کو پہن چکے گا۔ تب وہ بات جو لکھی ہے پوری ہوگی کہ فتح نے موت کو نگل لیا۔

"اگر اس کی رُوح جس نے عیسی کو مردوں میں سے جلایا تم میں بسے تو مسیح کا جلانے والا تمہارے مردہ بدن کو اپنے اُس رُوح کے وسیلے سے جو تم میں بستی ہی جلائے گا"(رومیوں۸: ۱۱)۔

عیسیٰ کا سب کا سر ہونا

''اور سب کچھ اُس کے پاؤں تلے کر دیا۔اور اُس کو کلیسیاء کے لئے سب کا سر بنایا''(افسیوں ۱: ۲۲)۔

کلیسیاء یعنی سارے سچے ایماندار مسیح کو عزیز وہیں۔اُس نے کلیسیاء کو پیار کیا اور اس کے لئے اپنے آپ کو دیا اس کے لئے وہ سب کا سر بن گیا ہے۔ ساری چیزیں عیسیٰ کے پاؤں تلے ہیں وہ ساری چیزوں کا اختیار رکھتا ہے۔ وہ قادر مطلق ہے اور اپنے لوگوں کی بھلائی کے لئے ساری باتوں پر خواہ آسمان پر خواہ زمین پر خواہ دوزخ میں ہوں حکومت کرتا ہے۔ کلیسیاء کا سر وہ ہے اور کلیسیاء اُس کا بدن ہے۔ ہر ایماندار اُس سے علاقہ رکھتا ہے اس سے متوصل ہے اور اس سے سب کچھ پاتا ہے۔ کلیسیاء کا سر ہو کے وہ اُس کے لئے دیکھتا اور سنتا اور بولتا اور بہر صورت اس کی خبر لیتا ہے۔ لیکن عیسیٰ نہ فقط کلیسیاء کا بلکہ سب سر ہے۔ سب کچھ اُس پر ظاہر ہوتا ہے اور اُس کی قدرت سے سنبھالا جاتا ہے۔ اور اُس کی حکومت سے منتظم کیا جاتا ہے۔ ایک گورا (چھوٹی چڑیا) بھی اُس کی بے مرضی زمین پر نہیں گرتا کاش کہ ساری باتوں میں ہم عیسیٰ پر لحاظ کریں۔ کاش کہ یہ جانیں اور یقین کریں کہ فقط مسیح حکیم مطلق اور خدائے قادر ہے۔ اس سوچ سے میری رُوح خاطر جمع رہے، اگر عیسیٰ سارا انتظام کرتا ہے۔ توضرور ساری چیزیں اُن کی بہبودی (ترقی) کے لئے جو خُدا سے محبت رکھتے ہیں مل کے فائدہ بخشیں گے، یعنی اُن کے لئے جو خدا کے ارادے کے موافق بلائے گئے ہیں۔ چاہیے کہ ہم یہ آرزو رکھیں کہ ساری باتوں کے حق میں خُدا کی مرضی پوری ہو جائے چاہیے کہ اپنی مرضی کو دبائیں اور صرف اُس کی مرضی منظور کریں ہمارے حال کی خاطر جمعی اور آئندہ کی ترقی اور عاقبت کی خوشحالی سب کی سب اِسی پر موقوف ہے اور جب تک ہماری اور مسیح کی مرضی میں کامل موافقت نہ بنے تب تک ہم کو کامل خوشی و خُرمی حاصل نہیں ہو سکتی۔

''اور وہ سب سے آگے ہے اور اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔ اور وہ بدن یعنی کلیسیاء کا سر ہے وہی شروع میں مردوں میں سے پہلوٹھا ہے تاکہ سب باتوں میں اس کا اوّل درجہ ہو''(کلسیوں ۱: ۱۷، ۱۸)۔

عیسیٰ کا دلسوزی رکھنا

''کیونکہ ہمارا سردار کاہن ایسا نہیں جو ہماری سُستیوں میں ہمدرد نہ ہوسکے بلکہ گناہ کے سوا ساری باتوں میں ہماری مانند آزمایا گیا''

(عبرانیوں ۴: ۱۵)۔

عیسیٰ نے دُکھ اُٹھایا اُس نے اِس لئے دُکھ اُٹھایا کہ تجربہ کاری سے جانے کہ میرے لوگوں کو کیا سہنا ہے۔ اُس نے ہماری حالت سے بخوبی واقف ہونا چاہا اور جہاں تک ہوسکتا وہ ہماری مانند بن گیا۔ پس وہ تجربہ سے جانتا ہے کہ ہماری دُکھی اور سکھی حالت ہے وہ ہم سے ایسا واقف ہے جیسا کوئی فرشتہ واقف نہیں ہوسکتا اس لئے کہ فرشتے نے ہماری ذات وطبیعت کبھی نہیں پکڑی۔ عیسیٰ کی رقت ودلسوزی فرشتوں کی نسبت بہت زیادہ ہے وہ جسمانی دُکھ اور رُوحانی دُکھ کو بھی جانتا ہے وہ جانتا ہے کہ گھبراہٹ اور دل گیری اور جان کندنی کیا ہے۔ اُس کی جان آزردہ ہوئی اُس کے بدن میں بھوک اور پیاس اور ٹھنڈا اور تھکاوٹ اور زخموں سے تکلیف ہوئی ۔وہ بدن وجان ورُوح میں دُکھی تھا اور جانتا تھا کہ برداشت کرنے کے لئے طاقت اور سنبھالنے کے لئے تسلی پانا چاہیے۔ وہ ہمارے درد کے سبب سے دردمند ہے ۔ہاں ہمارے ہی ساتھ دردمندی کرتا ہے۔ وہ سر ہے اور ہم اس کے عضو ہیں سر اور اعضاء کے درمیان ہمدردی جلد اور پائدار وملازم وکامل ہے۔ عیسیٰ کی ایسی دردمندی ہوتی ہے۔اے دُکھی فقط مسیح کامل طور سے تیرے ساتھ ہمدرد ہوسکتا ہے، کیونکہ اس کی ہمدردی موثر ہے وہ تجھے سنبھالے گا۔ اور تیرے دُکھ کو تیرے فائدہ کا باعث ٹھہرائے گا اور آخر کو تجھے کامل رہائی دے گا۔ عیسیٰ تجھ پر سدا نگاہ رکھتا ہے اور تیرا دُکھ اور رنج اس کے دل پر اثر کرتا ہے وہ تجھ کو تیری طاقت سے زیادہ بوجھ اُٹھانے نہ دے گا۔ اُس کی رحمت بہت نرم ہے اور اس کی شفقتیں لاانتہا ہیں۔ اپنی ساری رنج اور آفتوں اور دُکھوں میں اس پر نگاہ کر اور اس سوچ سے اپنے لئے تسلی حاصل کر کہ میرے سارے دردوں میں عیسیٰ ہمدرد ہے۔

''اور جب اُس نے جماعتوں کو دیکھا اُس کو اُن پر رحم آیا کیونکہ وہ اُن بھیڑوں کی مانند جنکا چرواہا نہ ہو عاجز وپریشان تھیں''

(متی ۹: ۳۶)۔

ایمانداروں کا مسیح میں کامل بننا

"اور تم اُس میں جو ساری سرداری اور مختاری کا سر ہے کامل بنے ہو" (کلسیوں ۲: ۱۰)۔

مسیح کا جلال لاثانی ہے اس کی سرفرازی کی کوئی موافقت نہیں ہے۔ وہ ساری مبارکبادی کے اوپر سرافراز ہے۔ اُس کے جلال میں اس کے لوگ حصہ دار ہیں۔ وہ آپ ناکامل ہیں اور ان کی فضیلتوں میں کمال نہیں ملتا اُن کے سارے کاموں میں گناہ ملایا جاتا ہے۔ وہ بوجھ سے دب کر آہیں کھینچتے ہیں وہ کاملیت کے لئے بڑی آرزو رکھتے ہیں۔ پر مسیح میں کامل بن گئے۔ اُس میں پیوستہ ہو کر وہ اُس کے شریکِ وراثت ہو گئے ہیں۔ مسیح کو چھوڑ کے اور کسی میں کمال نہیں مل سکتا شرع نے کچھ کامل نہیں کیا پر اس فرمان برداری کے وسیلہ سے جسے مسیح نے کیا اور اس قربان کی معرفت جسے اُس نے دیا ایماندار اس میں کامل بنے۔ پہلے اس کی فرمانبرداری کے وسیلہ سے اس کے لوگ کامل بنیں اُس کی زندگی کا کام خُدا کی فرمانبرداری تھی۔ یہ اُس کے لوگوں کے لئے تھی وہ اُن کے حساب میں گنی جاتی ہے۔ اُس کے باعث وہ فتویٰ سے آزاد اور حیات ابدی کے حق دار ہیں پر اُس کے ہونے کے وسیلہ سے اُس کے لوگ کامل بنیں اس نے ایک ہی نظر گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا کیا خوب عیسیٰ کا ایک نذر گذراننا کافی تھا۔ اس کے سارے لوگوں کے لئے وہ کافی ہے اور اُسی سے وہ ہمیشہ کے لئے کامل بنے پر مسیح میں ساری بھرپوری ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ باپ کو یہ پسند آیا کہ سارا کمال اس میں بسے اور یہ ساری کمالیت اُس کے لوگوں کے لئے ہے پھر وہ طاقت بخشتا ہے جیسا لکھا ہے کہ تیرے زمانہ کے موافق تیری قوت ہو وہ دانش بھی دیتا ہے جو ہمارے مطابق ہو اور پاکیزگی بخشتا کہ ہم آسمان پر رہنے کو تیار ہوں۔ فقط مسیح میں ہم کامل ہیں اپنی ساری احتیاجوں کے رفع کرنے کے لئے اس کی طرف مائل ہونا چاہیے۔

"وہاں نہ یونانی ہے نہ یہودی نہ ختنہ نہ نامختونی نہ بربریت نہ اسقوتی نہ غُلام نہ آزاد پر مسیح سب کچھ اور سب میں ہے" (کلسیوں ۳: ۱۱)۔

عیسیٰ آنے والا ہے

''میں پھر آؤں گا۔اور تم کو اپنے ساتھ لوں گا تاکہ جہاں میں ہوں تم بھی ہو''(یوحنا۱۴: ۳)۔

جو رسومات مسیحی دین سے علاقہ رکھتی ہیں۔وہ بیش قدر ہیں۔ مسیح کا کلام بھی بیش قدر ہے، لیکن خود مسیح کے مقابلہ میں یہ کہا ہے جس کو ہم پیار کرتے ہیں وہ خود مسیح ہے اور جس قدر ہماری عمر بڑھتی ہے اسی قدر ہماری آرزوئیں مسیح کے لئے بڑھتی جاتی ہیں۔جو آسمان پر مسیحی نہ ہو تو وہ جگہ ہمارے لئے خاطر پسند نہ ہو اور زمین پر جس کے ہم آرزومند ہیں سو مسیح ہے، اگر مسیح کے ساتھ ہونے کی انتظاری نہ ہو تو موت کی بابت سوچنا کیا ہی دلگیری ہوتی۔ مسیح کا آنا ہماری اُمید کی غرض ہے ایک بار اس نے پست حالی میں آکے ہمارے لئے دُکھ اُٹھانے اور مرجانے میں اپنا پیار دکھایا۔دوسری بار اپنے جلال میں آئے گا۔تب ہم کو اپنی مانند کرکے ہم کو اپنی حضوری سے خوش کرنے میں اپنی محبت دکھلائے گا۔ابھی وہ خُدا کے حضور ہمارے لئے حاضر رہتا ہے اور جلد آئے گا اور ہمیں اپنے پاس لے گا۔اُس نے صرف تھوڑے عرصہ کے لئے اِس دُنیا کو چھوڑا ہے اور اب ہم اس کے انتظار میں ہیں کہ آسمان پر سے اُترے گا اور ہم کو غضب سے چھوڑا کے ابدی جلال میں داخل کردے گا ۔فقط مسیح اور اُس کی حضوری ہمارے ساتھ ہماری جانوں کی آرزو کو رفع کرے گی۔چونکہ جب اس نے کہا کہ میں یقیناً جلد آتا ہوں لہٰذا ہم اس کے ظہور کے منتظر ہیں اور آرزومند ہوکے پکارتے ہیں کہ ہاں اے خُداوند عیسیٰ آتمام خلقت کے لئے وہ دِن جب مسیح آئے گا کیا ہی مبارک دن ہوگا۔کیونکہ تب اس کی چیخیں مارنے کے ایام ختم ہوں گے اور اس کے پیڑیں(دُکھ،درد) یاد بھی نہ آئے گی۔اور اگر خلقت کے لئے ایسی خوشی باقی ہے تو کلیسیاء کے لئے جو مسیح کا بدن ہے کتنا زیادہ ہوگا۔اس واسطے تم اپنے فہم کی کمر باندھ کے ہوشیاری سے اس فضل کی کامل اُمید رکھو جو عیسیٰ مسیح کے ظاہر ہوتے وقت تم پر نازل ہوگا۔

''اب اے بچو تم اس میں رہو تاکہ جب وہ ظاہر ہو تو ہم بے پرواہوں اور اس کے آتے وقت اس کے آگے شرمندہ نہ ہوں''(۱۔یوحنا۲: ۲۸)۔

عیسیٰ کا ابد تک یکساں ہونا

"عیسیٰ مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے" (عبرانیوں ۱۳: ۸)۔

دُنیا متغیر اور بے ثبات ہے دوروز کے واقعات میں کیا ہی دورنگی (بیگانگی، منافقت) ہے۔ شاید ہمارے رشتہ داروں میں سے بعض میرے دوستوں کی نسبت خواہ بدنی خواہ دِلی مفارقت (جدائی، علیحدگی) ہو کے صحت کے عوض بیماری اور آرام کے عوض دُکھ اور سلامتی کے بدلے تکلیف اور خوشی کی جگہ رنج اور زندگی موت سے بدل جائے۔ ہمارے اندر اور باہر یہ سب ناپائیدار اور تبدیلی پذیر ہے، مگر ایک ہے جو بدلتا نہیں عیسیٰ ہمیشہ یکساں ہے۔ اُس کی ذات وصفات بے تبدیل ہیں اس کی محبت مستحکم ہے۔ اس کی شفقتیں ہر صبح کو نوع بنوع ہیں وہ بے انتہا ہیں اس کا دل ہماری طرف لگا رہتا ہے وہ ہمیشہ ہمارے لئے موثر کام کرتا ہے۔ اس کی آنکھیں مجھ کو دیکھتی ہیں۔ اُس کے ابدی بازو ہمارے نیچے ہیں ہاں کم بختی اور خوش وقتی بیماری اور تندرستی موت اور زندگی میں عیسیٰ یکساں ہے۔ اُس کی ذات وطبیعت بے تبدیلی ہیں۔ جو اُس کے منہ سے نکلا اُسے نہ بدلے گا۔ پہاڑ جاتے رہیں گے اور کوہ ہل جائیں گے پر اُس کی مہربانی میں جو ہم پر ہے کچھ فرق نہ پایا جائے گا اور اُس کی صلح کا عہد جنبش نہ کرے گا۔ عالم بدلے تو ممکن ہے لیکن عیسیٰ کا پیار اور کلام یکساں رہے گا آسمان اور زمین ٹل جائیں گے مگر اُس کی باتیں ہر گز نہ ٹلیں گی۔ وہ جو کہتا سو پورا کرے گا۔ اُس کے ہاتھ ہمیشہ پھیلے ہیں کہ ہم آئیں اور اُس کی گود میں آرام پائیں اُس کے لہو کا چشمہ ہمیشہ بہتا رہتا ہے اور اس میں ہم اپنے گناہوں کو دھو ڈالیں اور اپنا لباس اُجلا کریں۔ فقط مسیح پر ہمارا بھروسا رکھا جائے۔ وہ ہماری تسلی کا سوتا اور ہمارے خوش کرنے کا باعث ہوگا۔ اگر عیسیٰ ہمارا ہو تو ہر وقت اور ہر حال میں ہم داؤد کی مانند گا سکتے ہیں کہ خُداوند زندہ ہے اور میری چٹان مبارک ہے اور خُدا میری نجات کی چٹان بلند و بالا ہے۔

"تو وہی ہے اور تیرے برس جاتے نہ رہیں گے" (عبرانیوں ۱: ۱۲)۔

حال خوفناک

’’جو کوئی خُداوند کو عزیز نہیں رکھتا ملعُون ہو۔ ہمارا خُداوند آنے والا ہے‘‘(۱۔کرنتھیوں ۱۶: ۲۲)۔

کیا ہم عیسیٰ سے محبت نہ رکھیں کیا ایسے لوگ بھی ہیں جو عیسیٰ سے محبت نہیں رکھتے۔ہاں بہتیرے ایسے ہیں اُس کی نسبت سنتے ہیں۔اُس کے حق میں پڑھتے ہیں۔اُس کی بابت گفتگو کرتے ہیں پر اُس سے محبت نہیں رکھتے اگروہ کبھی بچ جائیں گے۔تو عیسیٰ کے وسیلے سے بچنا چاہیے لیکن تو بھی اس کو پیار نہیں کرتے یہ حال خوفناک ہے۔اے میرے دوست فقط مسیح تجھے بچا سکتا ہے اگروہ تجھے نہ بچائے تو تجھے دوزخ میں جانا پڑے گا۔تجھے دوزخ کے عذاب کو سہنا پڑے گا۔تو سدا شیطان کی شراکت کرے گا۔صرف مسیح کے وسیلہ سے آدمی باپ کے پاس پہنچ سکتا اور اُس کو مقبول ہو سکتا ہے۔صرف عیسیٰ پر ایمان لانے سے آسمانی میراث ملے گی۔پھر جو لوگ مسیح سے محبت نہیں رکھتے وہ اُس پر ایمان بھی نہیں رکھتے۔یہ بھی سوچو کہ اگر کوئی گناہ سے نفرت نہ رکھے تو وہ عیسیٰ سے محبت نہیں رکھ سکتا۔اے پیارو! اِس کے سوا کوئی دُوسری راہ نہیں فقط مسیح کے وسیلہ سے بچنا چاہیے یا ہلاک ہونا چاہیے۔خُدا کا فضل جس سے نجات ہے تم پر ظاہر ہوا اِس فضل کو ایمان پکڑتا ہے اور پکڑتے ہے فوراً عیسیٰ ایماندار کو عزیز ہے۔چنانچہ پطرس کہتا ہے کہ وہ تمہارے واسطے جو ایمان لائے ہو قیمتی ہے۔پس اگر تمہارے لئے مسیح قیمتی نہ ہو تو اس سبب سے ہے کہ تم اس پر ایمان نہیں لاتے اور اگر تم اس پر ایمان نہیں لاتے تو تم اب تک اپنے گناہوں میں گرفتار ہو اور خُدا کا غضب تم پر بنا رہتا ہے اور اگر اپنے گناہوں میں گرفتار ہو کے مر جاؤ تو جب مسیح آئے گا۔تم ملعون ہو کے پس میرا یہ التماس سنو کہ آپ کو جانچو کہ تم ایمان کے ساتھ ہو کہ نہیں اپنے کو پرکھو اور یہ جان لو کہ عیسیٰ مسیح تم میں ہے اور نہیں تو تم نامقبول ہو۔

’’جو بیٹے پر ایمان لاتا ہے ہمیشہ کی زندگی اس کی ہے اور جو بیٹے پر ایمان نہیں لاتا حیات کو نہ دیکھے گا۔بلکہ خُدا کا قہر اس پر رہتا ہے‘‘(یوحنا ۳: ۳۶)۔

تسلّی دہ کا شخص الٰہی ہونا

"کیوں شیطان تیرے دل میں سمایا کہ تو رُوح قدس سے جھوٹ بولے تو آدمی سے نہیں بلکہ خدا سے جھوٹ بولا" (اعمال ۵: ۳۴)۔

ہر ایک خصوصیت جس سے شخص ہونا جانا جاتا ہے۔ پاک کلام میں رُوح القدس کو دے جاتی ہے۔ وہ بھیجا جاتا آتا اور کام کرتا ہے وہ سکھلاتا لے جاتا اور راہ بتلا تا ہے۔ وہ بولتا باتیں ظاہر کرتا اور گواہی دیتا ہے وہ شخص الٰہی ہے اور قدرت و بزرگی اور جلال میں خدا باپ اور خدا بیٹے کا ہمسر ہے۔ بپتسمہ کے ضابطے میں وہ باپ اور بیٹے کے ساتھ شریک ہوتا ہے کیونکہ ہم باپ اور بیٹے اور رُوح القدس کے نام سے بپتسمہ پاتے ہیں۔ اُس دُعا بھی جو رسولوں نے دی اور جو کلیسیاء میں دی جاتی ہے ۔اس کا نام ہے یعنی یہ کہ خُداوند عیسیٰ مسیح کا فضل اور خُدا کی محبت اور رُوح القدس کی شرکت تم سبھوں کے ساتھ ہو آمین۔ جو دلیلیں ہیں کہ خدا باپ ایک شخص اور الٰہی ہے وہی دلیلیں رُوح القدس کے شخص ہونے اور الٰہی ہونے کے لئے کام آتی ہیں۔ الوہیت کی ساری صفات اس کو دی جاتی ہیں اور باپ اور بیٹے کے برابر کلیسیاء سے حمد اور جلال اور عزت پانے کے لائق ہے۔ خُدا کے کلام کے تذکرے میں وہ کبھی متکلم پھر مخاطب اور پھر غائب ہے اور ہر شخصی کام عمل میں لاتا ہے۔ وہ باپ اور بیٹے سے علیٰحدہ ہے اور باپ اور بیٹے کے ساتھ ہمتا (برابر، نظیر، شریک) ہے اور وہ آپ ہی میں ذات الٰہی کی بھرپوری رکھتا ہے کیونکہ وہ بذاتہ اصالتاً اور ہمیشہ خُدا ہے ۔اے رُوحِ پاک اپنی شخصیت اور ذات الٰہی اور اصلی جلال کی بابت ہمیں صاف سمجھا دے کاش کہ پاک کلام میں تجھے دیکھیں اور اپنے دلوں میں تجھے حاضر جانیں اور روز بروز تیرے ساتھ صحبت رکھیں۔

"کیا تم نہیں جانتے کہ تم خُدا کی ہیکل اور یہ کہ خُدا کی رُوح تو میں بستی ہے" (۱۔ کرنتھیوں ۳: ۱۶)۔

رُوحِ پاک کا تسلّی بخش ہونا

"اگر میں نہ جاؤں تو تسلّی دینے والا تم پاس نہ آئے گا پر اگر میں جاؤں تو میں اُسے تُم پاس بھیج دُوں گا" (یوحنا۱۶: ۷)۔

خُدا کے لوگوں کے لئے ایک تسلّی بخش چاہیے کیونکہ اُن کو ہر طرح کا رنج و غم ملتا ہے۔ چونکہ اندر گناہ اور باہر دُنیا کی آزمائشیں اور ہر کہیں شیطان ہے اور یہ سب اس کو ستاتے اور ورغلانتے ہیں۔ لہٰذا کچھ تعجب نہیں کہ اکثر وہ نااُمیدی اور تکلیف میں ڈوب جائیں۔ علاوہ اس کے ان کی روزمرہ فکریں ان کو دباتی اور گھبراتی ہیں اور جب وہ زبردستوں کا ظلم اور مسکینوں کی تنگ حالی اور عیسائیوں کا کم ایمان اور کم محبت دیکھتے ہیں تو ضرور رنج و غم کھاتے ہیں، ایسے حال میں انسان تھوڑی تسکین دے سکتے ہیں۔ صرف خُدا واجبی طور سے تسلّی بخش سکتا ہے، چنانچہ رُوحِ پاک نے یہ عہدہ لیا ہے۔ وہ ایمانداروں کے لئے تسلّی بخش ہے وہ عیسیٰ کی ساری بھرپوری اور باپ کے سارے اِرادوں سے واقف ہے۔ جلال کی ساری دولت اور فضل کے خزانے اس کو جانے جاتے ہیں اور اس کا کام یہ ہے کہ اُسی سے خُدا کے لوگوں کو تسلّی دے وہ ہر ایک ایماندار کو اور اس کے حال کو بھی پہچانتا ہے وہ دِل میں داخل ہو کے ہماری سب حاجتوں کو رفع کر سکتا ہے۔ وہ ہر ایک دُشمن اور آزمائش سے واقف ہے وہ ہماری نظر عیسیٰ کی طرف رجوع کرتا ہے وہ ہمیں ایسی ترغیب دیتا ہے کہ خُدا پر بھروسا رکھیں۔ وہ ہمارے دِلوں میں جلال کی اُمید پیدا کرتا ہے۔ وہ خُدا کے وعدوں کو لے کے ہم کو بتلاتا ہے کہ اِن میں ہمارا کیا حصہ ہے۔ وہ گویا ہم پر کفارے کو خون چھڑکتا ہے۔ وہ سلامتی دیتا ہے۔ وہ ہم کو شیطان سے لڑنا سکھاتا ہے۔ ہماری ساری تکلیفوں میں وہ ہم کو تسلّی دیتا ہے، بلکہ ایسی تسلّی بخشتا ہے کہ گناہ سے نفرت رکھیں اور عیسیٰ کو پیار کریں اور پاکیزگی کو زیادہ چاہیں۔ اے رُوحِ پاک ہمارے دلوں پر نازل ہو اور ہم کو یہ خوب تسلّی دے۔

"جیسا آدمی جسے اس کی ماں تسلّی بخشتی ہے ویسا ہی میں تم کو تسلّی بخشوں گا اور تم یروشلیم میں تسلّی پاؤ گے" (یسعیاہ۶۶: ۱۳)۔

تسلّی دینے والے کا ایمانداروں کے ساتھ ہمیشہ رہنا

''میں اپنے باپ سے درخواست کروں گا اور وہ تمہیں دوسرا تسلّی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے یعنی رُوحِ حق''

(یوحنا۱۴: ۱۶۔۱۷)۔

عیسیٰ کچھ عرصہ تک اپنے لوگوں کو تسلّی دینے اور اُن کی تسکین ابدی کی بنیاد ڈالنے کو دُنیا میں آیا۔ وہ تسلّی کا چشمہ ہے اور ساری رُوحانی تسلّی اُس کے کامل کام پر منحصر ہی لازم تھا کہ وہ اپنے باپ کے پاس پھر جائے تاکہ ہمارے لئے ہمیشہ سفارش کرے مگر اُس نے رُوح القدس کو بھیجا کہ وہ کلیسیاء کے ساتھ رہے۔ رُوح اقدس جو پنتکوست کے روز بکثرت ظاہر ہوا، کلیسیاء کے ساتھ اُسی وقت سے رہا ہے اور اُس کے ساتھ ابد تک رہے گا۔ کلیسیاء میں رُوح القدس عیسیٰ کو دکھلاتا ہے اور اس کا جلال ظاہر کرتا ہے۔ وہ ایماندار کے دل پر نازل ہوتا ہے اور اُسے عیسیٰ کی ہیکل میں بدلتا ہے اور وہاں ہمیشہ حکومت کرتا ہے۔ گاہ گاہ (کبھی کبھی) وہ ہماری روش کو دیکھ کر غم کھاتا ہے، کبھی تنبیہ دیتا ہے۔ اپنی تسلّی وہ تاثیریں نہیں دیتا ہم کو ہم ہماری اُمید کی بابت یقین نہیں دلاتا۔ ہمارے لے پالک ہونے پر گواہی نہیں دیتا پر وہ ہمیں کبھی ترک نہیں کرتا۔ ہمیشہ ہمارے ساتھ رہتا۔ خیال مبارک یہ ہے سوچتا ہوں کہ اگر ممکن ہوتا کہ رُوحِ پاک اپنی ہیکلوں کو چھوڑے اور نافرمانبرداروں اور باغیوں کو ترک کرے تو مدت سے مجھ کو چھوڑتا ابھی تک اس نے ہمارے واسطے محنت کی ہے اور فتح بھی پائی اور کا فتح پانا اِس میں ظاہر ہے کہ جب ہم اپنے باپ سے دور گئے تھے۔ رُوح کی ہدایت وحمایت اور نالہ ومنت کے ساتھ ہم پھر آئے اور اس کی بغاوت ہم نے کی پھر تابع ہوئے۔ اے رُوح مبارک تیرا شکر ہو کہ تو وفادار ہے۔ میرے ساتھ رہا کر اور مجھ عیسیٰ کو ظاہر کرکے مجھے مسرور کر۔

''جو کوئی وہ پانی جو میں اسے دُوں گا پئے وہ کبھی پیاسا نہ ہو بلکہ جو پانی میں اِسے دیتا ہوں اس میں پانی کا سوتا ہو جائے گا جو ہمیشہ کی زندگی تک جاری رہے گا'' (یوحنا۴: ۱۴)۔

تسلّی دینے والے کا ہمہ جا ہونا

"تیری رُوح سے میں کدھر جاؤں اور تیرے حضور سے کدھر بھاگوں، اگر آسمان پر چڑھ جاؤں تو وہاں تو ہے اور قبر کو بستر بناؤں دیکھ تو وہاں بھی ہے" (زبور ۱۳۹: ۷۔۸)۔

کسی دوست کا ہمارے ساتھ موجود ہونا دل پذیر ہے پر ایسا دوست ملنا جو ہر بات میں ہمارا ہمدرد ہو اور اُس کا ہمیشہ ہمارے ساتھ رہنا کیا خُوب ہے رُوحِ پاک ایسا ہی دوست ہے اور وہ ہمیشہ ساتھ ہے۔ خُدا ہو کے وہ اس قابل ہے کہ ہمہ جا (ہر جگہ) ہو سکتا اور اس نے عہد بھی باندھا ہے کہ ایمانداروں کے ساتھ ہر وقت اور ہر جا حاضر رہوں گا۔ وہ نہ صرف حاضر ہے بلکہ ہمارے دِلوں کو ہدایت کرنے اور ہم کو خطاؤں سے متنبہ کرنے اور ہماری طبیعتوں کو الزام دینے اور ہم کو سچائی کے حق میں یاد دلانے اور ہمارے دِلوں کو پاک صاف کرنے اور دُکھوں میں ہمیں تسلّی دینے کے لئے موجود ہے۔ وہ ہم کو کبھی نہ چھوڑے گا۔ اگرچہ ہمارے خطاؤں کے سبب سے وہ غم کھائے اور ہم کو تسلّی نہ دے پر تو بھی ہمارے دلوں پر اثر کرے گا اور الزام دے کے اور تنبیہ کر کے ہمیں جگائے گا۔ اور ہم کو بھٹکنے سے لوٹا دے گا۔ وہ اپنے ہاتھ کے کام کو کبھی نہ چھوڑے گا۔ پس چاہیے کہ ہم اس کی وفاداری اور کامل محبت پر اسی طرح سوچتے رہیں کہ رُوحِ پاک میرے ساتھ ہے وہ میری ساری چال کو دیکھتا اور میرے دل کے منصوبوں کو پہنچانتا ہے۔ چاہیے کہ ایسی سوچ ہمارے دل میں رہیں تو ہم جسم کے لئے نہ بوئیں گے۔ جس سے خرابی کی فصل ہے پر رُوح کے لئے بوئیں گے اور ہمیشہ کی زندگی پائیں گے۔ اے میرے جان یاد رکھ کہ رُوحِ پاک ہمیشہ تیرے ساتھ ہے اور تجھے برکت دیا چاہتا ہے وہ تیرا روز روز کا سکھلانے والا ہے تیرا دوست ہی کبھی اُس کو غمگیں نہ کر۔

"روح سب چیزوں کو بلکہ خُدا کی گہری باتوں کو بھی دریافت کر لیتے ہے" (۱۔کرنتھیوں ۲: ۱۵)۔

رُوح القدس کا قادر ہونا

''جب رُوح القدس تم پر آئے گا تو تم قوت پاؤ گے''(اعمال ۱: ۸)۔

سب عجیب معجزات جو رسولوں سے کئے گئے اور فضل کی بڑی کرامات جو ایماندار کے دل میں ظاہر کی گئی۔ رُوح القدس کی قدرت سے منسوب ہوئی بغیر قدرت کے حقیقی دینداری نہیں ہوسکتی اور رُوح کی قدرت کے سوا اور کوئی قدرت اس قابل نہیں ہے۔ حواریوں نے عیسیٰ سے حکم پایا کہ یروشلیم سے باہر نہ جاؤ بلکہ باپ کے وعدہ کی راہ دیکھو۔ وعدہ یہ تھا کہ تم تھوڑے دنوں کے بعد رُوح القدس سے بپتسمہ پاؤ گے۔ رُوح القدس اپنی قدرت اور تاثیر کے بتلانے کے لئے اپنے کو تین عناصر قوی سے مقابلہ کرتا ہے۔ یعنی ہوا اور آگ اور پانی سے اس کی قدرت گنہگار کی خرابی کو جیت لیتی اور گنہگار کو مسیح کی طرف رجوع کرنے اور اُس کو اِس قدر سنبھالتی ہے کہ اگرچہ کمزوری میں کیڑا سا ہو، لیکن اپنے سارے دشمنوں پر غالب ہوتا ہے۔ رُوح القدس کے ہمارے دل میں بسنے سے ہم کو خُدا کے ساتھ قدرت ہے اور شیطان کے اوپر بھی قدرت اور گنہگاروں کے دلوں پر اثر کرسکتے ہیں۔ رُوح کی قدرت سے ہم سب کچھ کرسکتے ہیں اور سب دُکھوں کو برداشت کرسکتے ہیں۔ یہ قدرت کلیسیاء کو ضرور ہے تاکہ وہ برومند ہو اور اس کے شریکوں میں خلا ملا ہو اور وہ پاک بن کے ترقی پائے اور یہ قدرت ہر ایک عیسائی کو چاہیے تاکہ وہ خوش رہے اور دُنیا سے علیحٰدہ ہو کے خدا کی تعلیم کو سب باتوں میں رونق دے، مگر ہم کو روح کی قدرت کی ایسے خواہش نہیں جیسا لازم ہے اور اس سبب سے اس کی تلاش واجب طور سے نہیں کرتے۔ جاننا چاہیے کہ اگر ہم دینداری میں ترقی پائیں اور مسیح کی مانند بنتے جائیں اور خُدا کا جلال ظاہر کریں تو رُوح القدس کی قدرت سے بھر جانا چاہیے ۔اے رُوحِ پاک تو قدرت کی رُوح ہو کے میرے دل میں رہ اور بہر صورت مجھے خُداوند عیسیٰ مسیح کی مانند بنا۔

''خدا نے ہم کو دہشت کی رُوح نہیں بلکہ قدرت اور محبت اور ہوشیاری کی دی ہے''(۲۔ تیمتھیس ۱: ۷)۔

رُوح القدس کا خود مختار ہونا

''لیکن وہی ایک رُوح یہ سب کرتی ہے مگر جیسا چاہتی ہے ہر ایک کو بانٹتی ہے''(۱۔کرنتھیوں ۱۲: ۱۱)۔

اگلے زمانوں میں رُوحِ پاک کے انعام اور کام کلیسیاء میں بہت سے اور طرح طرح کے تھے اور یہ خود رُوح سے دیئے گئے۔اُن کے حق میں کسی کا کچھ دعویٰ نہ تھا۔اب بھی ویسا ہی ہے۔رُوح القدس خدا ہو کے اختیار رکھتا ہے کہ جو چاہیے سو کرے مقدسوں کو بلانے میں وہ بالکل اختیار رکھتا ہے اور ان کو ایسا آرام دیتا ہے ،جیسا ان کی حاجت کے مطابق ہو خُدا کا کلام جب تک رُوحِ پاک اس کے سننے اور سنانے پر برکت نہ دے بے تاثیر رہے گا۔لیکن اُس کام میں بھی یہی رُوح برتر ہے اور ایک کو قائل کرتا اور دوسرے کو تنبیہ دیتا اور تیسرے کو تسلّی بخشتا ہے۔وہ گنہگار کو فروتن کرتا ہے اور عیسیٰ پر عزت بخشتا ہے اور خدا کے فضل کو سرفراز کرتا ہے۔ہر کام اور ہر بات وہ قادر مطلق ہے،اگرچہ اپنی مرضی کے مطابق کرتا ہے،لیکن وہ کبھی کبھی آدمی کے ذمہ اور جوابدہی کو نہیں روکتا اور اکثر بغیر وسیلہ کے کسی کے دل پر اثر نہیں کرتا بلکہ اس کے برعکس اس کی یہ مرضی ہے کہ کسی نہ کسی وسیلہ سے وہ تاثیر کرتا ہے۔اور ایسے وسیلوں سے جو اس کو پسند ہوں استعمال کرتا ہے۔وہ کلیسیاء میں سلطنت کرتا اور ان سے کام کرواتا ہے اور اس کے ہر ایک شریک میں کام لیتا ہے اور جو کچھ وہ کرتا ہے سو عیسیٰ کے نام پر اور اُس کے جلال کو بڑھانے کے لئے کرتا ہے۔رُوح قادر ہو کے وہ سب کچھ کر سکتا ہے اور اپنی مرضی کے مطابق کرتا رہے گا۔اور چونکہ وہ اپنوں سے کامل محبت رکھتا ہے۔پس جو کچھ وہ کرتا اُن کے حال کی اور ابدی بھلائی کے لئے کرتا ہے۔اے رُوح مبارک میرے دل میں اثر کر کہ میں تیری مرضی بجالانے کی آرزو رکھوں اور تیرا کام بھی کروں۔میرے دل میں اثر کر کہ میں اپنی نجات کے کام کئے جاؤں۔میرے دل میں اثر کر کہ میں خُدا کے جلال کے ظاہر کرنے میں مستعد رہوں۔

''خدا آپ اس پر نشانوں اور کراماتوں اور طرح طرح کے معجزوں اور رُوح القدس کی بانٹی ہوئی نعمتوں سے اپنی مرضی کے موافق گواہی دیتا رہا''(عبرانیوں ۲: ۴)۔

رُوحِ پاک کا سرِ نو پیدا کرنے والا ہونا

''جو جسم سے پیدا ہوا ہے جسم ہے اور جو رُوح سے پیدا ہوا رُوح ہے۔ تعجب نہ کر کہ میں نے تجھے کہا کہ تُم کو سرِ نو پیدا ہونا ضرور ہے''(یوحنا۳: ۶۔۷)۔

جیسا سوتا ویسا دھارا، آدم سے اُسی کی صورت میں اولاد پیدا ہوئی۔ بذاتہ ہم سب کے سب جسمانی آدمی کی صورت پر پیدا ہو کے نفسانی بگڑے اور خراب پیدا ہوئے ہیں۔ اس حالت میں مبتلا ہو کے ناممکن ہے کہ خُدا کی بادشاہت کی خاصیتیں جانیں یا اُن میں خوش ہوں، چنانچہ لکھا ہے کہ نفسانی آدمی خدا کی رُوح کی باتوں کو نہیں قبول کرتا کہ وہ اُس کے آگے بیوقوفیاں ہیں اور نہ وہ اُنہیں جان سکتا کیونکہ وہ رُوحانی طور پر بوجھے جاتے ہیں، اس سبب سے رُوح القدس کا کام نہایت ضروری ہے اور اُس کے مطابق مسیح نے خود کہا کہ اگر کوئی سرِ نو پیدا نہ ہو تو وہ خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ رُوحِ پاک کی تاثیر سے نئی انسانیت پیدا ہوتی ہے اور ہم نئی مخلوق بنتے ہیں۔ جب اس کی معرفت ہماری سمجھ کھل جاتی تب خُدا کی شریعت کی رُوحانیت اور اپنے برگشتہ اور بگڑے ہوئے حال سے واقف ہو جاتے ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ بے فضل کے نجات ہو نہیں سکتی۔ تب یہ بھی معلوم کرتے ہیں کہ خُداوند عیسیٰ مسیح ہماری کل رُوحانی حاجتوں کو رفع کر سکتا ہے اور اُس کے سوا کوئی دوسرا اِس قابل نہیں ہے۔ اس نئی پیدائش کا ایک پھل یہ ہے کہ دِل میں مسیح کے لئے آرزو اور شوق پیدا ہوتا ہے اور ایماندار مسیح کے نقش قدم پر چلتا ہے اور مسیح پر لگا رہتا ہے اِسی پر تکیہ کر کے اور اُس کے ساتھ صحبت رکھ کے ایماندار مسیح کا ہم شکل بنتا ہے اور سبھوں پر ظاہر ہوتا ہے کہ اِس شخص میں کیسی بڑی تبدیل ہوئی ہیں۔ بعد اس کے وہ جسمانی شہوتوں میں مبتلا نہیں، بلکہ خدا کی مرضی کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتا ہے۔ وہ خُدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے زندہ ہے اور گویا مسیح کا خط ہے جو سب آدمی جانتے اور پڑھتے ہیں، اگر کوئی مسیح میں ہے تو وہ نیا مخلوق ہے۔ پُرانی چیزیں گذر گئیں دیکھو کل چیزیں نئی ہوئیں۔

''وہ جو جسم کے طور پر ہیں اُن کا مزاج جسمانی ہے پر وہ جو رُوح کے طور پر ہیں اُن کا مزاج رُوحانی ہے''(رومیوں ۸: ۵)۔

رُوحِ پاک کا گناہ کی بابت قائل کرنا

"اور وہ آ کر دُنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا گناہ سے اس لئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لائے"

(یوحنا۱۶: ۸۔۹)۔

آیت مذکورہ میں دُنیا کو گناہ سے تقصیروار ٹھہرانے سے قائل کرنا مراد ہے، بلکہ ایسا قائل کرنا کہ اِس میں الزام دینا بھی شامل ہوتا ہے۔ وہ خاص گناہ جس کا اس مقام میں ذکر ہے بے ایمانی ہے۔ انسان کی رائے ہے کہ جو شریعت کو عدول (روگردانی، انکار) کرتے ہیں۔ اُن کو تقصیروار ٹھہراتی ہیں پر رُوحِ پاک کا یہ کام ہے کہ جو مسیح پر ایمان نہیں لاتے، اُن کو قصوروار ٹھہراتا ہے۔ وہ سکھلاتا ہے کہ عیسیٰ مسیح گنہگاروں کے بچانے کو دُنیا میں آیا ہے۔ اور وہ گنہگار کو بچانے کے قابل اور رضامند ہے اور اُس کو قائل بھی کرتا ہے کہ تو مسیح پر ایمان نہیں لایا اور یہ تیرا گناہ ہے اس لئے ہم پر فرض ہے کہ مسیح پر ایمان لائیں کیونکہ خُدا ہم کو ایسا حکم دیتا ہے۔ چنانچہ یوں مسطور (سطر کیا گیا، اُوپر لکھا گیا) ہے کہ یہ لکھی گئی تاکہ تُم ایمان لاؤ کہ عیسیٰ مسیح خُدا کا بیٹا ہے اور تاکہ تم ایمان لا کے اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔ اُنہیں جو ایمان لاتے ہیں نجات کا وعدہ کیا جاتا ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ جو کوئی ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائے گا۔ بے ایمانی کا پھل ہلاکت ہے اور اس کے مطابق یہ بھی مسطور ہے کہ "جو ایمان نہیں لاتا اس پر سزا کا حکم کیا جائے گا"۔ ان آدمیوں میں سے جن کے پاس انجیل پہنچتی ہے ہر ایک مسیح کو خواہ قبول خواہ نا قبول کرتا ہے۔ جو شخص ایمان نہیں لاتا وہ مسیح کی بے عزتی کرتا ہے۔ اور کونسا گناہ اس سے بڑا ہے؟ کاش کہ ہم اِس گناہ کی بُرائی سمجھیں اور دِل ہی سے مسیح پر ایمان لائیں۔ اے رُوح القدس جو ایمان کا پیدا کرنے والا ہے۔ اگر میرے دل میں ایمان نہ ہو تو اسے پیدا کر اور اگر ہو تو اسے زیادہ کرتا کہ میں نہ فقط اپنی جان بچانے کے لئے بلکہ خُدا کے جلال اور رحم بڑھانے کے واسطہ بھی ایمان لاؤں۔

"اور سزا کے حکم کا سبب یہ ہے کہ نُور جہاں میں آیا اور انسان نے تاریکی کو نُور سے زیادہ پیار کیا کیونکہ اُن کے کام بُرے تھے" (یوحنا۳: ۱۹)۔

رُوحِ پاک کاراستبازی کے حق میں قائل کرنا

''اور وہ اگر دُنیا کو راستی سے تقصیروار ٹھہرائے گا اس لئے کہ میں اپنے باپ پاس جاتاہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے''

(یوحنا۱۶: ۸۔۱۰)۔

رُوحِ پاک ہم کو قائل کرتاہے کہ عیسیٰ کا دعویٰ راست اور اس کا چال چلن کامل ہے اور اُس نے شریعت کو پورا کیاہے اور اسی طرح رُوح کی ہدایت سے ہم یقین کرتے ہیں کہ عیسیٰ نے خُدا کا بیٹا ہو کے کامل راستبازی نکالی ہے جس سے ہر ایک ایماندار خُدا کے آگے راستباز ٹھہرے گا۔رُوحِ پاک ہم کو بتاتاہے کہ ہماری خود راستبازی نجات کے کام نہ آئے گی اور یہ کہ وہ گندی دھجی کی سی ہے اور جو کسی دوسرے کی راستبازی حاصل نہ ہو تو ضرور ہلاک ہوں گے۔وہ ہم کو یہ بھی سکھلاتاہے کہ شریعت کی غایت یہ ہے کہ مسیح ہر ایک ایماندار کی راستبازی ہو اور یہ کہ ہر ایک جو ایمان لاتا سب باتوں سے بے گناہ ٹھہرتاہے۔رُوح کی ہدایت سے ہم سمجھتے ہیں کہ خُدا جو راست ہے کسی کو جو راست نہیں راستباز نہیں ٹھہرائے گا۔اور اِس لئے کہ ہم ناراست ہیں۔پس اپنی صداقت کو پیش کرکے خُدا کے حضور میں پہنچ نہیں سکتے۔پھر رُوح القدس ہم کو سکھلاتاہے کہ عیسیٰ کی راستبازی ان سبھوں پر جو ایمان لاتے ہیں گنے جاتے ہیں اور اِسی راستبازی کے سبب سے وہ خُدا کے حضور میں راست ٹھہرتے ہیں، پھر رُوحِ پاک کے اثر کرنے سے گنہگار آپ اور اپنے کل کاموں پر نہیں بلکہ برعکس اس کے مسیح پر بھروسا رکھتاہے اور اس کو حکمت اور راستبازی اور پاکیزگی اور خلاصی جان کے اپنے کو اس کی سپرد کرتاہے۔رُوح القدس کی تاثیر سے گنہگار مسیح پر ایمان لاتاہے۔اور اس کا پھل یہ ہے کہ مسیح ایماندار کے نزدیک سب میں اور سب کچھ ہے۔اسی طرح مسیح کی راستبازی موثر ہے اور جو ناراست ہوئے وہ راست ہو جاتے ہیں، یعنی مسیح کی راستبازی کے سبب سے جو اُن کے حساب پر گنی جاتی ہے۔وہ راستباز ٹھہرتے ہیں، چنانچہ کلام القدس میں مسطور ہے کہ جیسا ایک شخص کی نافرنبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے ویسا ہی ایک کی فرمانبرداری کے سبب سے بہت لوگ راستباز ٹھہریں گے۔اے رُوح القدس مجھ پر مسیح کی راستبازی اس قدر ظاہر کرکہ اپنی راستبازی کو باطل جان کر صرف اُسی کی راستبازی کا مشتاق رہوں۔

''اور اس وقت کی بابت بھی اپنی راستی ظاہر کرے تاکہ وہ آپ ہی راست رہے اور اسے جو عیسیٰ پر ایمان لائے راستباز ٹھہرائے''

(رومیوں۳: ۲۶)۔

رُوحِ پاک کاعدالت کی نسبت قائل کرنا

"اور وہ اگر دُنیا کو عدالت سے تقصیروار ٹھہرائے گا اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے"(یوحنا۱۶: ۸۔۱۱)۔

رُوحِ پاک بتاتا ہے کہ خدا راست وعادل ہے اور اُس نے عدالت کے واسطے اپنی مسند قائم کی اور ایک روز ٹھہرایا ہے۔ جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت کرے گا اور اپنے بیٹے کو منصف ٹھہرائے گا۔ جو ہر ایک کو اُس کے کام کے مطابق بدلادے گا اِس کی ایک قوی دلیل یہ ہے کہ مسیح کی موت کے سبب سے اِس دُنیا کے سردار یعنی شیطان پر سزا کا فتویٰ دیا گیا۔ علاوہ اِس کے گنہگار کی تمیز بھی گویا ایک مسندِ عدالت ہے۔ جس کے سامنے وہ حاضر کیا جاتا ہے اور اس کے گناہ سلسلہ وار اس پر ظاہر ہوتے ہیں۔ اور وہ لاجواب ہے اور تقصیروار ٹھہرا اور اس پر موت کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ وہ اپنے کو ہلاک ہونے کے قابل جانتا ہے۔ کیونکہ دیکھتا ہے کہ کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے خُدا کے سامنے راستباز نہ ٹھہرے گا۔ تب انجیل کی خوشخبری اس پر ظاہر ہوتی ہے کہ بچنے کی راہ کھل گئی۔ اور جلد وہ اس جائے پناہ کی طرف دوڑتا ہے وہ عیسیٰ کے پاس جاتا ہے اور جو کلام اُس کی نسبت پاک نوشتوں میں لکھا ہے اسے قبول کرتا ہے اور نجات کے لئے اس پر بھروسا رکھتا ہے۔ معافی حاصل کرنے کے لئے وہ مسیح کے بہے ہوئے لہو کو پیش کرتا ہے۔ اور راستبازی پانے کو اس کی فرمانبرداری کی دلیل لاتا ہے اور اُس کے وعدہ پر تکیہ کرتا ہے کہ رُوح القدس اُس کو پاک کرے گا اور اسے آسمان میں بسنے کے لئے تیاری دے گا۔ وہ عدالت کی نسبت قائل ہوتا ہے۔ کیونکہ اپنی تمیز میں اُس کو پہچانتا اور یقین کرتا ہے کہ سبھوں کو چاہیے کہ مسیح کی مسندِ عدالت کے آگے ہوں وہ اپنے کو عیسیٰ کے سپرد کرتا ہے اور اس کو یقین ہے کہ وہ میری امانت کی اس روز تک حفاظت کرسکتا ہے۔ وہ ہوشیاری سے دُنیا میں چلتا ہے اور ہمیشہ یادرکھتا ہے کہ ہر ایک ہم میں سے خُدا کو حساب دے گا۔

"کیونکہ اُس نے ایک روز مقرر کیا ہے جس میں وہ راستی سے دُنیا کی عدالت کرے گا۔ اُس آدمی کی معرفت جسے اُس نے مقرر کیا اور اُسے مردوں میں سے اُٹھا کے یہ بات سب پر ثابت کی"(اعمال ۱۷: ۳۱)۔

رُوحِ پاک اُستاد ہونا

”جو مسح تم نے اُس سے پایا تم میں بحال رہتا ہے اور تُم اُس کے محتاج نہیں کہ کوئی تم کو سکھائے بلکہ جیسا وہ مسح تمہیں سب باتیں سکھاتا ہے اور سچ ہے اور جھوٹ نہیں اور جیسا اُس نے تم کو سکھایا ویسا تم اُس میں قائم رہو گے“(۱۔یوحنا۲: ۲۷)۔

آیت مذکورہ میں لفظ مسیح سے ایماندار کو رُوح کی بخشش کا ملنا مراد ہے ہر ایک ایماندار کو رُوح القدس عنایت ہوتا ہے۔اور وہ ایماندار کو مخصوص کرتا ہے اور اُس کو خُدا کے لئے بادشاہ اور کاہن ٹھہراتا ہے۔رُوح القدس ایماندار کا اُستاد ہی ہو جاتا ہے اور پاک کلام اور خُدا کے سارے انتظام کے وسیلہ سے اُس کو سکھلایا کرتا ہے۔اور اگر کوئی دوسرا اُستاد رُوح کے خلاف سکھلائے یا سمجھائے تو جھوٹا ٹھہرتا اُس کے پاس ساری سچائی ہے اور رفتہ رفتہ ایماندار کا دل روشن ہوتا ہے۔اور وہ تاریکی سے نہیں پر نورِ الٰہی سے بھرپور اور معمور ہے جو کچھ ہم اپنی نسبت یا عیسیٰ کے حق میں یا اپنے آسمانی باپ کی نسبت جانتے ہیں رُوح القدس نے اسے ہم پر ظاہر کیا ہے۔وہ خُدا کی اُمت کا اُستاد ہے وہ مسیح کی چیزوں سے پاتا ہے۔اور انہیں ہم کو دکھلاتا ہے۔رُوح القدس کا ہدایت کرنا ایماندار کی ساری زندگی میں ظاہر ہوتا ہے اور الٰہی انتظام کے حادثوں خصوصاً متفرق افتون اور مصیبتوں کے وسیلہ سے اور پھر پاک کلام کی معرفت وہ ہماری گنہگار حالت اور خُداوند عیسیٰ کی لیاقت اور عزیز ہونے اور خُدا پاک کی لاانتہا محبت کے حق میں ہم کو سکھاتا ہے اور یہ بتلاتا ہے کہ ابدی سعادت کے مقابلہ میں دُنیا کی خوشی خاک اور راکھ ہے۔اے رُوح مبارک ہم کو ہدایت کیا کر کاش کہ ہم یہ جانیں کہ تو ہمارے ساتھ رہتا ہے اور ہم پر عیسیٰ کو ظاہر کرتا ہے۔ہم تیرے وسیلہ سے عیسیٰ کو دیکھیں اور اس سے بخوبی واقف ہوں اُسی پر اپنا سارا بھروسا رکھ کر ہم اس کے آرزومند ہیں کہ اس کی مانند بنتے جائیں۔

”اور تم نے اُس مقدس سے مسح پایا اور سب کچھ جانتے ہو“(۱۔یوحنا۲: ۲۰)۔

رُوح القدس کاہدایت کرنا

''اس لئے کہ جتنے خُدا کی رُوح کی ہدایت سے چلتے وہی خُدا کے فرزند ہیں''(رومیوں ۸: ۱۴)۔

جب ہم اپنی مرضی کے مطابق چلتے ہیں تب گناہ اور خطرہ میں بھٹکتے جاتے ہیں اور اس لئے رُوح القدس ہم پر نازل ہوتا ہے کہ ہماری ہدایت اور حمایت کرے۔رُوحِ پاک ہم کو ہمیشہ گناہ کی طرف سے مسیح کی طرف اور ہماری راستبازی کی طرف سے مسیح کی راستبازی کی طرف لے جاتا ہے۔معافی حاصل کرنے کے لئے وہ ہم کو مسیح کی صلیب کے پاس لے جاتا ہے اور پاکیزگی پانے کو مسیح کے لہو کے چشمہ کے پاس ہمیں رہنمائی کرتا ہے اور رُوحانی آرام وتازگی کے ملنے کے واسطہ ہم کو دینی رسومات دکھلاتا ہے اور جب ہم صحبت اور مدد الٰہی مانگتے ہیں تو وہ ہم کو فضل کا تخت بتلاتا ہے وہ اجازت نہیں دیتا کہ کوئی اپنی نیکی پر تکیہ کرے، بلکہ یہ بھی نہیں چاہتا کہ ایماندار اُس کے کام پر بھروسا رکھے لیکن برعکس اس کے وہ اُس پر مسیح کی خوبیاں ظاہر کرتا ہے اور اُس کو سکھلاتا ہے کہ زندگی اور سلامتی کے لئے صرف مسیح ہی پر تکیہ کرنا چاہیے۔رُوحِ پاک ہمیشہ گنہگار کو فروتن کرتا ہے اور عیسیٰ کو سرفرازی دیتا ہے اور اگر ہم رُوح کا ظہور رکھا کریں تو البتہ مسیح ہمارے دِلوں میں سرفراز ہو، روح پاک ہم کو گناہ سے پاکیزگی کی طرف اور دُنیاوی باتوں سے رُوحانی باتوں کی طرف لے جاتا ہے۔وہ ہم کو ترغیب دیتا ہے کہ اپنے کو آزمائیں اور اپنے دِلوں سے واقف ہوں اور اسی طرح ہم ٹھوکر کھانے سے بچتے ہیں وہ شریعت سے انجیل کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ہم کو عقل مند جان کر وہ مقبولیت اور بڑی محبت کے ساتھ ہم کو فرزند سمجھ کے لے چلتا ہے۔اے رُوح القدس ہمیشہ ہماری رہنمائی کر ایسی روہنمائی کہ ہم عیسیٰ کے ساتھ اُس کے دُکھ اُٹھانے میں شریک ہوں۔راہِ راست میں ہم کو چلا یا کر مسیح مصلوب اور مسیح تخت نشین کی طرف ہمیں چلا۔

''اگر تم رُوح کی ہدایت سے چلتے ہو تو شریعت کے بند میں نہیں''(گلتیوں ۵: ۱۸)۔

رُوح القدس کا دِل کا پاک کرنا

''اے بھائیو خُداوند کے پیارو لازم ہے کہ ہم تمہارے واسطہ ہمیشہ خُدا کا شکر کریں کہ خُدا نے تمہیں شروع سے چُن لیا کہ تُم رُوح کی پاکیزگی بخش تاثیر سے اور سچائی پر ایمان لان سے نجات پاؤ''(۲۔ تھسلنیکیوں ۲: ۱۳)۔

یہاں پر چن لینے سے الگ کرنا اور پاک کام کے لئے ٹھہرانا مراد ہے۔ خُدا نے اپنے لوگوں کو مسیح میں چُن کر الگ کر دیا ہے۔ اور رُوحِ پاک کی قدرت اور تاثیر اور سکونت کے وسیلہ سے وہ اُن کو اپنے لئے مخصوص کرتا ہے۔ از روئے پاکیزگی کے ہم مسیح میں سرِ نو پیدا ہوتے ہیں اور ہمارے دِلوں میں ایسا کام شروع ہوتا ہے جس کا انجام یہ ہے کہ ہم مسیح کی مانند بنیں جس کو رُوح القدس پاک صاف کرتا ہے۔ اُس کا دل بدل گیا اور اُس کی مرضی نئے طور سے عمل کرتی ہے اور اُس کا ذہن کھل جاتا ہے اور اُس کی تمیز پاکیزگی کی طرف لگتی ہے اور اُس کی خصلتیں رُوحانی بنتی جاتی ہیں۔ سرِ نو پیدا ہونے میں پاکیزگی کا شروع ہوتا ہے پر اُس کا انجام نہیں یہ رفتہ رفتہ بڑھتی جاتی ہے اور مسیح کے دِن میں پوری ہو گی۔ وہ انسان کے دِل و بدن سے علاقہ رکھتی ہے اور پاک کلام اور دینی رسومات اور خُدا کے انتظام کے وسیلہ سے ترقی پاتی ہے، بلکہ ساری چیزیں اُس کے بڑھانے کے لئے کام آئیں۔ پہلے سبزی ہے پھر بالیں بعد اس کے بالوں میں تیار دانے۔ پہلے ہم مسیح میں ہو کے بچے ہیں پھر لڑکے پھر جوان اور آخر کو بوڑھے۔ مسیح کے ساتھ پیوستہ ہو کے ہم اس کی بھرپوری سے پاتے ہیں۔ اور اس کے لئے پھل لاتے ہیں۔ پاکیزگی دِل میں پیدا ہوتی ہے اور وہ ہر روز کی چال اور زندگی کے سب کاموں میں ظہور کرتی ہے۔ اگر کوئی شخص رُوح سے پاک بنتا ہے تو گناہ اس کو افسوس کرائے گا۔ شیطان اسے آزمائے گا۔ دُنیا میں اس کی خوشی نہ ہو گی۔ اور آسمان اُس کے نزدیک دِل پسند اور عزیز ہو گا۔ اے رُوح القدس ہم کو پاک صاف کر تا کہ ہم عیسیٰ کی مانند بنتے جائیں۔ ہر ایک مصیبت اور نعمت کے وسیلہ سے ہمیں پاک کرائے۔ خُدا ہم کو اپنی سچائی کی معرفت پاک کر تیرا کلام سچائی ہے۔

اُنہیں اپنی سچائی سے پاک کر تیرا کلام سچائی ہے''(یوحنا ۱۷: ۱۷)۔

رُوح القدس کا گواہ ہونا

"وہی رُوح ہماری رُوح کے ساتھ گواہی دیتا ہے کہ ہم خُدا کے فرزند ہیں" (رومیوں ۸: ۱۶)۔

رُوح القدس اپنے سب فرزندوں کو پہچانتا ہے۔ جب اُن کا نام دفترِ حیات میں لکھا گیا تب وہ حاضر تھا۔ وہ انہیں مسیح میں سرِ نو پیدا کرتا ہے۔ وہ اُن کے دِلوں میں سکونت کرتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ وہ خُدا کے فرزند ہیں۔ اگر پوچھا جائے کہ وہ کب یہ گواہی دیتا ہے تو جواب یہ ہے کہ جب وہ ہمارے دِلوں میں فرزندی طبیعت پیدا کرتا ہے اور ہم پر باپ کی محبت ظاہر کرتا ہے۔ اور ہم کو یقین دلاتا ہے کہ خدا ہمارا باپ ہے اور ہم اس کے فرزند تب ہم کو یہ گواہی دیتا کبھی کبھی وہ خُدا کسی وعدہ کو گویا چمکاتا اور اسے ہمارے دِلوں پر نقش کرتا ہے اور دلیل لاتا کہ یہ وعدہ ہمارے ہی لئے ہے۔ گاہ گاہ وہ ہم پر اپنا کام ہمارے دِلوں میں ایسا ثابت کرتا ہے کہ جو ہم اپنے لے پالک ہونے پر شک لاسکیں تو اپنی پیدائش پر بھی شک لائیں۔ وہ دِل کو نرم کرتا اور خصلتوں کو خُدا کی طرف پھیرتا اور تمیز کو آرام بخشتا اور ہمارے اندر ابّا نام بتاتا ہے یہاں تک کہ ہم خُدا کی طرف دِل اُٹھا کے پکار سکتے ہیں کہ یقیناً تو ہمارا باپ ہے۔ پھر وہ اُن باتوں کو جو خُدا کے کلام میں اُس کے لوگوں کی نسبت مندرج ہیں ہم پر ایسا روشن کر دیتا ہے کہ ہم کو یقین ہوتا ہے کہ سارے ایماندار ایک خاندان کے ہیں اور اُن کا ایک ہی باپ ہے پھر وہ کلام کے سننے کی ایسی تاثیر بخشتا کہ جو باتیں خُدا کے لوگ سنیں اُن کو سمجھیں اور یہ بھی جانیں کہ حقیقتاً ہم خُدا کے ہیں اور بے تاب گنہگار اپنے گناہ سے قائل ہو کے جانیں کہ بغیر ایمان لائے ہم نااُمید ہیں۔ اے پاک رُوح میرے دل کو سکھلا کہ وہ اپنے لے پالک ہونے کو پہچانے اور میری رُوح کے ساتھ گواہی دیا کر کہ میں خُدا کا فرزند ہوں میرے شبہے دُور و دفع کر اور میرے دِل میں پاک یقین پیدا کر دے تو بخش کہ میں اپنے فرزند ہونے سے واقف ہو کر خُدا کے چہرہ کے جلوہ میں چلتا رہوں اور روز بروز اپنے بڑے بھائی مسیح کی مانند ہوتا جاؤں ۔

"جو کہ خُدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے گواہی آپ میں رکھتا ہے" (۱۔ یوحنا ۵: ۱۰)۔

رُوحِ پاک کامہر کرنا

''اور تُم نے بھی کلام حق جو تمہاری نجات کی خوشخبری ہے سن کراس پر بھروسا کیااور اُس کے سبب سے تُم کو بھی جو ایمان لائے رُوح القدس کی جس کا وعدہ ہوا مہر ملی''(افسیوں ۱: ۱۳)۔

رُوحِ پاک کی عنایت ہونے سے مسیح کے کام کے دعوے اور وعدے اور کمالیت پوری ہوئی۔ عیسیٰ کا مسیح ہونا اس سے ثابت ہوا اور یہ بھی کہ اس کا کام پورا ہوا اور اُس کا کفارہ خُدا کو مقبول ہے رُوح کی بخشش گویا ایک مہر ہے جو ہمارے لے پالک ہونے اور خُدا سے مقبول ہونے کو ثابت کرتی ہے۔ رُوحِ پاک باپ کی مہر ہے جس سے ہمیں اس کے احسان منداور منظور ہونے اور محبت رکھنے کے حق میں یقین آتاہے۔ وہ بیٹے کی مہر بھی ہے اور ہم کو یقین دلاتا ہے کہ مسیح کالہو بہانا اور اس کی راستبازی اور سفارش ہماری معافی اور راستبازی اور نجات کے لئے کافی ہے۔ رُوح القدس ہم پر مہر کر دیتا ہے اس کی مہر سچائی ہے، یعنی انجیل کی کلام کی سچائی وہ اپنی محبت کے وسیلہ سے ہمارے دِلوں کو نرم کرتا اور اپنی قدرت سے اُن پر اثر کرتا اور مہر کر دیتا ہے۔ سچائی ہم پر عیسیٰ کو ظاہر کرتی اور گویا عیسیٰ کی شبیہ ہمارے دلوں پر کھینچا کرتی ہے۔ یہ شبیہ عیسیٰ کی اِس طرح پر ظاہر ہوتی ہے کہ جہاں جہاں اُس کی شہادت ہے۔ وہاں گناہ سے نفرت رکھنا اور پاک ہونے کی آرزو اور مسیح کو عزت دینے کی خواہش اور اس کی مانند ہونے اور آخر کو اُس کے ساتھ رہنے کی تمنا ہوتی ہے۔ روح کی مہر کرنے سے ہمارے دِلوں میں مسیح مقبول ہونے اور اُس سے مل جانے اور اُس کے ساتھ رہنے کی اُمید پیدا ہوتی ہے۔ اے رُوح عیسیٰ میرے دل پر مہر کر بلکہ آپ میرے دل میں رہا کرتا کہ مجھے یقین ہو کہ فضل و جلال میرے ہیں۔ اے میری جان میں تجھے تاکید کرتا ہوں کہ پاک رُوح کو جس سے تجھ پر خلاصی کے دن تک مہر ہوئی رنجیدہ مت کر رُوح میں چلتی رہ اور رُوح کا پھل دکھلایا کر۔

''ہم اسی سے جانتے ہیں کہ ہم اُس میں رہتے ہیں اور وہ ہم میں کہ اُس نے اپنی رُوح سے ہمیں دیا''(۱۔یوحنا ۴: ۱۳)۔

رُوح القدس کا بیعانہ

''اور اُس نے ہم پر مہر بھی کی اور رُوح کا بیعانہ ہمارے دِلوں میں دیا''(۲۔ کرنتھیوں ۱: ۲۲)۔

ایمانداروں کو خُدا نے ایک بڑی اور جلال والی میراث دینے کا وعدہ کیا ہے، لیکن چاہیے کہ کچھ دیر تک اُسے نہ پائیں اور جب تک وہ نہ ملے ایسا ہو کہ ہم پر آزمائشیں اور شبہے اور ڈر پڑیں اِس لئے رُوح القدس ہمیں عنایت ہوتا ہے تا کہ ہم یقین کریں کہ اُس کو مقبول ہیں اور اُس وجہ سے بھی کہ وہ ہماری میراث کا بیعانہ ہو رُوحِ پاک کا ہمارے دل میں بسنا گویا خُدا کا رہن ہے اور وہ اُس کے وعدہ کو مستحکم کرتا اور ہم کو یقین دلاتا ہے کہ میراث کو حاصل کریں گے۔ رُوح القدس کا ہمارے دلوں میں بسنا اِس میراث کا ایک حصہ ہے۔ یہاں تک کہ جو رُوح کو پاتا ہے ضرور خدا کی بادشاہت کا وارث ہے اور اپنا حصہ پائے گا۔ رُوحِ پاک آیا ہے کہ ہم کو ہماری میراث لینے کے لئے تیار کرے اور ہم کو اُس کی خوشی اور لذتوں کی حلاوت (مٹھاس، مزہ، آرام) بخشے جو سلامتی رُوحِ پاک ہمارے اندر پیدا کرتا ہے اور جو خوشی وہ ہمیں بخشتا ہے اور جو آزادگی وہ عنایت کرتا ہے۔ اس سلامتی اور خوشی اور آزادگی کی مانند ہیں جو نور کے فرزندوں کو ملے گی۔ رُوحِ پاک ہمیں آسمان میں نہیں لے جاتا لیکن اکثر ہمارے دِلوں میں آسمان کی پیش بندی کیا کرتا ہے وہ بیعانہ ہے اور جب خُدا نے بیعانہ ہے۔ اور جب خدا نے بیعانہ دیا تو وہ میراث بھی دے گا۔ چنانچہ عیسیٰ نے کہا کہ اے چھوٹے جھنڈ مت ڈر تمہارے باپ کو پسند آیا کہ بادشاہت تمہیں دے اور پولُس بھی رُوح کی نسبت کہتا ہے کہ وہ ہماری میراث پانے کا بیعانہ ہے۔ جب تک کہ خریدے ہوؤں کی خلاصی نہ ہو تاکہ اس کے جلال کی ستائش ہو کاش کہ ہم کو رُوح کی معرفت آسمان کی بہت سی حلاوتیں ملیں کاش کہ وہ ہم پر عیسیٰ کو ایسا ظاہر کرے کہ اِس دُنیا کی خوشی ہمیں بے قدر اور ناچیز ہو جائیں۔

''اور جس نے ہم کو اُسی کے لئے تیار کیا سو خُدا ہی اور اُس نے ہمیں رُوح کا بیعانہ بھی دیا''(۲۔ کرنتھیوں ۵: ۵)۔

رُوحِ پاک کا سفارش کرنا

"اور وہ جو دِلوں کا جانچنے والا ہی جانتا ہے کہ رُوح کا کیا مطلب ہے کہ وہ خُدا کی مرضی کے مطابق مقدس لوگوں کے لئے شفاعت کرتا ہے"(رومیوں ۸: ۲۷)۔

ایماندار کو قابلیت نہیں ہے کہ اپنے دِل کے سارے مطلب اور منشا بتائے۔گناہ کے سبب سے ایسا رنج پیدا ہوتا ہے اور اس کے اندر پاکیزگی کے حاصل کرنے کے لئے ایسی آرزوئیں ہیں اور وہ جلال پانے کا اِس قدر مشتاق ہے کہ بیان سے باہر ہے۔یہ سب رُوح سے پیدا ہوتا ہے یہ ہمارے اندر اُس کی شفاعتیں ہیں اور گویا اُس شفاعت کا گنج ہے۔جسے مسیح ہمارے لئے آسمان میں کرتا ہے۔آسمان میں عیسیٰ ہمارے لئے سفارش کرتا ہے کہ ہم پاک ہو جائیں۔اور آخر کو جلال پائیں اور رُوح القدس ہمارے دِلوں کو ان باتوں پر لگاتا ہے اور ہمارے اندر اُن باتوں کے لئے دعائیں اور آرزوئیں پیدا کرتا ہے۔پھر خُدا جانتا ہے کہ ہماری پوشیدہ لکنت کرتے ہوئے دعاؤں کی غرض کیا ہے، کیونکہ وہ دِلوں کا جانچنے والا ہے ہماری آہیں اور زاریاں اور گھبراہٹیں اور مصیبتیں اور آرزوئیں اُس کو پُر معنی معلوم ہوتی ہیں۔

اور وہ ان کا مطلب پہچان کرانہیں قبول کرتا ہے خدا جانتا ہے کہ رُوح کا کیا مطلب ہے وہ جانتا ہے کہ رُوحِ پاک ہمارے دِلوں میں کیا بولتا ہے اور اس کی کیا مرضی ہے اور وہ ہم میں کون سی خواہشیں پیدا کرتا ہے۔رُوح کی شفاعت خُدا کی مرضی کے مطابق ہے۔جب ہم ان باتوں کو مانگتے ہیں جو اپنی طبیعت میں بُری یا ہمارے نقصان کے باعث ہوں تب رُوح القدس ہماری مدد نہیں کرتا وہ خُدا کی مرضی ہماری نسبت جانتا ہے۔ہماری حاجت جانتا اور یہ کہ کن باتوں میں ہمارے دلوں کو لگانا چاہیے اور جب ہماری آرزوئیں خُدا کی مرضی کے مطابق ہیں۔تب ہم اُس کی مدد پاتے ہیں۔اور یہ مدد موثر بھی ہے۔اے رُوحِ پاک میرے دِل میں شفاعت کر جیسا کہ آسمان میں عیسیٰ میرا شفیع ہے۔ویسا ہی میرے اندر تو میرا شفیع ہو، میری کمزوریوں میں میری مدد کر اور مجھے سکھلا کہ کن چیزوں کے لئے اور کیسی دُعا مانگوں مجھے میری حاجت دکھلا اور مجھے یقین دلا کہ عیسیٰ میری کل احتیاجیں رفع کر سکتا ہے۔

"اے خُداوند تُو مسکینوں کا مطلب سنتا ہے تو اُن کے دِلوں کو مستعد کرے گا۔اور کان رکھ کے سنے گا"(زبور ۱۰: ۱۷)۔

رُوحِ پاک کا ہمارا مدد کرنے والا ہونا

''اسی طرح رُوح بھی ہماری کمزوریوں میں ہماری مدد کرتی ہے کیونکہ جیسا چاہیے ہم نہیں جانتے کہ کیا دُعا مانگیں مگر وہ رُوح ایسی آہیں بھر کے کہ جن کا بیان نہیں ہو سکتا ہماری شفارش کرتی ہے''(رومیوں ۸:۲۶)۔

ہم کمزوریوں میں کھڑے ہیں ہماری کمزوری اور نادانی بڑی ہیں۔ گاہ گاہ معلوم ہوتا ہے کہ دُعا مانگنے کی طاقت نہیں ہے اور اگر دُعا مانگیں تو ہم نہیں جانتے کہ خُدا سے کیا کہیں۔ چاہیے کہ طاقت اور دانش کے لئے رُوحِ پاک پر متوکل ہوں وہ رُوحانی باتوں کی نسبت ہماری احتیاج ہم پر ظاہر کرتا ہے اور اُس بھرپوری کو جو عیسیٰ میں ہے پیش کرتا ہے اور گویا ہمارے ایمان کے ہاتھ میں وعدہ ڈالتا ہے کہ یہ ہمارے لے سند ہو۔ وہ ہمارے اشتیاق کو بڑھاتا ہے اور ہمارے اندر ایسی آرزوئیں پیدا کرتا ہے کہ بیان سے باہر ہیں۔ گاہ گاہ وہ ہمیں الفاظ بتاتا ہے کہ اپنی حاجت کو ظاہر کریں اور جب وہ ہماری ایسی مدد کرتا ہے۔ تب ہم خدا سے قوت پاتے ہیں اور غالب ہو جاتے ہیں ساری سچّی دعائیں رُوحِ پاک کی طرف سے دِل میں پیدا ہوتی ہیں۔ اُسی سے ہم دُعا مانگنے میں مدد پاتے ہیں۔ دُعا مانگنے میں ہماری سب فتح یابیاں اس کی مدد پر منحصر ہیں۔ اس لئے کہ جب تک وہ ہماری مدد نہ کرے ہم ایمان سے دُعا نہیں کر سکتے۔ کبھی کبھی وہ گویا خدا کی محبت دِل پر ظاہر کرتا ہے کبھی کوئی قیمتی وعدہ دکھلاتا ہے کبھی عیسیٰ کی موثر سفارش کی طرف ہماری آنکھیں رجوع کرتا ہے اور تب ہم کو ترغیب دیتا ہے کہ خُدا سے دُعا مانگیں اور ہماری مدد کرتا ہے تاکہ اپنے دِل کا سب مطلب بتائیں۔ جب رُوح القدس ہماری کمزوریوں میں مدد کرتا ہے۔ تب دعا مانگنے کی اجازت کیا خوب و پسندیدہ ہے لیکن جب اس کی تاثیر نہ ہو تو دُعا کرنے میں دل و جان کیا ہی خشک اور بے پھل رہتے ہیں۔ اے خُداوند عیسیٰ روز بروز تسلی دینے والا میرے دل میں بھیج کہ وہ تیری مرضی بجالانے اور تیرا دین بڑھانے اور تیرا اجلال ظاہر کرنے میں میری مدد کرے۔

''میرا فضل تجھے کفایت ہے کیونکہ میرا زور کمزوری میں پورا ہوتا ہے''(۲۔کرنتھیوں ۱۲:۹)۔

رُوح القدس کا جلانے والا ہونا

''رُوح ہی وہ جو جلاتی ہے جسم سے کچھ فائدہ نہیں یہ باتیں جو میں تمہیں کہتا ہوں رُوح اور زندگی ہیں''(یوحنا۶: ۶۳)۔

کلامِ القدس ہمیں سکھلاتا ہے کہ اِنسان خطاؤں اور گناہوں کے سبب سے مردہ ہے اور مردہ ہو کے وہ رُوحانی طاقت نہیں رکھتا اور رُوح القدس کے بغیر وہ نیکی کرنے کے قابل نہیں ہے۔ پس رُوحِ پاک کا عہد اور کام مردوں کو جلانا ہی ساری دینداری رُوحِ پاک کے جلانے سے شروع ہوتی ہے۔ جب رُوحِ پاک کو ملتی ہیں۔ تب رُوحانی زندگی کا شروع لیتے ہیں اور گویانئی دُنیا میں اپنی آنکھیں کھولتے ہیں اور راستبازی کے بھوکے اور پیاسے ہوتے ہیں۔ اور آخر کو مزا حاصل کرتے ہیں۔ کہ خُداوند مہربان ہے تب ہماری نئی سوچ اور نئی خواہشیں اور نئے خوف اور نئی اُمید اور نئی خوشی اور نئے غم ہوتے ہیں۔ ایماندار کی آنکھ مسیح پر لگی رہتی ہے دِل مسیح کی طرف رجوع کرتا ہے۔ اور اس کی بڑی آرزو یہ ہے کہ مسیح کی مانند بے جاؤں رُوحِ پاک نہ صرف ہم کو جلادیتا ہے کہ ہم موت سے گذر کے زندہ ہو جائیں بلکہ زندگی بھر وہ ہم کو جلایا کرتا ہے وہ ہمیں یہاں تک جلاتا ہے کہ دُعا مانگیں بلکہ دُعا مانگنے ہی میں جلادیتا ہے۔ اس کے جلانے سے ہم رُوحانی زندگی حاصل کرتے ہیں اور شیطان کا مقابلہ کر کے ایمان میں ثابت قدم رہتے ہیں جب وہ ہمیں نہ جلائے تو ہم شیر گرم اور غافل اور سست ہو جائیں۔ تب ہم کو دُعا مانگنے میں قدرت نہیں اور دینی رسومات میں خوشی نہیں اور مقدسوں کے ساتھ گفتگو کرنے میں آزادگی نہیں اور بائبل کے پڑھنے سے فائدہ نہیں ہوتا۔ جب رُوح القدس ہمیں جلاتا ہے تب سب کچھ کر سکتے ہیں۔ لیکن اس کے جلانے کے بغیر ہم لاچار ہیں اے رُوحِ حیات روز بروز میری جان کو جلایا کر۔

''میری جان خاک سے لگی جاتی ہے تو اپنے قول کے مطابق مجھ کو جلا''(زبور۱۱۹: ۲۵)۔

رُوحِ پاک کا ہم کو جلانا

"پر ہم سب بے پردہ خُداوند کے جلال کو آئندہ میں دیکھ دیکھ کے جلال سے جلال تک خُداوند کی رُوح کے وسیلہ سے اُسی صورت پر بنتے جاتے ہیں"(۲۔ کرنتھیوں ۳: ۱۸)۔

انجیل ایک آئینہ ہے جو مسیح کی صورت کا عکس دیتا ہے اور عیسیٰ گویا آئینہ ہے جو باپ کی ماہیت ورونق کا نقش دیتا ہے وہ ہمارے سامنے کھڑا ہوتا ہے موسیٰ کی مانند نہیں جب وہ اپنے منہ پر نقاب ڈال کے بنی اسرائیل کے سامنے کھڑا ہوا بلکہ بے نقاب اوراس کے چہرہ میں ہم خدا کی رونق دیکھتے ہیں رُوحِ پاک دل کو رونق دیکھتے ہیں۔رُوحِ پاک دل کو روشن کرتا ہے اور ہماری آنکھ عیسیٰ پر لگاتا ہے اوراس کی فضیلتیں ہم پر ظاہر کرتا ہے اور جیسا کہ پہاڑ پر موسیٰ کا چہرہ خُدا کے جلال کا کچھ عکس پاکر جلوہ گر ہوا ویسا ہی ہم مسیح کی صورت پر بدل کے اُسی کی مانند ہو جاتے ہیں۔ہم اس کی پاکیزگی اور محبت اور سچائی اور رحمت اور عدل ومہربانی کی صورت پر بنتے جاتے ہیں ہم رُوحانی ہوتے جاتے ہیں۔اور جو لوگ باہر ہیں وہ دیکھتے ہیں کہ ہم پر تبدیل آگئی ہے۔ہماری فروتنی وصبر اور خیر خواہی بڑھتی جاتی ہیں ہر ایک آدمی کم وبیش اُس چیز کی صورت پر جسے وہ زیادہ پیار کرتا ہے بنتا جاتا ہے اور عیسائی جس قدر وہ عیسیٰ پر سوچتا اور اُس کے ساتھ چلتا اور صحبت رکھتا ہے اسی قدر اسی کی صورت پر بنتا جاتا ہے۔انسان بذاتہ خُدا کی مانند نہیں ہیں۔ لیکن فضل کے وسیلہ سے وہ اُس کی مانند ہوتا جاتا اور جلال میں یعنی جب اپنی میراث میں پہنچے گا۔ٹھیک مسیح کی مانند ہو جائیں گے۔ہم اُس وقت اُس کی مانند ہوں گے کیونکہ جیسا وہ ہے ویسا ہی اُسے دیکھیں گے۔ مسیح کے دیکھنے سے ہم اس کی مانند ہو جائیں گے۔اے رُوحِ پاک میرا دل عیسیٰ پر لگا رکھ روز بروز میں اس کا جلال دیکھوں اوراس کی صورت پر میں ایسا بن جاؤں کہ سب لوگ گواہی دیں کہ یہ کیسی تبدیل ہے۔عیسیٰ کی خاطر مجھے جلال سے جلال تک مبدل کر یہاں تک کہ میں ظاہر وباطن میں جلیل وجمیل ہو جاؤں۔

"اور جس طرح ہم نے خاکی کی صورت پائی ہے ہم آسمانی کی صورت بھی پائیں گے"(۱۔ کرنتھیوں ۱۵: ۴۹)۔

رُوحِ پاک کے وسیلے سے باپ کے پاس داخل ہونا

"کیونکہ اُسی کے وسیلہ ہم دونوں ایک ہی رُوح سے باپ کے پاس دخل پاتے ہیں"(افسیوں ۲: ۱۸)۔

اپنی موت کے وسیلہ سے عیسیٰ نے گنہگاروں کے لئے باپ کے پاس راہ کھولی اپنی تعلیم میں اُس نے وہ راہ دکھلائی اور اپنی سفارش کی معرفت وہ ہمیں اس راہ پر چلنے کی ترغیب دیتا ہے۔ یہ راہ یہودی اور غیر قوموں کے لئے کھل گئی۔اِسی راہ سے ہم خُدا کے پاس دخل پاتے ہیں اور گویا اُس کی حضوری میں آتے ہیں رُوح القدس ہے جو راہ ہم کو دکھلاتا اور ہمیں اُس راہ میں چلاتا ہے وہ ہمیں لے چلتا اور سکھلاتا اور چلنے کی طاقت دیتا ہے۔ بغیر اُس کی مدد کے ہم کبھی خدا کے پاس پہنچ سکتے۔ رسومات پر تکیہ کرکے یا اپنی راستبازی پر بھروسا رکھ کے ہم صرف اپنے ہی راہ پر چلتے رہیں گے۔ راہ راست پر نہیں لیکن رُوح القدس ہم پر اثر کرتا ہے کہ خُدا کے ساتھ قرابت رکھیں۔ اور اُسی کی مشابہت قبول کریں سچی دینداری یہ ہے کہ عیسیٰ کے کفارہ اور رُوح کے وسیلہ سے ہم خُدا کے پاس دخل پائیں ہم خدا کو باپ جان کر اس کے پاس آتے ہیں اور اُس کے ساتھ دلیل لاتے ہیں اور اُس کے حضور میں گناہوں کا اقرار کرتے ہیں اور اس سے معافی حاصل کرتے ہیں اور اُسی سے فضل کی نعمتیں پاتے ہیں۔ رُوحِ پاک ہمارے لے پالک ہونے پر گواہی دیتا ہے۔ اے مبارک تسلّی بخش ہمیں خُدا کے پاس دخل پانے دے ہم کو اُس کے ساتھ صحبت رکھنے دے اور تیری تاثیر اور تعلیم اور کام کے وسیلہ سے ہم زور بروز فضل میں بڑھتے بڑھتے آخر کو کامل طور سے باپ کے حضور میں داخل ہوں۔ ہم دینی رسومات یا اپنی نیکی پر بھروسا نہ رکھیں بلکہ یہ کہیں کہ ہمارا میل باپ کے ساتھ اور اس کے بیٹے عیسیٰ مسیح کے ساتھ ہے۔

"پر اے پیارو! تم اپنے پاک ترین ایمان کا گھر بنانے رُوحِ پاک سے دُعا مانگتے ہوئے اپنے کو خُدا کی محبت میں محفوظ رکھو اور ہمیشہ کی زندگی کے لئے خُداوند عیسیٰ مسیح کی رحمت کے منتظر رہو"(یہوداہ ۲۰، ۲۱)۔

رُوح میں چلنا

"اگر ہماری زندگی رُوحانی ہے تو چاہیے کہ ہمارا چلن بھی رُوحانی ہو"(گلتیوں۶ :۲۵)۔

رُوح القدس ہماری پاکیزگی کی اصل اور جڑ ہو کے ہم میں بستا ہے اور ہم کو چاہیے کہ رُوح میں اس طور سے بسیں کہ گویا وہ ہیکل ہو جس میں ہم سکونت کریں۔رُوحانی چلن یہ ہے کہ رُوحِ پاک ہمیشہ ہمارے دلوں میں اثر کرے اور ہم اُس کے کلام کے مطابق اپنی زندگی کاٹیں اور ہمیشہ معلوم کریں کہ وہ ہمارے ساتھ ہے۔جو لوگ ایسی رُوحانی چال چلتے ہیں تو رُوحِ پاک ان کی ہدایت کرتا ہے اور ان کو سمجھاتا ہے اور ہر خطرہ سے انہیں بچاتا ہے۔جو ایسی چال چلتے ہیں وہ شرع کے تلے نہیں بلکہ فضل کے تلے ہیں اور گناہ اُن کے اوپر سلطنت نہیں کرتا اور وہ خُدا کے جلال بڑھانے کے لئے مخصوص ہیں۔رُوحِ پاک ہمارا اُستاد اور پیشوا اور تسلّی بخش ہے۔ہم اپنے کو اُس کے سپرد کرکے یہ آرزو کرتے ہیں کہ اس کو راضی کریں اور اُس کو عزت دیں۔ہم نہ اس کو غمگین کیا اور نہ اس کو روک دیا چاہتے ہیں اور نہ اُس کی پاک تاثیریں بجھانا چاہتے ہیں۔رُوحانی چال چلنا یہ ہے کہ ہم مسیح کا مزاج رکھیں اور مخالفت اور ستائے جانے اور مصیبت و دقت میں دکھلائیں کہ اپنی مرضی نہیں بلکہ مسیح کی مرضی کے موافق اپنی زندگی کو بسر کیا چاہتے ہیں۔رُوحانی چال ایسی چال چلنا ہے جیسا عیسیٰ آپ چلتا تھا اور ایسا خیال و عمل کرنا جیسا اُس نے کیا اے رُوحِ پاک ہم کو سکھلا کہ آج رُوحانی چال چلیں اور روز بروز اسی طرح چلتے رہیں۔ہم عیسیٰ کی مانند چلیں اور اس کی مانند اپنی زندگی کو بسر کریں ہم اپنے بدن کو خُدا کی نذر کریں تاکہ ایک زندہ قربانی مقدس و پسندیدہ ہو کہ یہ ہماری معقول عبادت ہے اور اس جہان کے ہم شکل نہ ہوں بلکہ اپنے دل کے نئے ہونے سے اپنی شکل بدل ڈالیں تاکہ خدا کے اُس ارادہ کو جو خوب و پسندیدہ و کامل ہے بخوبی جانیں۔

"پر میں کہتا ہوں کہ تُم رُوح سے چلن چلو تو تم جسم کی خواہش کو پورا نہ کروگے"(گلتیوں۵ :۱۶)۔

رُوحِ پاک کا مسیح کے حق میں گواہی دینا

"پر جب کہ وہ تسلّی دینے والا جسے میں تمہارے لئے باپ کی طرف سے بھیجوں گا یعنی رُوح حق جو باپ سے نکلتی ہے۔ تو وہ میرے لئے گواہی دے گی" (یوحنا ۱۵: ۲۵)۔

مسیح کے حق میں گواہی دینا رُوح القدس کا ایک خاص کام ہے۔ کلامِ اقدس میں اُس نے یہ کیا ہے، چنانچہ اُس کلام کے ہر ایک حصہ میں مسیح کی بابت گواہی ملتی ہے۔ گواہی جو عیسیٰ پر ہے نبوت کی رُوح ہے۔ شریعت کی علامتیں اور نشانیاں اور نبیوں کی پیش گوئیاں اور بائبل کے زبور اور گیت مسیح کے حق میں بہت پیش کرتے ہیں۔ خاص کر نئے عہد نامہ میں رُوح القدس نے عیسیٰ پر گواہی دی ہے۔ اور اُس میں اُس کے جنم اور بپتسمہ اور معجزوں اور دعوؤں اور دُکھ اور موت اور جی اُٹھنے اور جلال میں چڑھ جانے پر گواہی دیتا ہے۔ جب کلام الحق اور دینی رسومات اور واعظ کے وسیلے اور اپنی قدرت سے وہ دل کو سرِ نو پیدا کرتا تب وہ مسیح پر گواہی دیتا ہے۔ ایماندار کے دِل میں وہ مسیح پر اور اُسی کے لئے گواہی دیتا ہے۔ وہ اُس کی الوہیت پر گواہی دیتا ہے اور اُس پر بھی گواہی دیتا ہے کہ عمانوایل یعنی خُدا اور انسان دونوں وہی ہے۔ وہ اُس کے لہو کی تاثیر پر گواہی دیتا ہے اور اُس کی راستبازی کی کاملیت اور اُس کے دِل کی محبت اور اُس کے بچانے کی رضامندی پر گواہ ہوتا ہے وہ اُس پر گواہی دیتا ہے کہ عیسیٰ میں ایسی لیاقت ہے کہ وہ ہر ایک کی حاجت کو خواہ وہ ایماندار کی یا گنہگار کی ہو رفع کر سکتا ہے اور یہ ہم کو یقین دلاتا ہے کہ عیسیٰ اپنوں کو پیار کر کے اُنہیں آخر تک پیار کرے گا۔ پس لازم ہے کہ ہم بخوبی جانیں کہ رُوحِ پاک خُداوند عیسیٰ کے جلال اور لیاقت اور فضیلت پر ایک قادر گواہ ہے۔ اے رُوح القدس ہمارے دلوں میں عیسیٰ کی جلالی ماہیت اور کامل کام پر گواہی دے کاش کہ ہمارے اندر وہ گواہی ہو جو کلام القدس کی گواہی کو یقین کرے۔

"کیونکہ اُس نے ایک ہی نذر گذراننے سے مقدسوں کو ہمیشہ کے لئے کامل کیا اور رُوح القدس بھی ہمارے لئے گواہی دیتا ہے" (عبرانیوں ۱۰: ۱۴۔ ۱۵)۔

رُوحِ پاک کا مسیح کی بزرگی کرنا

"لیکن جب وہ یعنی رُوح حق آئے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتائے گا اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گا۔ لیکن جو کچھ وہ سنے گا سو کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبر دے گا وہ میری بزرگی کرے گا اس لئے کہ وہ میری چیزوں سے پائے گا اور تمہیں دکھائے گا(یوحنا۱۶: ۱۳۔ ۱۴)۔

جو مسیح سرفراز نہ ہو تو چاہیے کہ گنہگار پست ہو جائے۔ پس صاف واضح ہے کہ جس قدر کوئی آدمی رُوح سے سکھلایا جاتا اور جس قدر وہ رُوح سے معمور ہو جاتا ہے اِسی قدر وہ اپنے کو فروتن کرے گا۔ اور جس درجہ وہ آپ کو پست جانے اُسی درجہ مسیح کو سرفراز کرے گا۔ رُوحِ پاک مسیح کی شخصیت اور کام و کلام اور عہدوں اور محبت کے حق میں گواہی دے کے اُس کی بزرگی کرتا ہے۔ جب رُوح کی بہتایت ہم کو ملتی ہے تو مسیح کی بابت سوچتے ہیں اور اس کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں اور اس کی تعریف و حمد گاتے رہتے ہیں جب رُوحِ پاک مسیح کا لاانتہا اور بے تبدیل پیار اور اس کے جلال والی راستبازی اور اس کا کامل کفارہ اور اس کی ملائم ہمدردی اور اس کی مستحکم اور موثر سفارش ہم پر ظاہر کرتا ہے۔ یا ہمارے دلوں کو ترغیب دیتا ہے کہ اُس کے اس ظہور کو تاکیں جب وہ آئے گا کہ اپنے مقدسوں سے جلال پائے اور اپنے سب ایمانداروں میں تعجب کا باعث ہو تب ہمارے دِل محبت سے لبریز ہیں ہم اس پر یقین رکھتے ہیں اور اس کی حمد تعریف کرتے ہیں۔ اور اپنے کو اور اپنا سب کچھ اس کے سپرد کرتے ہیں اور آرزو رکھتے ہیں کہ اُس کے ساتھ ہوں اور جیسا وہ ہے اُس کو دیکھیں تب اس کا جلال اور سب جلالوں سے برتر ہے وہ ہمارا سب کچھ ہے۔ اور ہم اُس کی صفتوں کو بیان کرتے ہیں۔ تب ہم پر اُس کی ایسی لیاقت اشکارا ہے کہ بیان سے باہر ہے اور ہم کو معلوم ہے کہ اس کی عزت و خوبی و جلال کے ظاہر کرنے کے لئے ابدیت بھی کافی نہیں ہے لیکن ابدیت اس لئے پسندیدہ و جلیل ہے کہ اُس کی تعریف و بزرگی کرنے میں بسر کی جائے۔

"تمہارے واسطے جو ایمان لائے ہو وہ قیمتی ہے"(۱۔ پطرس ۲: ۷)۔

فضل کی رُوح

"اور میں داؤد کے گھرانے پر اور یروشلیم کے باشندوں پر فضل اور مناجات کی رُوح برساؤں گا۔اور وہ مجھ پر جسے اُنہوں نے چھیدا ہے نظر کریں گے۔اور وہ اس کے لئے ماتم کریں گے جیسا کوئی اپنے اکلوتے کے لئے ماتم کرتا ہے۔اور وہ اس کے لئے تلخ کام ہوں گے۔ جس طرح سے کوئی اپنے پہلوٹھے کے لئے تلخ کامی (ناکامی) میں پڑتا ہے" (زکریاہ ۱۲: ۱۰)۔

کفارے کی ترتیب میں رُوحِ پاک کا یہ کام ہے کہ باپ سے بیٹے کی معرفت فضل کو گنہگار کے دِل میں برلائے (اُمید ہونا)۔ ہمارا آسمانی باپ سارے فضل کا خدا ہے۔ یہ فضل عیسیٰ میں ظاہر ہے بلکہ وہ فضل اور سچائی سے معمور ہے اور روح پاک کی تاثیر سے بھی فضل ہمارے دل میں داخل ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مسیح کی بھر پوری سے ہم سب پاتے ہیں بلکہ فضل پر فضل۔ جو فضل ہم عیسیٰ سے پاتے ہیں وہ ہمیں اسی کی مانند بدل کر دیتا ہے وہ ہم کو پاک کر دیتا اور ہماری محبتیں اور خصلتیں آسمان کی طرف رجوع کرتا ہے۔اور ہم کو خُداوند کے جلال اور عزت ظاہر کرنے کے لئے مخصوص کرتا ہے۔ فضل دُعا کرنے کا چشمہ اور نیکی کرنے کا سوتا اور اور آور ساری رُوحانی فضیلتوں کی جڑ ہے۔ اگر ہم خُدا کے مقبول ہوں تو چاہیے کہ فضل کے باعث سے مقبول ہوں اگر مسیح کی انجیل کے موافق اپنی زندگی گذران کریں تو چاہیے کہ فضل سے گذران کریں اور اگر ہم برداشت سے دُکھ اُٹھائیں تو چاہیے فضل کے تخت کے پاس بے پرواجائیں تاکہ ہم پر رحم ہو اور فضل جو وقت پر مدد گار ہو حاصل کریں ہمارے دِلوں میں جو رُوحانی خیال اور نیتیں پیدا ہوتی ہیں۔ وہ رُوحِ پاک سے پیدا ہوتی ہیں۔اور اُسی سے بڑھتی جاتی ہیں۔ جیسا کہ پودے کی زندگی کہ تراوت (تازگی) اور سورج کی کرنوں اور اُس پر منحصر ہے ویسا ہی ہماری رُوحانی برومندی فضل کی رُوح پر موقوف ہوتی ہے۔ فضل کے وسیلہ سے ہم سب کچھ کر سکتے ہیں۔اور اُس کے بغیر ہم محض لاچار ہیں۔اے فضل کی رُوح ہمارے دِلوں کو فضل سے معمور کر اور ہماری ہدایت کر کہ ہم فضل سے بھرپور ہو کے عیسیٰ کے لئے جیتے رہیں۔

"اپنی نجات کی شادمانی مجھ کو پھر عنایت کر اور اپنی آزاد روح سے مجھ کر آراستہ کر" (زبور ۵۱: ۱۲)۔

لے پالک ہونے کی رُوح

"تم نے غلامی کی رُوح نہیں پائی کہ پھر ڈرو بلکہ لے پالک ہونے کی روح پائی جس سے ہم ابا یعنی اے باپ پکارتے ہیں"

(رومیوں ۸: ۱۵)۔

غلامی کی رُوح وہ ہے جو شریعت سے پیدا ہوتی ہے اور جس سے ہم خدا کے حضور میں خوف رکھتے اور اس کے قہر سے ڈرتے ہیں، پر لے پالک کی رُوح رُوحِ پاک ہے۔ جو انجیل کے وسیلہ سے ہمیں دیا جاتا ہے۔ ہم شریعت پر عمل کرنے سے نہیں بلکہ ایمان کے سبب سب بھی رُوح پاتے ہیں۔ ہم لے پالک ہونے سے فرزند ہوتے ہیں۔ اور سرِ نو پیدا ہونے سے فرزندیت کا مزاج پاتے ہیں۔ اور تب ہم کو لے پالک کی رُوح دی جاتی ہے۔ رُوحِ پاک لے پالک ہونے کی رُوح ہو کے ہم پر خُدا کا باپ ہونا ظاہر کرتا ہے اور ہمارے دِلوں میں اس کی محبت جاری کرتا ہے۔ اور اسے مسیح کی صورت میں ہم پر ایسا ظاہر کرتا ہے کہ وہ ہمارا دلچسپ و عزیز دکھلائی دیتا اور تب ہم کو ابا نام بتاتا ہے۔ اور ہم اُس کی مدد سے خدا کو باپ کہہ سکتے ہیں۔ جب خُدا ہم پر ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ تب ہماری خوشی پوری ہوتی ہے۔ اور خوف اور ڈر جاتے رہتے ہیں اور مسیح پر ایمان لانے سے ہم بھروسے کے ساتھ خدا کے حضور میں دخل رکھتے ہیں۔ تب پولُس کے اس کلام کی مراد ہم پر آشکار ہوتی ہے کہ پس جب کہ ہم ایمان کے سبب راستباز ٹھہرے تو ہم میں اور خُدا میں ہمارے خُداوند عیسیٰ مسیح کے وسیلہ میل ہوا اور اسی کے وسیلہ ہم اس فضل میں جس پر قائم ہیں ایمان کے سبب دخل پانے اور خُدا کے جلال کی اُمید پر فخر کرتے ہیں۔ اے لے پالک بنانے کی رُوح میرے دِل میں بسا کر اور مجھے ہر طرح کی غلامی سے آزاد کر کے مجھے میری نئی فرزندیت میں خوش کر۔

"اور اس لئے کہ تم بیٹے ہو خُدا نے اپنے بیٹے کی رُوح تمہارے دِلوں میں بھیجی جو ابا یعنی اے باپ پکارتی ہے" (گلتیوں ۴: ۶)۔

رُوح القدس کا آزادگی کی رُوح ہونا

"اور خُداوند وہی رُوح ہے اور جہاں کہیں خُداوند کی رُوح ہے وہاں آزادگی ہے"(۲۔کرنتھیوں ۳: ۱۷)۔

جس دل میں روح پاک نے دخل نہیں پایا وہ شریعت کے تلے گرفتار اور گناہ کا غلام اور شیطان کا قیدی ہے۔آزادگی اس میں نہیں ہے بلکہ آزاد ہونے کی خواہش بھی نہیں، جب تک وہ رُوحِ پاک سے جلایا نہ جائے اور روشن نہ ہو وہ اپنی غلامی کو پسند کرتا ہے۔جب رُوحِ پاک گویا دل کو کھولتا ہے تب گنہگار اپنی خطرناک حالت کو پہچان کے آزادی کے لئے آہ بھرتا ہے۔وہ اپنی غلامی سے مخلصی چاہتا ہے اور تسلی بخش مبارک اس کی بند کو توڑتا اور اس کی زنجیروں کو کھولتا ہے۔وہ گناہ کی طاقت اور زبردستی سے خلاصی پاتا ہے۔اُس کی تمیز الزام دینے سے چھوٹ جاتی اور اُس کے دِل سے خوف اور ڈر جاتا رہتا ہے۔وہ شریعت کے قابو سے آزادی پاکے انجیل کی آزادی میں داخل ہوتا ہے۔اور سلامتی اور خوشی اور دِلی آرام حاصل کرتا ہے۔اب بھی گناہ اس پر سلطنت نہیں کرسکتا کیونکہ وہ شریعت کے تلے نہیں بلکہ فضل کے تلے ہے۔ شیطان اس کے دل سے نکال دیا گیا ہے اور اگرچہ وہ دق کرے اور ترغیب دے اور دِل کو ورغلانا چاہے تو بھی اس کی قدرت اور اختیار مٹ گیا ہے۔اور اپنی مرضی پر اس کو چلا نہیں سکتا، تب ایماندار اعتبارے سے خدا کے حضور میں آسکتا ہے اور خاطر جمع کے ساتھ عیسیٰ پر تکیہ کرسکتا ہے۔اور ایسی کامل آزادگی پاتا ہے کہ خُدا کی خدمت سچی آزادگی جانتا ہے جو مسیح میں ہے۔وہ حقیقتاً آزاد ہے اور ہمیشہ آزاد رہے گا۔وہ غُلام نہیں بلکہ فرزند ہو کے عیسیٰ کے وسیلہ سے خدا کا وارث ٹھہرتا ہے، اگر بیٹا تم کو آزاد کرے گا۔تو تم حقیقی آزاد ہو گے۔

"کیونکہ اس رُوح زندگی کی شریعت نے جو مسیح عیسیٰ میں ہے مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے چھڑا دیا"(رومیوں ۸: ۲)۔

رُوحِ پاک کا یاد دلانے والا ہونا

''لیکن وہ تسلّی دینے والا جو رُوح القدس ہے جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب چیزیں سکھلائے گا۔اور سب باتیں جو کچھ کہ میں نے تمہیں بتائی ہیں تم کو یاد دلائے گا''(یوحنا۱۴: ۲۶)۔

ایماندار کی یاد بگڑی اور ناپائدار ہے اکثر وہ بُرائی کو یاد رکھتا اور نیکی کو بھول جاتا ہے۔ اکثر اوقات جب وہ اندھیرے یا تکلیف میں ہو یا کسی باطنی صلیب کے تلے دب گیا ہو تب جو وعدے اس کی تسلّی کے لئے دیئے گئے اس کی یاد میں نہیں آتے۔ رُوحِ پاک کا ایک کام یہ ہے کہ ایماندار کو خدا کی کلام کی نسبت یاد دلائے، کبھی وہ مصیبت زدہ یا آزمودہ ایماندار کی آنکھ کو کسی وعدہ پر لگاتا ہے۔ کبھی ایماندار کے کسی شریک سے اس کو یاد دلاتا ہے اور کبھی دِل میں ایسی سوچ اور خیال پیدا کرتا ہے جن سے محض تسلی ملتی ہے۔ کتنی بار دل میں قیمتی باتیں اور لذیذ وعدے اور دلچسپ یاد خُداوند کے کام کی نسبت دل میں آئے ہیں اور ہم تو بھول گئے ہوں گے۔ کہ رُوح کا خاص کام یہ ہے کہ اِسی طرح ایماندار کو سنبھالے اور تسلّی دے کبھی وہ واعظ کو ایسی تربیت کرتا ہے۔ کہ وہ ایسی باتیں نکالے جو ٹھیک ہماری حالت کے موافق ہوں یا کوئی عیسائی ہمیں صلاح اور تسلّی دیتا ہے کہ گویا وہ ہماری کوٹھری کے دروزاہ پر کھڑا ہوتا اور ہماری ساری فریادیں سنتا اور کبھی کلام القدس کا کوئی حصہ جو ہم کو نامعلوم تھا ہمیں ایسی تسکین بخشتا ہے کہ گویا ہمارے ہی لئے لکھا گیا ہو۔ یہ یاد دِلانے والی رُوح کا کام ہے۔ جب ہم دعا مانگنے میں مشغول ہیں تب بائبل کے حصے جو ہمارے حال کے لائق ہیں یاد آتے ہیں۔ یا وہ حصے جنہیں بہت برس گذرے ہم نے سنا یا پڑھا تھا دل میں پھر آتے ہیں۔ اور اُن میں نئی تاثیر وحق شناسی ہے اور یہ بھی رُوحِ پاک کا کام ہے کہ وہ مسیح کی چیزوں سے پاتا اور ہمیں دکھلاتا ہے۔ اے رُوح مبارک روز بروز مجھے عیسیٰ کے حق میں یاد دلا اور اس کی لذیذ باتیں تاثیر کے ساتھ مجھ پر ظاہر کر۔

''اس لئے جب وہ مردوں میں سے جی اُٹھا تو اس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اس نے یہ کہا تھا اور وہ کتاب اور یسوع کے کلام پر ایمان لائے''(یوحنا۲: ۲۲)۔

رُوح سے بھر جانا

''اور شراب پی کر متوالے نہ ہو کہ اُس میں خرابی ہے بلکہ رُوح سے بھر جاؤ''(افسیوں ۵:۱۸)۔

جو ہمارا حق خاص ہے سو بھی ہمارا فرض ٹھہرتا ہے ہر ایماندار پر رُوح القدس نازل ہوتا ہے۔ لیکن اکثر اس کا وہ پیمانہ اور معموری نہیں ملتی جیسا مل سکتا معموری ہمارے پاس ہے اور اُسے بر تر ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ جن کے پاس پولُس نے خط مذکور لکھ بھیجا اُن میں رُوح تو نہیں اور اُن پر اُسی سے خلاصی کے دن تک مہر کی گئی۔ پر تو بھی اُن سے حواری کہتا ہے کہ رُوح سے بھر جاؤ ایسا بھر جانا ہو سکتا ہے اور وہ مرغوب ہے اور اس کا ہونا یقین ہے۔ ہمارے لئے یہ معموری جو پائیں طرح طرح کی بُرائیوں سے بچاؤ ہو کیونکہ اس سے جان وبدن پاک ہو جائے گا۔ اور ہم مسیح کی خدمت کرنے اور آسمان پر جانے کے لئے تیاری حاصل کریں گے۔ رُوح سے بھر جانا ہمیں کل فرائض ادا کرنے کے لئے تیاری دے گا۔ اور ہماری سوچ اور دِلی حرکتوں اور کلام پر اثر کرے گا۔ وہ ہماری خواہشوں کو قبضہ میں لائے گا۔ اور ہماری بُری خصلتوں کو روکے گا اور ہمارے قدموں کو راہ راست میں چلا کے بہر طرح ہماری خوشی وترقی بڑھائے گا۔ پس لازم ہے کہ یہ فرض عمل میں لائیں۔ خُدا کے کلام میں وعدہ اور دعوت اور نمونے اور ترغیب اور التماس ہمارے سامنے پیش کئے گئے ہیں۔ کیا ہم ان سبھوں کو حقیر جانیں چاہیے کہ ہر ایک شخص اپنے فہم سے دریافت کرے کہ کہ کیا میں کبھی رُوح سے بڑا ہوں؟ کیا میں اِس کا آرزو مند ہوں کیا اِس کا طالب ہوں؟ کیا اس کے حاصل کرنے کے بغیر میں خوش ہوں جو ہم پاک و چالاک اور فائدہ بخش اور امتیاز اور خوش دل ہوں تو چاہیے کہ رُوح سے بھرے ہوں کیونکہ صرف اسی سے یہ حاصل ہو سکتا ہے۔ اے رُوح القدس آ اور میرے دل کو بھر دے۔ میں تو تیری روشنی اور زندگی اور محبت وقدرت اور پاکیزگی سے بلکہ آپ سے بھر جاؤں۔

''کیونکہ وہ نیک مرد تھا اور رُوح القدس اور ایمان سے بھرا اور ایک بڑی جماعت خُداوند کی طرف رجوع لائی''(اعمال ۱۱:۲۴)۔

کیاتم نے رُوح اقدس کو پایا

"کیاتم نے جب سے ایمان لائےرُوح قدوس پایااُنہوں نے کہاہم نے تو سُنا بھی نہیں کہ رُوح القدس ہے"(اعمال۱۹: ۲)۔

بغیر رُوح القدس پانے کے راستبازاور دیندار ہونانا ممکن ہے، کیونکہ رُوح القدس سب رُوحانی زندگی کا بانی وچشمہ ہے اور جودین ومذہب رُوحانی نہیں ہے وہ مسیح سے نہیں، اگر تم نے رُوح القدس کو پایاہے تو جانوگے کہ پایا، لیکن تم شاید اسی وقت یہ نہ پہچان سکو کیونکہ پاک رُوح کی سب تاثیریں تُم کو معلوم نہیں ہو سکتیں ۔پر تو بھی اگر تُم نے رُوح کو پایا تو کوئی ایک نشانوں سے یہ جانا جائے گا۔پہلے تم جانوگے کہ گذرے دنوں میں تمہارا مزاج نفسانی تھارُوحانی نہیں پھر ہم خود غرض مغرور سرکش تھے۔لیکن اب فروتن اور ملائم دل ہوگئے۔تمہارے نزدیک خدا کی شریعت پاک اور راست اور نیک ہے۔اور انجیل کامل نجات کی خوشخبری ہے۔تم اس بات سے خوف رکھتے ہو کہ شاید تم فریب کھاتے یا فریبی ہواور اپنے دِلوں کو جانچا کرتے ہوتا کہ یقین ہو کہ تم مسیح میں نئ مخلوق ہو کہ نہیں تُم گناہ سے خواہ وہ اندر ہو یا باہر نفرت رکھتے ہو اور تمہاری یہ آرزو ہے کہ سرتاپا پاک ہو۔تم خواہش مند ہو کہ اوروں کا فائدہ کرو اور یہ کہ دِل وُروح وبدن سے عیسیٰ کا جلال ظاہر کرو کیونکہ تم اسی کے ہو۔خُدا کا کلام تمہاری زندگی کا قانون ہے اور اس لئے کہ عیسیٰ کو عزت بخشو اور خدا کا جلال ظاہر کرو تم اپنا انکار کرتے ہو جہاں یہ نشان ہیں وہاں رُوح القدس ہے ۔اے خُداوند مجھے جانچ اور میرے دل کو آزما اور مجھے میرے حقیقی حال بتا جب تک تیری حضوری سے معمور نہ ہوں میں کبھی خوش نہ ہوں گا۔میں تیری رُوح کو نہ بجھاؤں اور نہ اُسے رنجیدہ کروں۔تیری رُوح اے خُدا میری ہدایت اور رہنمائی کرے اور مجھے راہِ راست پر چلائے۔

"جس میں مسیح کی رُوح نہیں وہ اُس کا نہیں"(رومیوں۸: ۹)۔

رُوحِ پاک کی بخشش ایمان لانے پر منحصر ہے

"کیاتم نے جب سے ایمان لائے رُوح القدس پایا؟اُنہوں نے اُسے کہا ہم نے تو سنا بھی نہیں کہ رُوح ہے"(اعمال ۱۹: ۲)۔

جب خُدا پہلے ہی رُوح القدس دیتا ہے تب اس لئے دیتا ہے کہ وہ ہم پر ہماری حاجت ظاہر کرے اور مسیح کی طرف یہ حاجت رفع کرنے کے لئے لے چلے اور ہماری ایسی حقیقی مدد کرے کہ مسیح میں نجات پائیں۔ بعداِس کے بھی رُوحِ پاک دیا جاتا ہے۔اور تب اس کا یہ کام ہے کہ مسیح کو ہم پر کامل طور سے ظاہر کرے تاکہ ہماری خوشی کامل ہو۔وہ ایمانداروں کے دلوں میں رہتا اور خوشی اور سلامتی اور کامل یقین پیدا کرتا ہے۔وہ پر ظاہر کرتا ہے کہ عیسیٰ میں خوشی کی بھرپوری ہے اور کہ یہ ساری خوشی ہمارے لئے ہے تاکہ ہم ہر وقت اور ہر حال میں خوش ہوں، چنانچہ لکھا ہے کہ "خُداوند میں ہمیشہ خوش رہو پھر کہتا ہے ہاں خوش رہو" وہ خُدا کی بادشاہت آدمیوں کے دِلوں میں قائم کرتا ہے اور یہ بادشاہت راستی اور سلامتی اور رُوح القدس سے خوش وقتی ہے۔اس کے حق میں جنہوں نے یہ برکت پائی کہا جاتا ہے کہ وہ خوشی اور رُوح القدس سے بھری تھی۔رُوح کا پھل خوشی ہے۔ایمانداروں کی نسبت اگرچہ وہ دُکھی اور مصیبت زدہ ہوں۔لکھا ہے کہ اس کو یعنی مسیح کو بے دیکھے تم پیار کرتے ہو اور باوجود یہ کہ تم اب اُس کو نہیں دیکھتے مگر اُس پر ایمان لاکے ایسی خوشی و خرمی کرتے ہو جو بیان سے باہر اور جلال سے بھری ہے اور پھر لکھا ہے کہ تُم کو بھی جو ایمان لائے رُوح القدس کی جس کا وعدہ ہوا مہر ملی۔اے آسمانی باپ قدرت اور کفایت کے ساتھ ہمیں تسلی بخش دے اے رُوح مبارک ہم میں رہا کر اور ہم کو ہمارے گناہوں اور خوفوں اور غموں سے چھٹکارا دے۔اے عیسیٰ اپنے لوگوں کو اپنی رُوح عنایت کر کہ وہ ایمان لانے میں پائیدار اور فرض ادا کرنے میں چالاک اور دُکھ اُٹھانے میں صابر اور موت کی انتظار میں ہمتی ہوں۔

"اب خُدا جو اُمید کا بانی ہے تم کو ایمان لانے کے باعث ساری خوشی اور سلامتی سے بھر دیتا کہ رُوح القدس کی قدرت سے تمہاری اُمید زیادہ تر ہوتی جائے"(رومیوں ۱۵: ۱۳)۔

رُوح اُن میں نہیں

''یہ وہی ہیں جو اپنے کو الگ کرتے ہیں یہ نفسانی لوگ ہیں اور رُوح اُن میں نہیں''(یہوداہ ۱۹)۔

کسی کے پاس بہتیری چیزیں ہوں پر تو بھی وہ جو خاص چیز اُس کو چاہے سو اُس کے پاس نہیں ہے۔ وہ کلیسیا میں عہدہ دار ہو اور اُس کی چال بھی موافق ہو۔ وہ آسمان کا اُمیدوار ہو اور یقین کرے کہ میں خدا کا مقبول ہوں۔ وہ بائبل کی تعمیل کو اچھی طرح سے پہچانے اور اُس کی ساری چال اور روش درست ہو اور تو بھی رُوح میں نہ ہو۔ رُوح کے بغیر سچا ایمان اور توبہ اور پیار اور سرگرمی اور گناہ پر قائل ہونا اور مسیح کے حق میں موثر سوچ اور خیال نہیں ہو سکتے جو شخص رُوح کے بغیر ہے وہ کلیسیا کے حقوق میں کچھ اختیار اور خُداوند کی خدمت کرنے کے لئے کچھ لیاقت نہیں رکھتا اور خُدا سے مصاحبت (ہم نشینی، ساتھ رہنا) نہیں رکھ سکتا اور خُدا کے جلال کو ظاہر نہیں کر سکتا اب کا حال یہ ہے تو آئندہ کو وہ کیسا خوفناک اور پر خطر ہو گا۔ تب عیسیٰ سے خارج ہو گا۔ اور برّے کے بیاہ کی ضیافت میں دخل نہ پائے گا۔ اور خُدا کے قہر تلے رہے گا۔ اور خُداوند کے چہرہ سے اور اُس کی قدرت کے جلال سے ابدی ہلاکت کی سزا پائے گا۔ جو کوئی رُوح میں نہ ہو تو اُس کا سارا حاصل کیا چاہیے کہ اِس بات کے حق میں دریافت کریں کہ ہم رُوح میں ہیں یا نہیں تا نہ ہو کہ ہم فریب کھائیں چاہیے کہ رُوح کی بھرپوری حاصل کریں۔ اے عزیز پڑھنے والے کیا رُوح میں ہے ؟ کیا تو رُوح میں ساری زندگی بسر کرتا ہے ؟ کیا تو رُوح میں چلتا ہے ؟ خبردار مبادا تو رُوح القدس کو بجھائے یا اُسے رنجیدہ کرے خیال کر کہ اگر خُدا اپنی رُوح سے کہے کہ اُسے جانے دے تو تیرا کیسا حال ہو گا۔ بہتیروں نے رُوحِ پاک سے یہاں تک لڑائی کی کہ اُس نے اُن کو چھوڑ دیا اور تب شیطان نے اُن کے دلوں میں ایسی جگہ پائی کہ جس سے وہ پھر باہر نہیں گیا۔ اے عزیزو! مسیح کی طرف دوڑو کہ تمہارا یہ حال نہ ہو۔

''پس جب تم بُرے ہو کے اپنے لڑکوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے ہو۔ تو وہ باپ جو آسمان پر ہے کتنا زیادہ ان کو جو اس سے مانگتے ہیں رُوح القدس دے گا''(لوقا ۱۱: ۱۳)۔

تمت